﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿---اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿…عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: حافظ محمد ظفراللہ عاجزؔ

جلد26 | جمعۃ المبارک 04/جنوری 2019ء | 27/ربیع الثانی 1440 ہجری قمری ❁ 04/صلح 1397 ہجری شمسی | شمارہ 01

غربت سے نہ ڈرو

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ اپنی غربت کا ذکر کررہے تھے اور آئندہ کے حالات سے پریشان تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: تم فقر سے ڈرتے ہو۔ خدا کی قسم دنیا کی نعمتیں اس طرح تم پر انڈیل دی جائیں گی کہ ہر شخص اس کو سنبھالنے کی فکر میں لگ جائے گا۔

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب المقدمہ۔ باب اتباع سنۃ رسول اللّٰہ حدیث نمبر5)

خطبہ عید الفطر

”عید کا دن ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلانے اور یاد کروانے والا ہونا چاہئے کہ جن نیکیوں کے مزے ہم نے ایک مہینے میں چکھے ان کو ہم نے جاری رکھنا ہے۔“

”جس کام کا ستر اسی فیصد نتیجہ نہیں نکلتا اس کے لئے صحیح رنگ میں ایک جذبے سے کوشش کی ہی نہیں گئی۔“

”ہمیں تقویٰ پر چلتے ہوئے ہمیشہ اپنی عبادتوں میں طاق اور باقاعدہ ہونے کی ضرورت ہے۔“

”حقوق العباد کی طرف توجہ دیتے ہوئے غریبوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔“

”رشتہ داروں اور قریبیوں سے حسن سلوک کی ضرورت ہے۔ اپنے دلوں کو انانیت سے پاک کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمدردیٔ خلق کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے۔“

”اپنے بچوں میں بھی یہ عادت ڈالیں کہ جو اُن کے بڑے انہیں عید کے روز عیدی دیتے ہیں اس میں سے کچھ نہ کچھ دنیا کے غریب بچوں کے لئے بھی دیں۔“

”مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے کہ اگر انسان اُسے چھوڑ دے اور اس سے دور ہوتا جاوے تو رفتہ رفتہ پھر وہ درندہ ہو جاتا ہے۔“

امّت مسلمہ، پاکستان اور انڈونیشیا کے احمدیوں نیز بے نفس ہو کر حقوق العباد ادا کرنے والوں، واقفینِ زندگی، جماعت کی خدمت کرنے والوں، مالی قربانیاں کرنے والوں کے لئے دعاؤں کی تحریک

ہمدردیٔ خلق اور حقوق العباد کی ادائیگی کے بارہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں پُر معارف خطبہ عید الفطر

خطبہ عید الفطر فرمودہ امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 16/جون 2018ء بمطابق 16/احسان 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(اس خطبہ کا متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

آج عید کا دن ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلانے اور یاد کروانے والا ہونا چاہئے کہ جن نیکیوں کے مزے ہم نے ایک مہینے میں چکھے ان کو ہم نے جاری رکھنا ہے۔ ان باتوں جن کی طرف عموماً ہماری رمضان کے مہینے میں توجہ رہتی ہے، ان میں عبادتیں بھی ہیں اور صدقات اور مالی قربانیاں اور حقوق العباد کا خیال رکھنا بھی ہے یہ باتیں اب اجتماعی طور پر ایک خاص ماحول کے تحت کرنے کا عرصہ تو ختم ہو گیا لیکن ایک مومن کی حقیقی ذمہ داری اور مقام یہی ہے کہ نیکیوں کو نہ صرف جاری رکھے بلکہ ان میں بڑھے۔ پس کل سے اس سال کے فرض روزوں کے دن تو ختم ہو گئے جن میں ہم نے بہت سی نفلی عبادتیں بھی کیں لیکن جن دوسری عبادتوں اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ ہوئی اسے ہمیں جاری رکھنا چاہئے۔ نوافل کی طرف توجہ ہوئی تو اسے جاری رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ نمازوں کی باقاعدگی کی طرف توجہ ہوئی تو اسے جاری رکھنا ہے۔ اپنے نفس پر کنٹرول کی ٹریننگ ہوئی تو اس پر قائم رہنے کی کوشش ہم نے کرنی ہے۔ ہمدردیٔ خلق کے جذبے کی طرف توجہ ہوئی تو اس پر اپنے آپ کو قائم رکھنا ہے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ نماز باقاعدگی سے پڑھیں لیکن اگر وہ اپنے نفس کو ٹٹولیں تو یہ ان کے نفس کا دھوکہ ہے، وہ کوشش کرتے ہی نہیں۔ نماز کی ادائیگی کی ذمہ داری کو سمجھتے ہی نہیں۔ اگر سمجھتے ہوں تو کبھی کوشش ناکام ہو ہی نہیں سکتی۔ آخر رمضان کے مہینے میں عموماً بہتر صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ ان دنوں میں حقیقی کوشش ہوتی ہے، اٹھنے کا ارادہ ہوتا ہے عموماً سوائے اس کے کہ کوئی بہت ہی ڈھیٹ ہو اور اپنے ماحول کو دیکھ کر بھی شرم نہ آئے۔ رمضان میں سحری کی غرض سے بھی اور ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی بھی اٹھتے

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی مصروفیات

مورخہ 21/دسمبر تا 27/دسمبر 2018ء کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گوناگوں مصروفیات کے علاوہ دیگر امور کی ایک جھلک ہدیۂ قارئین ہے:

❁…**21/دسمبر بروز جمعۃ المبارک**: (مسجد بیت الفتوح) حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں نیز یوٹیوب اور دیگر میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعہ ساری دنیا میں براہِ راست سنا اور دیکھا گیا۔ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب وکیل الاشاعت تحریکِ جدید انجمن احمدیہ ربوہ کی وفات پر ان کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

❁…**22/دسمبر بروز ہفتہ**: نمازِ ظہر و عصر کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں درج ذیل 5 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ بعد ازاں تمام فریقین کو شرف مصافحہ بخشا اور مبارکباد دی۔

1۔ عزیزہ تہمینہ رزاق (واقفہ نو) بنت مکرم عبدالرزاق صاحب (رِچمنڈ۔ یوکے) ہمراہ مکرم حماد احمد مبین صاحب (مربی سلسلہ دفتر PS لندن) ابن مکرم سعید نعیم احمد صاحب۔

2۔ عزیزہ ماریہ اکبر (واقفہ نو) بنت مکرم اکبر احمد صاحب (بیلجئم) ہمراہ مکرم فہد الرحمان صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم حبیب الرحمان صاحب (فیلتھم۔ یوکے)۔

3۔ عزیزہ خولہ انعام بھٹی (واقفہ نو) بنت مکرم انعام اللہ بھٹی صاحب (کرائیڈن) ہمراہ مکرم سعید احمد (واقفِ نو) ابن مکرم یعقوب احمد (سندھی) صاحب (لندن)۔ 4۔ عزیزہ

(بقیہ صفحہ 17 پر ملاحظہ فرمائیں)

اس شمارہ میں

❁…خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14/دسمبر 2018ء

❁…حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ عید الفطر فرمودہ 16/جون 2018ء

❁…دس دلائل ہستی باری تعالیٰ

❁…حضورِ انور کا دورۂ امریکہ، اکتوبر، نومبر 2018ء

❁…لفظ مسجد کے استعمال پر وفاقی شرعی عدالت میں بحث

❁…سالِ نَو (نظم)، جلسہ سالانہ تنزانیہ، عالمی جماعتی خبریں، الفضل ڈائجسٹ، و دیگر

لفظ 'مسجد' کے استعمال پر وفاقی شرعی عدالت میں بحث

ڈاکٹر مرزا سلطان احمد

لفظ 'مسجد' کے استعمال پر وفاقی شرعی
عدالت میں بحث

گزشتہ مضمون میں یہ جائزہ پیش کیا گیا تھا کہ مخالفینِ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ احمدی پاکستان کے قانون کے مطابق مسلمان نہیں ہیں لیکن مسلمانوں کے شعائر استعمال کرتے ہیں۔ اس سے ان شعائر کی توہین اور مسلمانوں کی دل آزاری ہوتی ہے۔ لہٰذا ریاست پر لازم ہے کہ اُن کو اس فعل سے روکے۔ اس بارے میں پہلے ایک مضمون **'شعائر اللہ اور شعائرِ اسلامی۔ عدالتی فیصلے اور حقائق'** کے نام سے شائع ہوا تھا۔ جماعتِ احمدیہ کے مخالف طبقہ کی طرف سے یہ نکتہ بار بار اُٹھایا جاتا ہے اور عوام الناس کو یہ کہہ کر اشتعال دلایا جاتا ہے کہ احمدی شعائرِ اسلام کو استعمال کر کے ان کی توہین کر رہے ہیں اور گویا اس طرح نعوذُ باللہ اسلام کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اور جماعتِ احمدیہ کے خلاف فیصلے سناتے ہوئے بہت سی عدالتوں نے بھی اپنے تفصیلی فیصلوں میں اس بارہ میں بہت کچھ لکھا ہے۔ تعصب کی فضا خواہ کتنی ہی زہر آلود کیوں نہ ہو، کوئی انصاف سے بات سننے کے لئے تیار ہو یا نہ ہو جماعتِ احمدیہ کی طرف سے ہمیشہ یہی کوشش کی گئی ہے کہ سچی بات اور درست مؤقف متعلقہ اشخاص، متعلقہ اداروں اور عوام الناس تک پہنچا کر فیصلہ ان پر چھوڑ دیا جائے۔

جہاں تک شعائرِ اسلام کے استعمال کا تعلق ہے اس پہلو سے جماعتِ احمدیہ پر سب سے زہریلا وار جنرل ضیاء صاحب کا جاری کردہ آرڈیننس 20 تھا۔ اس وقت بھی یعنی 1984 میں جماعتِ احمدیہ کے چند احباب نے اسے شرعی عدالت میں چیلنج کیا تھا۔ ان احباب میں سرِفہرست مکرم مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ تھے جنہوں نے عدالت کے روبرو دلائل دئے تھے۔ ان کے علاوہ اس مقدمہ کے سائلین میں مکرم مبشر لطیف صاحب ایڈووکیٹ، مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب بھی شامل تھے۔ مزید برآں علماء کی ایک ٹیم جس میں مکرم و محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب، مولانا جلال الدین قمر صاحب، مولانا محمد صدیق صاحب، مکرم شمس الحق صاحب، مکرم ملک مبارک احمد صاحب، مکرم نصیر احمد قمر صاحب اور مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب شامل تھے اس مقدمہ کی تیاری میں مدد کر رہی تھی۔ جنرل ضیاء صاحب کے آرڈیننس کے حوالے اس عدالت کے روبرو 'شعائر اللہ' یا 'شعائرِ اسلامی' کے استعمال کے مسئلہ پر بھی بحث ہوئی۔ فیصلہ تو جو ہونا تھا وہ ہوا لیکن کم از کم مختصر طور پر یہ جاننا ضروری ہے کہ اس موقع پر ان احمدی احباب کی طرف سے کیا دلائل پیش کئے گئے؟ پڑھنے والے خود ہی ان کے بارے میں اپنی آزادانہ رائے قائم کرسکتے ہیں۔

اس بارہ میں مکرم مجیب الرحمٰن صاحب کی کتاب 'امتناعِ قادیانیت آرڈیننس 1984۔ وفاقی شرعی عدالت' شائع ہو چکی ہے۔ دلچسپی رکھنے والے تفصیلات اس کتاب میں ملاحظہ کرسکتے ہیں۔

دلائل از روئے قرآنِ کریم

جب عدالت میں بحث شروع ہوئی اور مکرم مجیب الرحمٰن صاحب نے اس بارے میں دلائل کو آگے بڑھانا شروع کیا تو شریعت کورٹ کے جج صاحبان میں سے جسٹس عبدالقدوس قاسمی صاحب نے یہ سوال اُٹھایا کہ کیا مسلمانوں کے شعائر غیر مسلموں کے ساتھ مشترک ہو سکتے ہیں؟ اس کا جواب مجیب الرحمٰن صاحب نے یہ دیا کہ 'ہو سکتے ہیں'۔ مثلاً داڑھی رکھنا اور ختنہ کرانا یہودیوں کے شعار میں بھی شامل ہے اور مسلمانوں کے شعار میں بھی شامل ہے۔ اس پر ایک اور جج مولوی غلام علی صاحب نے یہ نکتہ اُٹھایا کہ اگر کوئی جعلی کرنسی چھاپ دے اور اصلی کرنسی جیسی ہو تو یہ دوسرے کے شعار استعمال کرنا نہیں ہوگا۔ اس پر مجیب الرحمٰن صاحب نے جواب دیا کہ ریال سعودی عرب کی کرنسی بھی ہے اور عراق کی بھی کرنسی ہے۔ دونوں اپنی جگہ استعمال کرتے ہیں۔ ان میں سے کسی کو بھی جعلی نہیں کہا جاسکتا۔ اس کے علاوہ دینی امور مثلاً اذان کو کرنسی یا دوسرے مادی امور سے تشبیہ دینا مناسب نہیں۔ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب نے اس ضمن میں مزید دلائل کی بنیاد قرآنِ کریم کی درج ذیل آیت پر رکھی:

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ (آل عمرٰن:65)

ترجمہ: تو کہہ دے اے اہلِ کتاب! اس کلمہ کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور نہ ہی کسی چیز کو اُس کا شریک ٹھہرائیں گے۔ اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اللہ کے سوا ربّ نہیں بنائے گا۔ پس اگر وہ پھر جائیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہنا کہ یقیناً ہم مسلمان ہیں۔

اس آیتِ کریمہ سے استنباط کرتے ہوئے مجیب صاحب نے کہا کہ قرآنِ کریم تو دوسرے مذاہب کے لوگوں کو مشترک امور کی طرف دعوت دیتا ہے۔ کجا یہ کہ ان لوگوں کے مطابق قرآن ان کا استعمال ممنوع قرار دے کر قابلِ تعزیر جرم بنانے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور یہ نکتہ اُٹھایا کہ اپنے مذہب کے شعائر متعین کرنا ہمارا حق ہے۔ اور اپنے شعائر ہم خود طے کریں گے۔

(امتناعِ قادیانیت آرڈیننس 1984ء۔ وفاقی شرعی عدالت مصنفہ مجیب الرحمٰن صاحب۔ ناشر اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز 2011ء ص23و69)

ایک اہم بحث جو اس سلسلہ میں کی گئی وہ لفظ 'مسجد' کے استعمال کے بارے میں تھی۔ جنرل ضیاء صاحب کے آرڈیننس میں اس بات پر پابندی لگائی گئی تھی کہ احمدی اپنی مساجد کے لئے لفظ 'مسجد' استعمال کرسکیں۔ جماعتِ احمدیہ کے مخالفین کی طرف سے یہ نکتہ اُٹھایا جاتا تھا کہ مسجد شعائرِ اسلامی میں سے ایک ہے اور اس کا استعمال مسلمانوں سے مخصوص ہے۔ چونکہ ہم بزعمِ خود احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے چکے ہیں، اس لئے اُن کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنی عبادتگاہ کے لئے لفظ 'مسجد' استعمال کریں۔ کیونکہ یہ معاملہ زیرِ بحث نہیں تھا اس لئے وفاقی شرعی عدالت میں مکرم مجیب الرحمٰن صاحب نے اس بحث کو نہیں چھیڑا کہ کون مسلمان ہے اور کون نہیں ہے اور اس موضوع پر درج ذیل بنیادی سوالات اُٹھائے:

1۔ کیا کوئی ایسا شخص جو قرآنِ کریم کے نظامِ حیات کو اپنا لے۔ اس سے قرآنی اصطلاحات چھینی جاسکتی ہیں؟

2۔ جب کوئی لفظ لغوی اور اصطلاحی معنوں میں ساتھ ساتھ استعمال ہو رہا ہو تو کیا اس کے استعمال پر پابندی لگائی جاسکتی ہے؟

3۔ کیا مسجد کا لفظ خالصتاً اصطلاحی طور پر مسلم معابد کے لئے مخصوص ہے یا اس میں کوئی استثناء بھی ہے؟ اور اگر کوئی مستثنیات قرآن و حدیث میں ملتی ہیں تو اس کا ماحصل کیا ہے؟

4۔ لغوی طور پر مسجد کا لفظ کن معابد کے لئے استعمال ہوا ہے؟

اس موقع پر عدالت میں بہت جامع اور علمی بحث پیش کی گئی۔ اس کی تفصیل تو کتاب میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ لیکن سب سے اہم یہ نکتہ تھا کہ خود قرآنِ کریم میں 'مسجد' کا لفظ اسلام کے علاوہ دوسرے ادیان کی عبادتگاہ کے لئے استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ سورہ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (بنی اسرائیل:2)

پاک ہے وہ جو رات کے وقت اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف لے گیا جس کے ماحول کو ہم نے برکت دی ہے۔ تا کہ ہم اسے اپنے نشانات میں سے کچھ دکھائیں۔ یقیناً وہ بہت سننے والا اور بہت گہری نظر رکھنے والا ہے۔

جس وقت یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی، اُس وقت بیت المقدس میں مسلمانوں کی کوئی مسجد موجود نہیں تھی۔ اُس وقت بیت المقدس میں یہودیوں کا معبد موجود تھا۔ اور اس معبد کے لئے قرآن کریم میں 'مسجد' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

پھر سورہ کہف میں بیان کیا گیا ہے:

إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ ۖ فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَانًا ۖ رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ ۚ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا (الکھف:22)

ترجمہ: جب وہ آپس میں بحث کر رہے تھے تو ان میں سے بعض نے کہا ان پر کوئی یادگار عمارت تعمیر کرو۔ ان کا ربّ ان کے بارہ میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ اُن لوگوں نے جو اپنے فیصلہ میں غالب آگئے کہا ہم تو یقیناً ان پر ایک مسجد تعمیر کریں گے۔

یہ آیت اصحابِ کہف کے بارے میں ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ واقعہ اسلام سے کافی پہلے کا ہے۔ اور ان لوگوں کی عبادتگاہ کے لئے قرآنِ کریم میں 'مسجد' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

احادیثِ نبویہ ﷺ سے دلائل

پھر عدالت کے سامنے یہ تجزیہ پیش کیا گیا کہ کیا حدیث میں 'مسجد' کا لفظ صرف مسلمانوں کی عبادتگاہ کے لئے استعمال ہوا ہے یا دوسرے مذاہب کی عبادتگاہوں کو بھی 'مسجد' کے نام سے موسوم کیا گیا ہے؟ اس ضمن میں صحیح بخاری کی حدیث ہے:

''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ نے ایک کنیسہ کا ذکر کیا جسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا۔ اس میں تصویریں تھیں۔ انہوں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ ان کا یہ حال تھا کہ ان کا کوئی صالح شخص فوت ہو جاتا تو وہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بناتے اور اس میں یہی تصویریں بنا دیتے۔ یہ لوگ خدا کے نزدیک قیامت کے دن بدترین مخلوق ہیں۔''

(صحیح بخاری۔ ھل تنبش قبور مشر کی الجاھلیۃ و یتخذ مکانھا مساجد۔ کتاب الصلوۃ)

اس حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہود اور نصاریٰ کے معابد کے لئے 'مسجد' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے باوجود اس کے کہ ان کے مذکورہ فعل کی مذمت کی جا رہی ہے۔ اور صحیح مسلم میں یہ مضمون بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مذکورہ بالا حدیث صحیح مسلم کی 'کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ' کے 'باب النھی عن بناء المساجد علی القبور واتّخاذ الصّور فیھا و النّھی عن اتّخاذ القبور مساجدا' میں بھی بیان کی گئی ہے۔

صحیح مسلم کے اس باب کی بعض اور احادیث ملاحظہ ہوں:

''حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں جس سے آپؐ اُٹھ نہیں سکے فرمایا اللہ کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔ وہ فرماتی تھیں کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ کی قبر کو باہر کھلی جگہ بنا دیا جاتا مگر اس بات کا خدشہ ہوا کہ اسے مسجد نہ بنالیا جائے۔''

اس حدیث میں بھی یہود و نصاریٰ کی عبادتگاہ کے لئے 'مسجد' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ حالانکہ اس طرح مسجد بنانے میں شرک کا پہلو پایا جاتا تھا۔

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔''

پھر حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''سنو جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ اپنے نبیوں اور نیک لوگوں کی قبروں کو مساجد بنا لیتے تھے۔ خبردار! تم قبروں کو مساجد نہ بنانا۔ میں تمہیں اس سے تاکیداً منع کرتا ہوں۔''

(صحیح مسلم۔ کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ۔ باب النھی عن بناء المساجد علی القبور واتّخاذ الصّور فیھا و النّھی عن اتّخاذ القبور مساجد)

قرآنِ کریم میں اور احادیث میں لفظ 'مسجد' صرف مسلمانوں کی عبادتگاہ کے لئے نہیں بلکہ دوسرے مذاہب کی عبادتگاہوں کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ جب قرآن و حدیث میں باقی مذاہب کی عبادتگاہوں کے لئے یہ لفظ استعمال ہوا ہے تو پھر کسی کا یہ حق نہیں کہ وہ اسلام کے نام پر یہ پابندی لگائے کہ اس لفظ کو غیر مسلم یا جن کو ہم نے بزعمِ خود غیر مسلم قرار دیا ہے اپنی عبادتگاہ کے لئے نہیں استعمال کر سکتے۔

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

دس دلائل ہستی باری تعالیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

موجودہ دور میں سائنس ہر چیز کی بنیاد 'مشاہدات' پر رکھتی ہے۔ اسی بات کو بنیاد بنا کر دہریہ یعنی خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار کرنے والے لوگ یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر خدا موجود ہے تو ہمیں دکھاؤ۔

''علومِ ظاہری و باطنی سے پُر'' حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے 1913ء میں شائع ہونے والے اس ٹریکٹ میں قرآنِ کریم سے انتہائی مدلّل لیکن عام فہم انداز میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت میں دس مؤثر دلائل بیان فرمائے ہیں جو افادۂ عام کے لئے پیش ہیں۔ مدیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ

دلائل ہستی باری تعالیٰ

اس زمانہ میں عقائد وایمانیات پر جو مادی دنیا نے اعتراضات کئے ہیں ان میں سے سب سے بڑا مسئلہ انکار ذات باری ہے۔ مشرک گو خدا کا شریک ان کو بناتا ہے لیکن کم سے کم خدا تعالیٰ کے وجود کا تو قائل ہے۔ دہریہ بالکل ہی انکاری ہے۔ موجودہ سائنس نے ہر چیز کی بنیاد مشاہدات پر رکھی ہے۔ اس لئے دہریہ سوال کرتے ہیں کہ اگر کوئی خدا ہے تو ہمیں دکھاؤ۔ ہم بغیر دیکھے کے اسے کیونکر مان لیں۔ چونکہ اس وقت کی ہوا نے اکثر نوجوانوں کے دلوں میں اس پاک ذات کے نقش کو مٹا دیا ہے اور کالجوں کے سینکڑوں طالب علم اور بیرسٹر وغیرہ وجودِ باری کے منکر ہو رہے ہیں اور ان کی تعداد روز افزوں ہے اور ہزاروں آدمی ایسے پائے جاتے ہیں جو بظاہر قوم وملک کے خوف سے اظہار تو نہیں کرتے لیکن فی الحقیقت اپنے دلوں میں وہ خدا پر کچھ یقین نہیں رکھتے۔ اس لئے میں نے ارادہ کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے تو میں اس پر ایک چھوٹا سا ٹریکٹ لکھ کر شائع کروں شائد کسی سعید روح کو اس سے فائدہ پہنچ جائے۔

1۔ دہریوں کا پہلا سوال یہ ہے کہ اگر خدا ہمیں دکھا دو تو ہم مان لیتے ہیں۔

مجھے اس سوال کے سننے کا کئی بار موقع ملا ہے لیکن ہمیشہ اس کے سننے سے حیرت ہوتی ہے۔ انسان مختلف چیزوں کو مختلف حواس سے پہچانتا ہے۔ کسی چیز کو دیکھ کر، کسی کو چھو کر، کسی کو سونگھ کر، کسی کو سن کر، کسی کو چکھ کر، رنگ کا علم دیکھنے سے ہوسکتا ہے، سونگھنے یا چھونے یا چکھنے سے نہیں پھر اگر کوئی شخص کہے کہ میں تو رنگ کو تب مانوں گا کہ اگر مجھے اس کی آواز سنواؤ تو کیا وہ شخص بیوقوف ہے یا نہیں۔ اسی طرح آواز کا علم سننے سے ہوتا ہے لیکن اگر کوئی شخص کہے کہ مجھے فلاں شخص کی آواز دکھاؤ پھر میں دیکھ کر مانوں گا کہ وہ بولتا ہے تو کیا ایسا شخص جاہل ہوگا یا نہیں۔ ایسا ہی خوشبو سونگھ کر معلوم ہوتی ہے لیکن اگر کوئی شخص طلب کرے کہ اگر تم مجھے گلاب کی خوشبو چکھا دو تو تب میں مانوں گا تو کیا ایسے شخص کو دانا کہہ سکیں گے۔ اس کے خلاف چکھ کر معلوم کرنے والی چیزوں یعنی ترشی، شیرینی، کڑواہٹ، نمکینی کو اگر کوئی سونگھ کر معلوم کرنا چاہے تو کبھی نہیں کر سکتا۔ پس یہ کوئی ضروری نہیں کہ جو چیز سامنے نظر آئے اسے تو ہم مان لیں اور جو چیز سامنے نظر نہ آئے اسے نہ مانیں۔ ورنہ اس طرح تو گلاب کی خوشبو، لیموں کی ترشی، شہد کی مٹھاس، مصبّر (مشہور کڑوی دوا) کی کڑواہٹ، لوہے کی سختی، آواز کی خوبی سب کا انکار کرنا پڑیگا کیونکہ یہ چیزیں تو نظر نہیں آتیں بلکہ سونگھنے، چکھنے، چھونے اور سننے سے معلوم ہوتی ہیں پس یہ اعتراض کیسا غلط ہے کہ خدا کو ہمیں دکھاؤ تب ہم مانیں گے۔ کیا یہ معترض گلاب کی خوشبو کو دیکھ کر مانتے ہیں یا شہد کی شیرینی کو پھر کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق یہ شرط پیش کی جاتی ہے کہ دکھا دو تب مانیں گے۔

علاوہ ازیں انسان کے وجود میں خود ایسی چیزیں موجود ہیں کہ جن کو بغیر دیکھے کے یہ مانتا ہے اور اسے ماننا پڑتا ہے۔ کیا سب انسان اپنے دل جگر دماغ انتڑیاں پھیپھڑے اور تلی کو دیکھ کر مانتے ہیں یا بغیر دیکھے کے۔ اگر ان چیزوں کو اس کے دکھانے کے لئے نکالا جاوے تو انسان اسی وقت مر جائے اور دیکھنے کی نوبت ہی نہ آئے۔

یہ مثالیں تو میں نے اس بات کی دی ہیں کہ سب چیزیں صرف دیکھنے سے ہی معلوم نہیں ہوتیں بلکہ پانچ مختلف حواس سے ان کا علم ہوتا ہے۔ اب میں بتاتا ہوں کہ بہت سی چیزیں ایسی ہیں کہ جن کا علم بلاواسطہ ان پانچوں حواس سے بھی نہیں ہوتا بلکہ ان کے معلوم کرنے کا ذریعہ ہی اور ہے۔ مثلاً عقل یا حافظہ یا ذہن ایسی چیزیں ہیں کہ جن کا انکار دنیا میں کوئی بھی نہیں کرتا۔ لیکن کیا کسی نے عقل کو دیکھا ہے یا سنا یا چکھا یا سونگھا یا چھوا ہے پھر کیونکر معلوم ہوا کہ عقل کوئی چیز ہے یا حافظہ کا کوئی وجود ہے پھر قوت ہی کو لے لو ہر انسان میں تھوڑی بہت قوت موجود ہے کوئی کمزور ہو یا طاقت ور مگر کچھ نہ کچھ طاقت ضرور رکھتا ہے مگر کیا قوت کو آج تک کسی نے دیکھا یا سنا یا چھوا یا چکھا ہے پھر کیونکر معلوم ہوا کہ قوت بھی کوئی چیز ہے اس بات کو ایک جاہل سے جاہل انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ ان چیزوں کو ہم نے اپنے حواس سے معلوم نہیں کیا بلکہ ان کے اثرات کو معلوم کرکے ان کا پتہ لگایا ہے۔ مثلاً جب ہم نے دیکھا کہ انسان مختلف مشکلات میں گھر کر کچھ دیر غور کرتا ہے اور کوئی ایسی تدبیر نکالتا ہے جس سے وہ اپنی مشکلات دور کرلیتا ہے۔ جب اس طرح مشکلات کو حل ہوتے ہوئے ہم نے دیکھا تو یقین کرلیا کہ کوئی چیز ایسی انسان میں موجود ہے جو ان موقعوں پر اس کے کام آتی ہے اور اس چیز کا نام ہم نے عقل رکھا۔ پس عقل کو بلاواسطہ ہم نے پانچوں حواسوں میں سے کسی سے بھی دریافت نہیں کیا بلکہ اس کے کرشموں کو دیکھ کر اس کا علم حاصل کیا۔ اسی طرح جب ہم نے انسان کو بڑے بڑے بوجھ اُٹھاتے دیکھا تو معلوم کیا کہ اس میں کچھ ایسا مادہ ہے جس کی وجہ سے یہ بوجھ اُٹھا سکتا ہے۔ اپنے سے کمزور چیزوں کو قابو کرلیتا ہے اور اس کا نام قوت یا طاقت رکھ دیا۔

اس طرح جس قدر لطیف سے لطیف اشیاء کو لیتے جاؤ گے ان کے وجود انسانوں کی نظروں سے غائب ہی نظر آئیں گے اور ہمیشہ ان کے وجود کا پتہ ان کے اثر سے معلوم ہوگا نہ کہ خود انہیں دیکھ کر یا سونگھ کر یا چکھ اور چھو کر۔

پس اللہ تعالیٰ کی ذات جو الطف سے الطف ہے اس کا علم حاصل کرنے کے لئے ایسی ایسی قیدیں لگانی کس طرح جائز ہوسکتی ہیں کہ آنکھوں کے دیکھے بغیر اسے نہیں مانیں گے۔ کیا بجلی کو کہیں کسی نے دیکھا پھر کیا الیکٹریسٹی کی مدد سے جو تار خبریں پہنچتی ہیں یا مشینیں چلتی ہیں یا روشنی کی جاتی ہے اس کا انکار کیا جاسکتا ہے۔ ایتھر کی تحقیقات نے فزیکل علوم کی دنیا میں تہلکہ مچا دیا ہے۔ لیکن کیا اب تک سائنس کے ماہرین اس کے دیکھنے، سننے، سونگھنے، چھونے یا چکھنے کا کوئی ذریعہ نکال سکے۔ لیکن اس کا وجود نہ مانیں تو پھر یہ بات حل ہیں نہیں ہوسکتی کہ سورج کی روشنی دنیا تک پہنچتی کیونکر ہے۔

میں اپنے عقیدہ کے ماتحت کہ قرآن شریف نے کمالات روحانی کے حصول کے تمام ذرائع بیان فرمائے ہیں۔ ہستی باری کے کل دلائل قرآن شریف سے ہی پیش کروں گا۔

پس کیسا ظلم ہے کہ ان شواہد کے ہوتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ خدا کو دکھاؤ تو ہم مانیں گے۔ اللہ تعالیٰ نظر تو آتا ہے لیکن انہیں آنکھوں سے جو اس کے دیکھنے کے قابل ہیں۔ ہاں اگر کوئی اس کے دیکھنے کا خواہش مند ہو تو وہ اپنی قدرتوں اور طاقتوں سے دنیا کے سامنے ہے اور باوجود پوشیدہ ہونے کے سب سے زیادہ ظاہر ہے۔ قرآن شریف میں اس مضمون کو نہایت ہی مختصر لیکن بے نظیر پیرایہ میں اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ لَا تُدۡرِکُہُ الۡاَبۡصَارُ وَھُوَ یُدۡرِکُ الۡاَبۡصَارَ وَھُوَ اللَّطِیۡفُ الۡخَبِیۡرُ (الانعام:104) یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہے کہ نظریں اس تک نہیں پہنچ سکتیں بلکہ وہ نظروں تک پہنچتا ہے اور وہ لطیف اور خبردار ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس طرف متوجہ کیا ہے کہ تیری نظر اس قابل نہیں کہ خدا کی ذات کو دیکھ سکے کیونکہ وہ تو لطیف ذات ہے اور لطیف اشیاء تو نظر نہیں آتیں۔ جیسا کہ قوت ہے، عقل ہے، روح ہے، بجلی ہے، ایتھر ہے، یہ چیزیں کبھی کسی کو نظر نہیں آتیں پھر خدا کی لطیف ذات تک انسان کی نظریں کب پہنچ سکتی ہیں۔ ہاں پھر خدا کو لوگ کس طرح دیکھ سکتے ہیں اور اس کی معرفت کے حاصل کرنے کا کیا طریق ہے۔ اس کا جواب دیا کہ وَھُوَ یُدۡرِکُ الۡاَبۡصَارَ یعنی خود وہ نظروں تک پہنچتا ہے اور باوجود اس کے کہ انسانی نظر کمزوری کی وجہ سے اس کی کنہ تک نہیں پہنچ سکتی وہ اپنی طاقت اور قوت کے اظہار سے وہ اپنی صفات کاملہ کے جلوہ سے اپنا وجود آپ انسان کو دکھاتا ہے اور گو نظر انسانی اس کو دیکھنے سے قاصر ہے۔ مگر وہ خود اپنا وجود اپنی لا انتہاء قوتوں اور قدرتوں سے مختلف پیراؤں میں ظاہر کرتا ہے۔ کبھی قہری نشانوں سے، کبھی انبیاء کے ذریعہ سے، کبھی آثار رحمت سے اور کچھ قبولیت دعا سے۔

اب اس بات کے ثابت کر چکنے کے بعد کہ اگر اللہ تعالیٰ کو ماننا اس بات پر منحصر کیا جائے کہ ہم اسے دکھا دیں اور سوائے دیکھنے کے کسی چیز کو مانا ہی نہ جائے تو دنیا کی قریباً 5/4 اشیاء کا انکار کرنا پڑیگا اور بعض فلاسفروں کے قول کے مطابق تو کل اشیاء کا۔ کیونکہ ان کا مذہب ہے کہ دنیا میں کوئی چیز نظر نہیں آتی بلکہ صرف صفات ہی صفات نظر آتی ہیں۔ اب میں اس طرح متوجہ ہوتا ہوں کہ وہ کون سے دلائل ہیں جن سے وجود باری تعالیٰ کا پتہ لگتا ہے اور انسان کو یقین ہوتا ہے کہ میرا خالق کوئی اَور ہے اور میں ہی اپنا خالق نہیں۔

موجودہ سائنس نے ہر چیز کی بنیاد مشاہدات پر رکھی ہے۔ اس لئے دہریہ سوال کرتے ہیں کہ اگر کوئی خدا ہے تو ہمیں دکھاؤ۔

دلیل اوّل:۔ میں اپنے عقیدہ کے ماتحت کہ قرآن شریف نے کمالات روحانی کے حصول کے تمام ذرائع بیان فرمائے ہیں۔ ہستی باری کے کل دلائل قرآن شریف سے ہی پیش کروں گا۔ وَمِنَ اللّٰہِ التَّوۡفِیۡقُ اور چونکہ سب سے پہلا علم جو انسان کو اس دنیا میں آ کر ہوتا ہے وہ کانوں سے ہوتا ہے۔ اس لئے میں بھی سب سے پہلے سماعی دلیل ہی لیتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے کہ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی ۔ وَذَکَرَ اسۡمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی ۔ بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا ۔ وَالۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ وَّاَبۡقٰی ۔ اِنَّ ھٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰی ۔ صُحُفِ اِبۡرٰھِیۡمَ وَمُوۡسٰی (الاعلیٰ : 15-20) یعنی مظفر ومنصور ہو گیا وہ شخص کہ جو پاک ہوا اور اس نے اپنے رب کا زبان سے اقرار کیا اور پھر زبان سے ہی نہیں بلکہ عملی طور پر عبادت کرکے اپنے اقرار کا ثبوت دیا لیکن تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو حالانکہ انجام کار کی بہتری ہی اصل بہتری اور دیرپا ہے۔ اور یہ بات صرف قرآن شریف ہی پیش نہیں کرتا بلکہ سب پہلی کتابوں میں یہ دعویٰ موجود ہے چنانچہ ابراہیمؑ اور موسیٰ نے جو تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی اس میں بھی یہ تعلیم موجود ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مخالفینِ قرآن پر یہ حجت پیش کی ہے کہ اپنی نفسانی خواہشوں سے بچنے والے خدا کی ذات کا اقرار کرنے والے اور پھر اس کا سچا فرمانبردار بننے والے ہمیشہ کامیاب اور مظفر ہوتے ہیں۔ اور اس تعلیم کی سچائی کا ثبوت یہ ہے کہ یہ بات پہلے مذاہب میں مشترک ہے۔ چنانچہ اس وقت کے بڑے مذاہب مسیحی، یہودی اور کفار مکہ پر حجت کے لئے حضرت ابراہیمؑ اور موسیٰ کی مثال دیتا ہے کہ ان کو تو تم مانتے ہو انہوں نے بھی یہ تعلیم دی ہے پس قرآن شریف نے ہستی باری تعالیٰ کا ایک بہت بڑا ثبوت یہ بھی دیا ہے کہ کُل مذاہب اس پر متفق ہیں اور سب اقوام کا یہ مشترک مسئلہ ہے۔ چنانچہ جس قدر اس دلیل پر غور کیا جائے نہایت صاف اور سچی معلوم ہوتی ہے۔ حقیقت میں کل مذاہب دنیا اس بات پر متفق ہیں کہ کوئی ہستی ہے جس نے کُل جہان کو پیدا کیا۔ مختلف ممالک اور احوال کے تغیر کی وجہ سے خیالات اور عقائد میں بھی فرق پڑتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے جس قدر تاریخی مذاہب ہیں، سب اللہ تعالیٰ کے وجود پر متفق اللّسان ہیں۔ گو اس کی صفات کے متعلق ان میں اختلاف ہو موجودہ مذاہب یعنی اسلام، مسیحیت، یہودیت، بدھ ازم، سکھ ازم، ہندو ازم اور زرتشتی سب کے سب ایک خدا ایلوہیم، پرم ایشور، پرم آتما، ست گرو، یا یزدان کے قائل ہی ہیں مگر جو مذاہب دنیا کے پردہ سے مٹ چکے ہیں ان کے متعلق بھی آثار قدیمہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سب کے سب ایک خدا کے قائل اور معتقد تھے۔ خواہ وہ مذاہب امریکہ کے جدا شدہ ملک میں پیدا ہوئے ہوں یا افریقہ کے جنگلوں میں، خواہ روما میں خواہ انگلستان میں خواہ جاوا سماٹرا میں خواہ جاپان اور چین میں خواہ سائبریا و

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

جماعت احمدیہ تنزانیہ کے انچاسویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

ساڑھے چار ہزار سے زائد افراد کی شمولیت، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندگان کی شرکت اور وسیع پیمانہ پر کوریج

نمائندہ نائب صدر تنزانیہ، پاکستانی ہائی کمشنر، ضلع Ilala کی کمشنر کے نمائندہ، Seventh Day Adventist چرچ کے پادری اور لوکل گورنمنٹ کے نمائندگان سمیت کئی اہم سیاسی و سول سوسائٹی سے متعلقہ شخصیات کی شرکت

رپورٹ: خرم شہزاد۔ مبلغ سلسلہ تنزانیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ تنزانیہ کے انچاسویں جلسہ سالانہ کا انعقاد 28 ستمبر تا 30 ستمبر 2018ء بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار تنزانیہ کے دارالحکومت دارالسلام میں Kitonga کے مقام پر ہوا۔

جلسہ سالانہ کی تیاریاں

جلسہ سالانہ کے انعقاد سے تین ماہ قبل اس کی تیاری شروع کردی جاتی ہے۔ اور جلسہ گاہ میں وقار عمل کرکے گھاس کی کٹائی اور دیگر صفائی نیز تزئین و آرائش وغیرہ کا کام کیا جاتا ہے۔ گزشتہ سال کے جلسے کے مثبت و منفی تجربات کو ذہن میں رکھتے ہوئے تمام انتظامات کئے جاتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے انعقاد کے حوالہ سے لوگوں کی زیادہ سے زیادہ شرکت کے لئے جلسہ کی تشہیر کا کام بھی ساتھ ساتھ جاری رہا۔ مکرم امیر صاحب نے جلسہ سالانہ کے لئے ایک promo تیار کروایا جسے فیس بک، ٹویٹر، یوٹیوب اور وٹس ایپ پر استفادہ عام کے لئے اَپ لوڈ کیا گیا۔ جلسہ سے چند دن قبل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں جلسہ سالانہ کے انعقاد کے حوالے سے خبریں شائع کی گئیں۔ اسی طرح جلسہ سالانہ سے دو دن قبل ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ اس پریس کانفرنس کی خبریں مختلف اخبارات میں شائع ہوئیں اور ریڈیو پر بھی نشر کی گئیں۔

جلسہ سالانہ سے تقریباً 3 روز قبل مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ موزنبیق، ملاوی، یوگنڈا اور برونڈی سے لوگ جلسہ سالانہ کے لئے تشریف لائے۔

جلسہ سالانہ کا آغاز

28 ستمبر 2018ء کو مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ تنزانیہ نے جمعہ پڑھایا۔ آپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ کے لئے موصول ہونے والا خصوصی پیغام انگریزی اور سواحیلی زبان میں پڑھ کر سنایا۔ اصل پیغام انگریزی میں تھا جس کا اردو مفہوم ہدیۂ قارئین ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام

پیارے افراد جماعت احمدیہ تنزانیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے خوشی ہے کہ آپ اپنا جلسہ سالانہ 28، 29 اور 30 ستمبر 2018ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو عظیم کامیابیوں کے ساتھ برکت بخشے اور تمام شاملین اس منفرد اور پاک جلسہ سے انتہائی روحانی فوائد اور بے شمار برکات حاصل کریں۔

آپ کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا بنیادی مقصد مومنین کی ایک ایسی جماعت قائم کرنا تھا جو اللہ تعالیٰ سے ایک قریبی تعلق پیدا کرنے والے ہوں اور اُس کی عبادت کو اپنی زندگیوں کا مقصد بنانے والے ہوں۔ وہ بہترین مسلمان بننے کی خواہش رکھتے ہوں اور اس طرح وہ انسانیت کی خدمت کی کوشش کرنے والے ہوں اور اسلام کی اقدار اور شان کو دنیا بھر میں پھیلانے والے ہوں۔

اس حوالہ سے مَیں نے بار بار اپنے خطبات میں ایک حقیقی احمدی مسلمان بننے کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کے ہر پہلو پر اخلاص کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے رہیں۔ اس لئے ہم احمدی جنہوں نے آپؑ کو قبول کیا ہے اور اخلاص کے ساتھ آپؑ سے وابستگی ظاہر کی ہے ہمیں لازماً اس دنیا میں اسلام کے لئے بہترین نمونہ بننے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اُس عظیم مقصد کو یاد رکھیں جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کو قائم کیا ہے اور ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم بیعت کی شرائط کو پورا کریں جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح طور ان الفاظ میں فرمایا ہے کہ:

’’یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔ اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ بہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 196)

اس لئے آپ کو محض زبانی دعویٰ نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہر وقت بیعت جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر کی ہے اس کے اصل مقاصد کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپ کے اندر ایک تبدیلی پیدا ہونی چاہئے۔ اگر آپ اپنے اندر بہتری پیدا نہیں کریں گے اور اپنے اعمال اور اخلاق کو بہتر نہیں بنائیں گے تو آپ میں اور دوسرے مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔

آپ کا نمونہ ایسا ہونا چاہئے کہ آپ کے گرد و نواح کے سب لوگ آپ کی اچھائیوں اور آپ کی نیکیوں کی تعریف کریں۔ آپ کی نیکی کا انداز ایسا ہونا چاہئے کہ آپ ہر قسم کی برائی سے کنارہ اختیار کرنے والے ہوں اور ہر قسم کی بدی کو اس حد تک ترک کرنے والے ہوں کہ آپ کو اسلام پر ایمان اور اس کے اعلیٰ ترین اقدار کے مطابق عمل کرنے والے کے طور پر ایک مثال ٹھہرایا جائے۔ مزید برآں جس میں آپ رہ رہے ہیں آپ کو اپنے ملک کا مثالی اور باوفا باشندہ ہونا چاہئے۔ اور آپ سے اپنی قوم کے لئے محبت ظاہر ہونی چاہئے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیادی تعلیمات میں سے وطن سے محبت ایمان کا حصہ بھی ہے۔

میں آپ کو تلقین کرنا چاہتا ہوں کہ تبلیغ اور اسلام احمدیت کے پیغام کو اپنے ملک کے ہر کونے میں پہنچانے کے لئے فعّال ہو جائیں۔ آپ کو خوش اخلاقی، رحمدلی اور حکمت کے ساتھ تبلیغ کرنی چاہئے۔ یہ ضروری ہے کہ ملک کے تمام باشندے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی خوبصورتی سے آگاہ ہو جائیں جو تمام لوگوں کو ایک سنہری راہ کی طرف لے کر جاتی ہیں جس سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک گہرا اور ذاتی تعلق قائم ہوتا ہے۔

میں آپ کو نظام خلافت سے ایک گہرا تعلق قائم کرنے کی بھی تلقین کرتا ہوں۔ آپ کو میرے خطبات جمعہ کو باقاعدگی سے سننا چاہئے اور میری ہدایات اور رہنمائی کو صحیح طرح سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ آپ اور آپ کی فیملی جب بھی ممکن ہو ایم ٹی اے دیکھیں کیونکہ اس طرح اسلام احمدیت کی تعلیمات کے حوالہ سے آپ کے علم میں اضافہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو کامیابیوں سے ہمکنار کرے اور آپ سب کو تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی زندگیوں میں نیکی، اخلاق اور انسانیت کی خدمت کے لئے حقیقی تبدیلیاں پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی رحمتوں سے نوازے۔

والسلام

خاکسار

(دستخط)

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

… … … … … …

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق جلسہ سالانہ کے دوران حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ تربیتی پروگرام منعقد کئے جائیں جن میں نماز تہجد کی ادائیگی اور سوال و جواب کے پروگرامز وغیرہ شامل ہیں۔

نماز جمعہ کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔ بعد ازاں حاضرین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا براہ راست خطبہ جمعہ سنا۔ جس کا براہ راست رواں سواحیلی ترجمہ ایم ٹی اے افریقہ نے نشر کیا۔

پرچم کشائی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کے بعد پرچم کشائی کی تقریب کا انعقاد ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے لوائے احمدیت اور مکرم عیسیٰ مواکی تالیما (Mwakitalima) صاحب نائب امیر تنزانیہ نے تنزانیہ کا قومی پرچم لہرایا۔

پہلا سیشن

جلسہ سالانہ کے پہلے سیشن کا آغاز مکرم امیر صاحب کی زیرِ صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم بشیر الدین رمضان صاحب معلم سلسلہ نے تلاوت کی سعادت پائی اور مکرم محمد حبیب صاحب نے ترنم کے ساتھ نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب تنزانیہ نے افتتاحی تقریر کی۔

آپ نے جلسہ سالانہ کی اہمیت، افادیت و برکات کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ اور آخر پر تمام احمدیوں کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات سننے کی طرف بھی توجہ دلائی۔

امیر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم جنرل سیکرٹری صاحب نے Seventh Day Adventist Church Msongolo کے پادری کا تعارف کروایا اور انہیں اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی دعوت دی۔ انہوں نے جلسہ میں دعوت دئے جانے پر شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد کہا:

’’آپ لوگ ہمیشہ ایسے پروگرام منعقد کرتے رہتے ہیں جس سے تمام مذاہب کے نمائندگان اکٹھے ہو کر بیٹھ سکیں اور ایسی راہ تلاش کر سکیں جس سے تمام مذاہب کو ایک دوسرے کے عقائد سمجھنے کا موقع ملے تا وہ ایک دوسرے کے قریب آسکیں۔ اور یہ امر نہایت ہی قابل ستائش ہے کیونکہ دور رہنے سے بدظنیاں پھیلتی ہیں اور قریب آنے سے محبت بڑھتی ہے۔ اس لئے میری آپ سے درخواست ہے کہ ایسی کاوشیں ہمیشہ جاری رکھیں تا معاشرے میں ہم سب پیار، محبت اور بھائی چارے سے رہ سکیں۔‘‘

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کے پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم علی حسن صالح صاحب معلم سلسلہ نے تلاوت کی اور اس کے بعد مکرم ماکارانی حمزہ بالاما صاحب معلم سلسلہ نے ترنم کے ساتھ نظم پڑھی۔ بعد ازاں دو تقاریر ’’قبولیت دعا۔ ہستی باری تعالیٰ کی دلیل‘‘ اور ’’حضرت محمد ﷺ امن کے عالمی سفیر‘‘ کے عنوان پر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم بکری عبیدی صاحب مبلغ سلسلہ و نائب امیر تبلیغ و تربیت اور دوسری تقریر مکرم عیسیٰ Malenge صاحب معلم سلسلہ نے کی۔

اس کے بعد محترمہ صوفیہ Mjema صاحبہ ڈسٹرکٹ کمشنر کی نمائندہ کا تعارف کروایا گیا۔ اور انہیں اپنے تأثرات کا اظہار کرنے کے لئے دعوت دی گئی۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور کہا:

’’جماعت احمدیہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو ایک کمیونٹی کے طور پر سیاست سے دور رکھتی ہے۔ یہ نہایت ہی قابل ستائش عمل ہے۔ میری جماعت احمدیہ سے درخواست ہے کہ ہمیشہ تنزانیہ کی ترقی کے لئے اپنا کردار ادا کرتے رہیں اور اس ملک کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

آپ کے پروگرام کی یہ بھی خوبی ہے کہ آپ نے نوجوانوں کو بھی اور بوڑھوں کو بھی اسی طرح عورتوں کو بھی اپنے اس جلسہ میں شامل کیا ہے۔ یہ دیکھ کر مجھے بہت خوشی

باقی صفحہ نمبر 09 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

”مَیں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اپنی بیوی میں سوائے بھلائی کے اور کوئی بات مجھے معلوم نہیں“

بدری صحابی حضرت مِسْطَح بن اُثَاثَہ رضی اللہ عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ

”اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔“

’واقعہ اِفک‘ پر سیر حاصل گفتگو

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 14؍دسمبر 2018ء بمطابق 14؍فتح 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

صحابہ کے ذکر میں سے آج حضرت مِسْطَح بن اُثَاثَہ کا ذکر ہوگا۔ ان کا نام عَوف اور لقب مِسْطَح تھا ان کی والدہ حضرت ام مسطح سلمیٰ بنت صَخْر تھیں جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کی خالہ رَیْطَہ بنت صَخْر کی بیٹی تھیں۔

(الاصابہ جلد 6 صفحہ 74 مسطح بن اثاثہؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

(اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 150 مسطح بن اثاثہؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

(استیعاب جلد 4 صفحہ 1472 مسطح بن اثاثہؓ مطبوعہ دارالجیل بیروت 1992ء)

حضرت مِسْطَح بن اُثَاثَہ نے حضرت عُبَیدہ بن حارث اور ان کے دو بھائیوں حضرت طُفَیل بن حارث حضرت حُصَین بن حارث کے ساتھ مکہ سے ہجرت کی۔ سفر سے پہلے طے پایا کہ یہ لوگ وادیٔ نَاجِح میں اکٹھے ہوں گے لیکن حضرت مِسْطَح بن اُثَاثَہ پیچھے رہ گئے کیونکہ ان کو سفر کے دوران سانپ نے ڈس لیا تھا۔ اگلے دن ان لوگوں کو جو پہلے چلے گئے حضرت مِسْطَح کے سانپ کے ڈسے جانے کی اطلاع ملی پھر یہ لوگ واپس گئے اور انہیں ساتھ لے کر مدینہ آ گئے۔ مدینہ میں سب لوگ حضرت عبدالرحمٰن بن سلمہ کے ہاں ٹھہرے۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 37 عبیدہ بن الحارثؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مِسْطَح بن اُثَاثَہ اور زید بن مُزَیِّنؓ کے درمیان مؤاخات کا رشتہ قائم کیا تھا۔ حضرت مسطح غزوہ بدر سمیت دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 39 مسطح بن اثاثہؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

ہجرت کے آٹھ مہینے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عُبَیدہ بن حارث کو ساٹھ یا ایک روایت کے مطابق اسّی سواروں کے ساتھ روانہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عُبَیدہ بن حارث کے لئے ایک سفید رنگ کا پرچم باندھا، ایک جھنڈا بنایا جسے مِسْطَح بن اُثَاثَہ نے اٹھایا۔ اس سَرِیّہ کا مطلب یہ تھا کہ قریش کے تجارتی قافلے کو راہ میں روک لیا جائے۔ قریش کے قافلے کا امیر ابوسفیان تھا، بعض کے مطابق عِکْرِمَہ بن ابوجہل اور بعض کے مطابق مِکْرَز بن حَفْص تھا۔ اس قافلے میں 200 آدمی تھے جو مال لے کر جا رہے تھے۔ صحابہ کی اس جماعت نے رَابِغ وادی پر اس قافلے کو جا لیا، اس مقام کو وَدَّان بھی کہا جاتا ہے۔ یہ قافلہ صرف تجارتی قافلہ نہیں تھا بلکہ جنگی سامان سے لیس بھی تھا اور اس قافلے کی جو آمد ہونی تھی وہ بھی مسلمانوں کے خلاف جنگ میں استعمال ہونی تھی کیونکہ واقعات سے پتہ لگتا ہے کہ وہ پوری طرح سے تیار تھے۔ بہرحال یہ لوگ جب گئے تو دونوں فریق کے درمیان تیر اندازی کے علاوہ کوئی مقابلہ نہیں ہوا اور لڑائی کے لئے باقاعدہ صف بندی بھی نہیں ہوئی۔ پہلے بھی اس کا ایک اور صحابی کے ذکر میں ایک دفعہ ذکر ہو چکا ہے۔ وہ صحابی جنہوں نے مسلمانوں کی جانب سے پہلا تیر چلایا وہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ تھے اور یہ وہ پہلا تیر تھا جو اسلام کی طرف سے چلایا گیا۔ اس موقع پر حضرت مِقْدَاد بن اَسْوَد اور حضرت عُیَیْنَہ بن غَزْوَان، (سیرت ابن ہشام اور تاریخ طبری میں عُتْبَہ بن غَزْوَان ہے) مشرکوں کی جماعت سے نکل کر مسلمانوں میں آ ملے کیونکہ ان دونوں نے اسلام قبول کیا ہوا تھا اور وہ مسلمانوں کی طرف جانا چاہتے تھے۔ حضرت عُبَیدہ بن حَارِث کی سرکردگی میں یہ اسلام کا دوسرا سَرِیّہ تھا۔ تیر اندازی کے بعد دونوں فریق پیچھے ہٹ گئے۔ (پہلے بھی کسی خطبہ میں ایک دفعہ ذکر ہو چکا ہے) اور مشرکین پر مسلمانوں کا اس قدر رعب پڑا کہ انہوں نے یہ سمجھا کہ مسلمانوں کا بہت بڑا لشکر ہے جو ان کی مدد کر سکتا ہے۔ لہٰذا وہ خوفزدہ ہو کر واپس چلے گئے اور مسلمانوں نے بھی ان کا پیچھا نہیں کیا۔ (السیرۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 215–216 سریہ عبیدۃ بن الحارثؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2002ء) (سیرت ابن ہشام جلد اول صفحہ 592 سریۃ عبیدۃ بن الحارثؓ مطبوعہ مصطفی البابی مصر 1955ء) (تاریخ الطبری جلد 2 صفحہ 12 سنۃ 1ھ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1987ء) کیونکہ مقصد جنگ نہیں تھا صرف ان کو روکنا تھا اور یہ سبق دینا تھا کہ مسلمانوں کے خلاف اگر وہ تیاری کریں گے تو مسلمان بھی تیار ہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے موقع پر حضرت حضرت مِسْطَح اور اِبنِ اِلیاس کو پچاس وسق غلہ عطا فرمایا (اس زمانے میں مال غنیمت میں یہ دیا جاتا تھا طبقات الکبریٰ میں یہ باتیں لکھی ہیں) ان کی وفات 56 برس کی عمر میں 34 ہجری میں حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں ہوئی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ حضرت علیؓ کے دورِ خلافت تک زندہ رہے اور حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ صِفِّین میں شامل ہوئے اور اسی سال 37 ہجری میں وفات پائی۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 39 مسطح بن اثاثہؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

(الاصابہ جلد 6 صفحہ 74 مسطح بن اثاثہؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

حضرت مسطح وہی شخص ہیں جن کے نان ونفقہ کا بندوبست حضرت ابوبکرؓ کیا کرتے تھے، ان کے ذمہ تھا۔ لیکن جب حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی گئی۔ الزام لگایا گیا تو ان لگانے والوں میں مسطح بھی شامل ہو گئے اور حضرت ابوبکرؓ نے اس وقت قسم کھائی کہ آئندہ ان کی کفالت نہیں کریں گے جس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُّؤْتُوْٓا أُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا۔ أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (النور:23)

اور تم میں سے صاحبِ فضیلت اور صاحبِ توفیق اپنے قریبیوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔ پس چاہئے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

بہرحال یہ آیت نازل ہوئی۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے دوبارہ ان کا نان ونفقہ جاری فرما دیا اور جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کی بریت نازل فرما دی تو پھر بہتان لگانے والوں کو سزا بھی دی گئی۔ بعض روایات کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ پر الزام لگانے والے جن اصحاب کو کوڑے لگوائے تھے ان میں حضرت مِسْطَح بھی شامل تھے۔

(الاصابہ جلد 6 صفحہ 74 مسطح بن اثاثہؓ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

یہ افک کا الزام لگانے کا جو واقعہ ہے یہ کیونکہ ایک بڑا تاریخی، ایک اہم واقعہ ہے۔ تاریخی تو نہیں ایک اہم واقعہ ہے اور مسلمانوں کے لئے اس میں سبق بھی ہے اس لئے اس کی تفصیل بھی بڑی لکھی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں قرآن کریم میں آیات بھی نازل فرمائیں۔ بہرحال اس کا ذکر

کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ نے اپنے اخلاق میں یہ داخل رکھا ہے کہ وہ وعید کی پیشگوئی کو توبہ واستغفار اور دعا اور صدقہ سے ٹال دیتا ہے اسی طرح انسان کو بھی اس نے یہی اخلاق سکھائے ہیں۔'' حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس واقعہ کا ذکر کر کے وعدہ اور وعید کے فرق کو ظاہر فرمایا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''جیسا کہ قرآن شریف اور حدیث سے یہ ثابت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت جو منافقین نے محض خباثت سے خلاف واقعہ تہمت لگائی تھی اس تذکرہ میں بعض سادہ لوح صحابہ بھی شریک ہو گئے تھے۔'' ان کا مقصد فتنہ نہیں تھا۔ سادہ لوحی میں شامل ہو گئے۔ ''ایک صحابی ایسے تھے کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر سے دو وقتہ روٹی کھاتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان کی اس خطا پر قسم کھائی تھی اور وعید کے طور پر عہد کر لیا تھا کہ میں اس بے جا حرکت کی سزا میں اس کو کبھی روٹی نہ دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی تھی: وَلۡيَعۡفُوۡا وَلۡيَصۡفَحُوۡا اَلَا تُحِبُّوۡنَ اَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَكُمۡ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ۔ (النور:23) تب حضرت ابوبکرؓ نے اپنے اس عہد کو توڑ دیا اور بدستور روٹی لگا دی۔ اسی بنا پر اسلامی اخلاق میں یہ داخل ہے کہ'' (یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مسئلہ حل کیا) کہ ''اگر وعید کے طور پر کوئی عہد کیا جائے تو اس کا توڑنا حسنِ اخلاق میں داخل ہے۔'' (وعید کیا ہے؟) فرمایا کہ ''مثلاً اگر کوئی اپنے خدمت گار کی نسبت قسم کھائے کہ مَیں اس کو ضرور پچاس جوتے ماروں گا تو اس کی توبہ اور تضرّع پر معاف کرنا سنت اسلام ہے تا تخلق باخلاق اللہ ہو جائے۔ مگر وعدہ کا تخلف جائز نہیں۔ ترکِ وعدہ پر باز پرس ہو گی مگر ترکِ وعید پر نہیں۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 181)

وعدہ ایک ایسا عہد ہے جو تمام منفی اور مثبت پہلو سامنے رکھ کر کیا جاتا ہے اور اس کی پابندی ضروری ہوتی ہے۔ اس کو توڑنا، پھر اس کی پوچھ گچھ بھی ہو گی یا پھر کچھ جرمانہ بھی ہو گا۔

صحیح بخاری کی روایت کے مطابق حضرت عائشہؓ واقعہ افک کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں۔ اس کی تفصیل کی کیونکہ اہمیت ہے۔ اس لئے میں بھی اب بیان کر رہا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر میں نکلنے کا ارادہ فرماتے تو آپؐ اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ پھر جس کا قرعہ نکلتا آپؐ اس کو اپنے ساتھ لے جاتے۔ چنانچہ آپؐ نے ایک حملے کے وقت جو آپؐ نے کیا ہمارے درمیان قرعہ ڈالا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرا قرعہ نکلا۔ مَیں آپؐ کے ساتھ گئی۔ اس وقت حجاب کا حکم اتر چکا تھا، پردے کا حکم آ گیا تھا۔ مَیں ہودج میں بٹھائی جاتی (ہودج جو اونٹ کے اوپر سواری کی جگہ بنائی جاتی ہے۔ covered ہوتی ہے) اور ہودج سمیت اتاری جاتی۔ کہتی ہیں کہ ہم اسی طرح سفر میں رہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس حملے سے فارغ ہوئے اور واپس آئے اور ہم مدینہ کے قریب ہی تھے کہ ایک رات آپؐ نے کوچ کا حکم دیا۔ جب لوگوں نے کوچ کرنے کا اعلان کیا تو مَیں بھی چل پڑی اور فوج سے آگے نکل گئی۔ کہتی ہیں مَیں پیدل ہی چل پڑی۔ کیونکہ رفع حاجت کے لئے جانا تھا تو ایک طرف ہو کے چلی گئیں جب مَیں اپنی حاجت سے فارغ ہوئی، تو اپنے ہودج کی طرف آئی اور مَیں نے اپنے سینے کو ہاتھ لگایا تو کیا دیکھتی ہوں کہ ظفار کے کالے نگینوں کا میرا ہار گر گیا ہے۔ ایک ہار پہنا ہوا تھا وہ گر گیا ہے۔ کہتی ہیں مَیں اپنا ہار ڈھونڈنے کے لئے واپس لوٹی اور اس کی تلاش نے مجھے روکے رکھا تو کچھ وقت لگ گیا۔ اتنے میں وہ لوگ جو میرے اونٹ کو تیار کرتے تھے، آئے اور انہوں نے میرا ہودج اٹھا لیا اور وہ ہودج میرے اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی۔ وہ خالی تھا۔ لیکن وہ سمجھے کہ مَیں اسی میں ہوں۔ کہتی ہیں کہ عورتیں ان دنوں میں ہلکی پھلکی ہوا کرتی تھیں۔ بھاری بھر کم نہ تھیں۔ ان کے بدن پر زیادہ گوشت نہ ہوتا تھا۔ وہ تھوڑا سا تو کھانا کھایا کرتی تھیں۔ لوگوں نے جب ہودج کو اٹھایا تو اس کے بوجھ کو غیر معمولی نہ سمجھے۔ یہ احساس نہیں ہوا کہ یہ ہلکا ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ انہوں نے اس کو اٹھا لیا اور میں کم عمر لڑکی تھی۔ انہوں نے اونٹ کو بھی اٹھا کر چلا دیا اور خود بھی چل پڑے۔ جب سارا لشکر گزر چکا اور اس کے بعد میں نے اپنا ہار بھی ڈھونڈ لیا تو میں ڈیرے پر واپس آئی۔ وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ پھر میں اپنے اس ڈیرے کی طرف گئی جس میں مَیں تھی اور مَیں نے خیال کیا کہ وہ مجھے نہ پائیں گے تو یہیں واپس لوٹ آئیں گے۔ کہتی ہیں مَیں بیٹھی ہوئی تھی کہ اسی اثناء میں میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔

صَفوان بن مُعَطَّل سُلَمِی ذَکْوَانِی فوج کے پیچھے رہا کرتے تھے۔ ایک آدمی پیچھے ہوتا تھا تا کہ دیکھ لے کہ قافلہ چلا گیا ہے تو کوئی چیز پیچھے تو نہیں رہ گئی۔ کہتی ہیں وہ صبح میرے ڈیرے پر آئے اور انہوں نے ایک سوئے ہوئے انسان کا وجود دیکھا اور میرے پاس آئے۔ اور حجاب کے حکم سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا ہوا تھا۔ واپس آئے تو انہوں نے اِنَّا لِلّٰہ پڑھا۔ ان کے اِنَّا لِلّٰہ پڑھنے پر میں جاگ اٹھی۔ اس کے بعد پہلے اونٹنی قریب لے آئے، اور جب انہوں نے اپنی اونٹنی بٹھائی تو میں اس پر سوار ہو گئی اور وہ اونٹنی کی نکیل پکڑ کر چل پڑے۔ کہتی ہیں: یہاں تک کہ ہم فوج میں اس وقت پہنچے جب لوگ ٹھیک دوپہر کے وقت آرام کرنے کے لئے ڈیروں میں تھے۔ پھر جس کو ہلاک ہونا تھا ہلاک ہو گیا۔ یعنی اس بات پر بعض لوگوں نے الزام لگانے شروع کر دیئے۔ غلط قسم کی باتیں حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب کر دیں۔

فرماتی ہیں اس تہمت کا بانی عبداللہ بن اُبَی بن سَلُول تھا۔ ہم مدینہ پہنچے۔ مَیں وہاں ایک ماہ تک بیمار رہی۔ تہمت لگانے والوں کی باتوں کا لوگ چرچا کرتے رہے اور میری اس بیماری کے اثناء میں جو بات مجھے شک میں ڈالتی تھی وہ یہ تھی کہ مَیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ مہربانی نہیں دیکھتی تھی جو مَیں آپؐ سے اپنی بیماری میں دیکھا کرتی تھی۔ بڑا چرچا ہو گیا۔ تہمت لگائی۔ مشہوری ہو گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی باتیں پہنچیں۔ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیماری میں جو سلوک میرے ساتھ پہلے ہوا کرتا تھا وہ مجھے نظر نہیں آتا تھا۔ آپؐ صرف اندر آتے اور السلام علیکم کہتے۔ پھر پوچھتے کہ اب وہ کیسی ہے۔ اور وہ بھی ان کے والدین سے پوچھ لیتے۔ کہتی ہیں کہ مجھے اس تہمت کا کچھ بھی علم نہ تھا یہاں تک کہ جب مَیں نے بیماری سے شفا پائی۔ اور نقاہت کی حالت میں تھی کہ مَیں اور امِ مسطح مَنَاصِعْ کی طرف گئیں جو قضائے حاجت کی جگہ تھی۔ ہم رات کو ہی نکلا کرتے تھے اور یہ اس وقت سے پہلے کی بات ہے جب ہم نے اپنے گھروں میں، گھروں کے قریب بیوت الخلاء بنائے تھے۔ اس زمانے میں رفع حاجت کے لئے لوگ باہر جایا کرتے تھے اور عورتیں رات کو جب اندھیرا اچھیل جائے نکلا کرتی تھیں۔ کہتی ہیں اس سے قبل ہماری حالت پہلے عربوں کی سی تھی کہ جنگل میں یا باہر جا کر قضائے حاجت کیا کرتے تھے۔ میں اور امِ مسطح بنت ابی رُھم دونوں جا رہی تھیں کہ اتنے میں وہ اپنی اوڑھنی سے اٹکی اور ٹھوکر کھائی۔ تب بولی کہ مسطح بدنصیب ہو۔ مَیں نے اس سے کہا کہ کیا بری بات کی ہے تم نے۔ کیا تُو ایسے شخص کو برا کہہ رہی ہے جو جنگِ بدر میں موجود تھا۔ اس نے کہا کہ اری بھولی بھالی لڑکی! کیا تم نے نہیں سنا جو لوگوں نے افترا کیا ہے؟ تب اس نے مجھے تہمت لگانے والوں کی بات سنائی کہ یہ الزام تمہارے پر لگایا گیا ہے۔ کہتی ہیں مَیں بیماری سے ابھی اٹھی تھی، نقاہت تو تھی ہی۔ یہ بات سن کے میری بیماری بڑھ گئی۔

جب اپنے گھر لوٹی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے۔ آپؐ نے السلام علیکم کہا اور آپؐ نے پوچھا اب تم کیسی ہو؟ مَیں نے کہا: مجھے اپنے والدین کے پاس جانے کی اجازت دیں۔ کہتی تھیں کہ میں اُس وقت یہ چاہتی تھی کہ میں ان کے پاس جا کر اس کی نسبت معلوم کروں یعنی یہ الزام جو لگا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی۔ میں اپنے والدین کے پاس آئی تو میں نے اپنی ماں سے پوچھا کہ لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں! میری ماں نے کہا کہ بیٹی اس بات سے اپنی جان کو جنجال میں نہ ڈالو۔ ہلکان نہ کرو۔ اطمینان سے رہو۔ اللہ کی قسم! کم ہی ایسا ہوا ہے کہ کبھی کسی شخص کے پاس کوئی خوبصورت عورت ہو، اس کی بیوی ہو جس سے وہ محبت بھی رکھے اور اس کی سوکنیں بھی ہوں اور پھر لوگ اس کے برخلاف باتیں نہ کریں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ مَیں نے اس پہ کہا کہ سبحان اللہ۔ لوگ ایسی بات کا چرچا کر رہے ہیں۔ پھر کہتی ہیں کہ مَیں نے وہ رات اس طرح کاٹی کہ صبح تک میرے آنسو نہیں تھمے۔ اتنا بڑا الزام مجھ پر لگایا ہے۔ ساری رات مجھے نیند نہیں آئی اور مَیں روتی رہی۔

جب صبح اٹھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا۔ اس وقت جب وحی کے آنے میں دیر ہوئی تا ان دونوں سے اپنی بیوی کو چھوڑنے کے بارے میں مشورہ کریں۔ یعنی یہ فیصلہ کہ اس طرح جو الزام لگایا ہے اس کے بعد آیا ان کو رکھوں نہ رکھوں؟ اسامہؓ نے تو آپؐ کو اس محبت کی بنا پر مشورہ دیا جو ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے تھی۔ اسامہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ کی بیوی ہیں اور ہم اللہ کی قسم! سوائے بھلائی کے اَور کچھ نہیں جانتے۔ ہم نے تو کوئی عیب نہیں دیکھا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ لیکن علی بن ابی طالب نے کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ پر کچھ تنگی نہیں رکھی۔ حضرت علیؓ ذرا تیز طبیعت کے تھے۔ اس لئے انہوں نے یہ مشورہ دیا کہ آپؐ پر کبھی تنگی نہیں رکھی اور اس کے سوا اور عورتیں بھی بہت ہیں۔ پھر حضرت علی نے یہ کہا کہ اس خادمہ سے پوچھئے۔ جو حضرت عائشہؓ کی خادمہ تھیں۔ ان سے پوچھیں کہ کیسی ہیں۔ (وہ) آپؐ سے سچ سچ کہہ دے گی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا۔ وہ خادمہ تھیں اور آپؐ نے کہا بریرہ! کیا تم نے اس میں یعنی حضرت عائشہؓ میں کوئی ایسی بات دیکھی ہے جو تمہیں شبہ میں ڈالے؟ بریرہ نے کہا کہ ہرگز نہیں۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ میں اس سے زیادہ کوئی اور بات نہیں دیکھی جس کو میں ان کے لئے معیوب سمجھوں کہ وہ کم عمر لڑکی ہے۔ یعنی آٹا چھوڑ کر سو جاتی ہے۔ ذرا بے پرواہی ہے اور اتنی گہری نیند اُن کو آتی ہے کہ گھر کی بکری آتی ہے اور وہ اسے کھا جاتی ہے۔ ان کی یہ ایک مثال دے کے بتایا کہ کوئی برائی تو نہیں ہے لیکن یہ کمزوری ہے۔ نیند غالب آ جاتی ہے۔ یہ سن کر اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو مخاطب فرمایا اور عبداللہ بن اُبَی بن سَلُول کی شکایت کی کیونکہ اسی نے مشہور کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے شخص کو کون سنبھالے جس نے میری بیوی کے بارے میں مجھے دکھ دیا ہے۔ مَیں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اپنی بیوی میں سوائے بھلائی کے اور کوئی بات مجھے معلوم نہیں اور ان لوگوں نے ایسے شخص کا ذکر کیا ہے جس کی بابت بھی مجھے بھلائی کے سوا کوئی علم نہیں۔ یعنی کہ حضرت عائشہؓ کے بارے میں جس پر الزام لگایا ہے اور میرے گھر والوں کے پاس جب بھی وہ آیا کرتے میرے ساتھ ہی آتے۔ اس پر حضرت سعد بن مُعَاذ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ!

بخدا میں اس سے آپؐ کا بدلہ لوں گا جس نے یہ الزام لگایا ہے۔ اگر وہ اوس کا ہوا تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ اگر وہ ہمارے بھائیوں خزرج سے ہوا تو جو بھی آپؐ ہمیں حکم دیں گے ہم آپؐ کا حکم بجالائیں گے۔ اس پر سعد بن عُبادہ کھڑے ہوئے اور وہ خزرج قبیلہ کے سردار تھے اور اس سے پہلے وہ اچھے آدمی تھے لیکن قومی عزت نے انہیں بھڑکایا اور انہوں نے کہا تم نے غلط کہا۔ اللہ کی قسم! تم اسے نہیں مارو گے اور نہ ایسا کر سکو گے۔ بحث شروع ہو گئی۔ اس پر اُسَید بن حُضَیر کھڑے ہو گئے۔ تیسرا شخص بھی کھڑا ہو گیا اور انہوں نے کہا کہ تم نے غلط کہا ہے۔ اللہ کی قسم! ہم اسے ضرور مار ڈالیں گے جس نے بھی الزام لگایا ہے۔ اور پھر یہاں تک کہہ دیا کہ تُو تو منافق ہے جو منافقوں کی طرف سے جھگڑتا ہے۔ اس پر دونوں قبیلے اوس اور خزرج بھڑک اٹھے۔ آپس میں غصہ میں آ گئے، طیش میں آ گئے۔ یہاں تک کہ لڑائی شروع ہو گئی۔ شروع تو نہیں ہوئی لیکن لڑنے کے قریب تھے، کہتے ہیں لڑنے پر آمادہ ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے تھے آپ اترے اور ان کو ٹھنڈا کیا یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش ہو رہے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں، یہ روایت چل رہی ہے۔ بخاری کی لمبی روایت ہے کہ میں سارا دن روتی رہی۔ نہ میرے آنسو تھمتے اور نہ مجھے نیند آتی۔ میرے ماں باپ میرے پاس آ گئے۔ میں دو راتیں اور ایک دن اتنا روئی کہ میں سمجھی کہ یہ رونا میرے جگر کو شق کر دے گا۔ میں ختم ہو جاؤں گی۔ کہتی تھیں کہ اسی اثناء میں کہ وہ دونوں میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے یعنی ماں باپ بیٹھے ہوئے تھے اور میں رو رہی تھی کہ اتنے میں ایک انصاری عورت نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے اسے اجازت دے دی۔ وہ بھی بیٹھ کر میرے ساتھ رونے لگی۔ ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ کے گھر میں اندر آئے اور بیٹھ گئے۔ اور اس سے پہلے جس دن سے مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی آپؐ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے۔ دور سے حال پوچھ کر چلے جایا کرتے تھے یا ملازمہ سے حال پوچھ کے چلے جایا کرتے تھے اور جب گھر آ گئی ہیں تو وہاں پوچھتے تھے۔ بہرحال اُس دن آئے اور کہتی ہیں میرے پاس بیٹھے اور آپؐ ایک مہینہ منتظر رہے۔ مگر میرے متعلق آپؐ کو کوئی وحی نہ ہوئی۔ جس دن سے یہ الزام لگا تھا مہینہ گزر گیا تقریباً اور آپؐ میرے پاس بیٹھے نہیں تھے لیکن اس دن آ کر بیٹھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس انتظار میں تھے کہ اللہ تعالیٰ کچھ بتا دے گا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آپؐ نے تشہد پڑھا پھر آپؐ نے مجھے فرمایا کہ عائشہ! مجھے تمہارے متعلق یہ بات پہنچی ہے۔ پہلی دفعہ یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے کی۔ سو اگر تم بَری ہو تو ضرور اللہ تعالیٰ تمہیں بَری فرمائے گا اور اگر تم سے کوئی کمزوری ہو گئی ہے تو اللہ سے مغفرت مانگو اور اس کے حضور توبہ کرو کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے اور اس کے بعد توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم کرتا ہے۔ کہتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بات ختم کر لی تو پہلے چونکہ مَیں بہت رو رہی تھی میرے آنسو خشک ہو گئے۔ یہاں تک کہ آنسوؤں کا ایک قطرہ بھی محسوس نہ ہوا۔

میں نے اپنے باپ سے کہا۔ اس وقت حضرت عائشہؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری طرف سے جواب دیجئے۔ انہوں نے کہا بخدا میں نہیں جانتا کہ میں رسول اللہ سے کیا کہوں۔ کیا بات کروں۔ کیا جواب دوں۔ یہی چاہتی ہوں گی ناں کہ میری بریت کا جواب دیں۔ پھر میں نے اپنی ماں سے کہا۔ آپ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو آپ نے فرمایا ہے اس کا میری طرف سے جواب دیں۔ انہوں نے کہا بخدا میں نہیں جانتی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہوں۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں کہ میں کم عمر لڑکی تھی۔ قرآن مجید کا اس وقت مجھے زیادہ علم نہیں تھا۔ بہرحال میں نے اس کے باوجود اس وقت کہا کہ بخدا مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ آپ لوگوں نے وہ بات سنی ہے جس کا لوگ آپس میں تذکرہ کرتے ہیں۔ یعنی یہ جو مجھ پر بڑا گندا الزام لگایا گیا ہے، وہ بات آپ کے دلوں میں بیٹھ گئی ہے۔ اور آپ نے اسے درست سمجھ لیا ہے۔ بلکہ یہ کہتی ہیں مَیں نے کہا کہ آپ نے شاید سمجھ لیا ہے کہ یہ درست ہے۔ اور اگر میں آپ سے کہوں کہ میں بَری ہوں۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا اور اللہ جانتا ہے کہ میں فی الواقعہ بَری ہوں تو آپ مجھے اس میں سچا نہیں سمجھیں گے کیونکہ اتنا مشہور ہو چکا ہے اور لوگ اتنی زیادہ باتیں کر رہے ہیں کہ شاید یہ ہو جائے کہ میں سچی نہیں ہوں۔ اور اگر میں آپ کے پاس کسی بات کا اقرار کر لوں حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ میں بَری ہوں اور میں نے ایسی کوئی غلط حرکت نہیں کی تو آپ اس اقرار پر مجھے سچا سمجھ لیں گے۔ اگر اقرار کر لوں تو آپ سچا سمجھ لیں کہ ہاں شاید بات ٹھیک ہی ہو گی۔ کہتی ہیں کہ میں نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اپنی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی مثال نہیں پاتی سوائے یوسف کے باپ کی۔ انہوں نے کہا تھا کہ صبر کرنا ہی اچھا ہے اور اللہ ہی سے مدد مانگنی چاہئے۔ حضرت یعقوبؑ نے یوسف کے بھائیوں کو جو کہا تھا کہ اللہ ہی سے اس بات میں مدد مانگنی چاہئے جو تم لوگ بیان کر رہے ہو۔ کہتی ہیں میں نے یہ آیت پڑھ دی۔ اس کے بعد میں ایک طرف ہٹ کر اپنے بستر پر آ گئی اور میں امید کرتی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری کرے گا۔ وہ جانتی تھیں میں بے گناہ ہوں اللہ تعالیٰ بری کرے گا لیکن کہتی ہیں کہ بخدا مجھے یہ گمان نہیں تھا کہ میرے متعلق بھی کوئی وحی نازل ہو گی۔ یہ تو خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ بری کر دے گا لیکن یہ خیال نہیں تھا کہ اس حد تک، یہاں تک ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ میری بریت کے بارہ میں وحی نازل کرے بلکہ میں اپنے خیال میں اس سے بہت ادنیٰ تھی کہ میری نسبت قرآن کریم میں بیان کیا جائے۔ میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں میرے بارے میں کوئی وحی کرے لیکن مجھے یہ امید ضرور تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند میں کوئی ایسی خواب دیکھ لیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری قرار دیتا ہے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اللہ کی قسم! آپؐ ابھی بیٹھنے کی جگہ سے الگ نہیں ہوئے تھے اور نہ اہلِ بیت میں سے کوئی باہر گیا تھا کہ اتنے میں آپؐ پر وحی نازل ہوئی اور وحی کے دوران جو سخت تکلیف آپؐ کو ہوا کرتی تھی وہ آپؐ کو ہونے لگی۔ آپ کو اتنا پسینہ آتا تھا کہ سردی کے دن میں بھی آپ سے پسینہ موتیوں کی طرح ٹپکتا تھا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی کی حالت جاتی رہی تو آپؐ مسکرا رہے تھے اور پہلی بات جو آپؐ نے فرمائی یہ تھی کہ عائشہ! اللہ کا شکر بجا لاؤ کیونکہ اللہ نے تمہاری بریت کر دی ہے۔ کہتی ہیں اس پر میری ماں نے مجھ سے کہا اٹھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ میں نے کہا اللہ کی قسم! ہرگز نہیں۔ میں ان کے پاس اٹھ کر نہیں جاؤں گی اور اللہ کے سوا کسی کا شکر یہ ادا نہیں کروں گی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ وحی کی تھی۔ وہ لوگ یعنی کہ جنہوں نے بہتان باندھا ہے وہ تم ہی میں سے ایک جتھا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے میری بریت میں یہ وحی نازل کی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اور وہ مسطح بن اُثاثہ کو بوجہ اس کے قریبی ہونے کے خرچ دیا کرتے تھے کہ اللہ کی قسم! جو مسطح نے عائشہ پر افتراء کیا ہے میں اس کے بعد اب اس کو کوئی خرچ نہیں دوں گا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا یعنی سورہ نور کی وہ آیت نازل ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ آیت میں نے پڑھ دی ہے اور اس کا ترجمہ بھی پڑھ دیا ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ تم میں سے صاحب فضیلت اور صاحب توفیق اپنے قریبیوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔ پس چاہئے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کہنے لگے کہ کیوں نہیں۔ اللہ کی قسم میں ضرور چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کی پردہ پوشی کرتے ہوئے مجھے بخش دے۔ مسطح کو جو خوراک وہ دیا کرتے تھے پھر ملنے لگی۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب بنتِ جحش سے بھی میرے معاملے کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زینب! تم کیا سمجھتی ہو جو تم نے دیکھا ہے۔ وہ کہتیں یا رسول اللہ میں اپنی شنوائی اور بینائی محفوظ رکھوں گی۔ میں تو عائشہؓ کو، (یعنی کہ میں کبھی یہ نہیں کہہ سکتی) پاکدامن ہی سمجھا ہے۔ اپنے کانوں کو اور آنکھوں کو میں محفوظ سمجھتی ہوں اور ہمیشہ محفوظ رکھوں گی۔ میں غلط باتیں نہیں کہہ سکتی۔ کہتی ہیں مَیں نے تو عائشہؓ کو پاکدامن ہی دیکھا ہے اور پاکدامن ہی سمجھتی بھی ہوں۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں کہ یہی زینبؓ وہ تھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے میری برابری کیا کرتی تھیں۔ اللہ نے انہیں پرہیز گاری کی وجہ سے بچائے رکھا اور ان کی بہن حَمْنَہ بنتِ جحش اُن کی طرفداری کر رہی تھی اور ہلاک ہو گئی یعنی جن لوگوں نے الزام لگایا تھا اُن کی طرفداری کر رہی تھی اور ان لوگوں کے ساتھ تھی جو ہلاک ہوئے۔

(ماخوذ از صحیح البخاری کتاب الشہادات باب تعدیل النساء۔ ۔ ۔ الخ حدیث 2661 جلد 4 صفحہ 721 تا 731 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

(ماخوذ از صحیح البخاری کتاب المغازی باب حدیث الافک حدیث 4141 جلد 8 صفحہ 325 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النبیین میں یہ واقعہ بیان فرمایا ہے جو میں پہلے بخاری کے حوالے سے بیان کر چکا ہوں۔ زائد بات جو انہوں نے اس میں لکھی ہے وہ یہ ہے کہ یہ جب کہتی ہیں کہ ان صحابی نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا تو میں جاگ اٹھی تو میں نے اس وقت دیکھتے ہی جھٹ اپنا منہ اپنی اوڑھنی سے ڈھانک لیا کیونکہ پردے کا حکم جاری ہو چکا تھا اور خدا کی قسم! اس نے میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی۔ انہوں نے بات بھی کوئی نہیں کی اور نہ میں نے اس کلمہ کے سوا ان کے منہ سے کوئی اَور الفاظ سنے یعنی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کے سوا۔ اس کے بعد وہ اپنے اونٹ کو آگے لایا اور میرے قریب اسے بٹھا دیا اور اس نے اونٹ کے دونوں گھٹنوں پر اپنا پاؤں رکھ دیا تا کہ وہ اچانک نہ اٹھ سکے۔ چنانچہ میں اونٹ کے اوپر سوار ہو گئی۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے صفحہ 563)

وہاں بخاری میں یہ تھا کہ ہاتھ پہ پاؤں رکھ کے چڑھیں یہاں یہ ہے کہ انہوں نے اونٹ کے آگے گھٹنوں پر پاؤں بھی رکھ دیا تا کہ اونٹ ایک دم نہ اٹھ جائے۔ جیسا کہ حضرت عائشہؓ نے بیان فرمایا ہے کہ میرے بارے میں خدا تعالیٰ کی وحی کی میرے لئے بڑی اہمیت تھی۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میرے لئے تو اس وحی کی بڑی اہمیت تھی کیونکہ مجھے اس کی توقع نہیں تھی۔

بہرحال یہ ایک اہم واقعہ تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل پر ایک بہت بڑا الزام لگایا گیا تھا۔ حضرت عائشہؓ کا ایک خاص مقام تھا اور یہ مقام اس وجہ سے بھی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وحی بھی مجھے سب سے زیادہ عائشہ کے حجرے میں ہی ہوتی ہے اور سورہ نور میں ان الزام

لگانے والوں کے بارے میں مومنوں کا جو ردّ عمل ہونا چاہئے اس کے بارے میں بھی تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ کیا ہونا چاہئے۔ اس بارے میں مکمل دس گیارہ آیتیں ہیں۔ بہرحال حضرت عائشہؓ نے جس آیت کا حوالہ دیا ہے اس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اس واقعہ کے علاوہ جو حدیث کے حوالے سے مَیں بیان کر چکا ہوں حضرت مصلح موعودؓ نے جو زائد باتیں بیان فرمائی ہیں وہ بیان کرتا ہوں۔ اول پہلے تو آیت پڑھ دوں۔

آیت یہ ہے کہ اِنَّ الَّذِیۡنَ جَآءُوۡا بِالۡاِفۡکِ عُصۡبَۃٌ مِّنۡکُمۡ ؕ لَا تَحۡسَبُوۡہُ شَرًّا لَّکُمۡ ؕ بَلۡ ہُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ ؕ لِکُلِّ امۡرِیٴٍ مِّنۡہُمۡ مَّا اکۡتَسَبَ مِنَ الۡاِثۡمِ ۚ وَ الَّذِیۡ تَوَلّٰی کِبۡرَہٗ مِنۡہُمۡ لَہٗ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ۔ (النور: 12) یعنی یقیناً وہ لوگ جو جھوٹ گھڑ لائے انہی میں سے ایک گروہ ہے۔ اس معاملہ کو اپنے حق میں برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ان میں سے ہر شخص کے لئے ہے جو اس نے گناہ کمایا جبکہ ان میں سے وہ اس کے بیشتر کے ذمہ دار ہیں اس کے لئے بہت بڑا عذاب مقدر ہے۔ اس کے آگے پھر مزید آیتیں بھی ہیں۔ بڑی تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ بہرحال اس آیت کی تفسیر میں جو سارا واقعہ بیان کیا ہے اور پھر آپؓ نے یہ لکھا کہ جب مدینہ پہنچے تو عبداللہ بن اُبی بن سَلول اور اس کے ساتھیوں نے مشہور کر دیا کہ حضرت عائشہؓ نعوذ باللہ جان بوجھ کر پیچھے رہی تھیں اور ان کو صَفْوان سے تعلق تھا، جو بعد میں اونٹ لے کے آئے تھے۔ لکھتے ہیں کہ یہ شور اتنا بڑھا کہ بعض صحابہ بھی نادانی سے ان کے ساتھ مل گئے جن میں سے ایک حسان بن ثابت ہیں اور دوسرے مِسْطَح بن اُثاثہ۔ اسی طرح ایک صحابیہ حَمنہ بنت جحش بھی تھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو چونکہ اس حادثے سے صدمہ سخت ہوا تھا اور وہ چھوٹی عمر میں ایک ایسے جنگل میں تن تنہا رہ گئی تھیں جہاں ہُو کا عالم تھا اور مدینہ پہنچ کر اس صدمہ سے بیمار ہو گئیں۔ تنہائی کا جو ایک خوف تھا، ایک ڈر تھا حضرت مصلح موعودؓ نے لکھا ہے کہ یہ بھی بیماری کی وجہ ہے۔ ادھر ان کے متعلق منافقین میں کھچڑی پکتی رہی۔ آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ باتیں پہنچ گئیں۔ آپؐ حضرت عائشہؓ کی بیماری کو دیکھ کر ان سے دریافت نہیں فرما سکتے تھے۔ پوچھا بھی نہیں کہ منافقین کیا باتیں کر رہے ہیں؟ ادھر دن بدن باتیں زیادہ بڑھتی جاتی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں یہ دیکھ کر حیران ہوتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لاتے تو آپؐ کا چہرہ اترا ہوا ہوتا تھا اور مجھ سے بات نہیں کرتے تھے۔ کہتی ہیں بڑا پریشان چہرہ ہوتا تھا اور دوسروں سے میرا حال پوچھ کے چلے جاتے تھے۔ کہتی ہیں میں آپؐ کی اجازت سے ایک دن اپنے والدین کے ہاں چلی گئی اور پھر وہی قضائے حاجت والا واقعہ ہوا۔ جو رشتہ دار تھیں ان کے ساتھ باہر جاتی تھیں اُس نے اپنے بیٹے مسطح کا نام لے کر کہا کہ اس کا برا ہو۔ حضرت عائشہؓ نے اس پر کہا کہ ایسا کیوں کہتی ہو؟ اس نے کہا کہ ایسا کیوں نہ کہوں۔ تمہیں پتہ نہیں کہ وہ تو اس قسم کی باتیں کرتا ہے۔ تو حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے وہ عورت کوئی موقع نکالنا چاہتی تھی کہ بات کہے۔ حضرت عائشہؓ کو بات بتائے کہ آپ پہ کیا الزام لگ رہے ہیں کیونکہ ان کو پتہ نہیں تھا۔ جب حضرت عائشہؓ نے یہ بات سنی تو انہیں بڑا سخت صدمہ ہوا۔ واپس آ گئیں اور جیسا کہ پہلے انہوں نے ذکر کیا ہے کہ مجھے بڑی نقاہت تھی۔ جوں توں کر کے گھر تک پہنچیں مگر اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بیماری پھر زور پکڑ گئی۔

بہرحال پھر آپؓ آگے واقعہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ اور اسامہ بن زیدؓ کو بلا کر مشورہ لیا کہ کیا کرنا چاہئے۔ حضرت عمرؓ اور اسامہ بن زیدؓ دونوں نے کہا کہ یہ منافقوں کی پھیلائی ہوئی بات ہے اس میں کوئی حقیقت نہیں لیکن حضرت علیؓ کی طبیعت تیز تھی۔ انہوں نے کہا کہ بات کوئی ہو یا نہ ہو۔ آپؐ کو ایسی عورت سے جس پر اتہام لگ چکا ہے تعلق رکھنے کی کیا ضرورت ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا جیسا کہ بیان ہوا ہے کہ آپؐ اُن کی لونڈی سے پوچھ لیں۔ اگر کوئی بات ہوئی تو وہ بتا دے گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کی لونڈی بریرہ سے پوچھا کیا تجھے عائشہؓ کا کوئی عیب معلوم ہے؟ اُس نے کہا عائشہؓ کا سوائے اس کے اور کوئی عیب نہیں کہ کم سنی کی وجہ سے وہ سو جاتی ہیں۔ جلدی نیند کا غلبہ آ جاتا ہے اور پھر گہری نیند آتی ہے اور وہی واقعہ بیان کیا۔ بہرحال کہتے ہیں پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ صحابہ کو جمع کیا اور پھر فرمایا کہ کوئی ہے جو مجھے اس شخص سے بچائے جس نے مجھے دکھ دیا ہے۔ اس سے مراد آپؐ کی عبداللہ بن اُبی بن سَلول سے تھی کہ اس نے دکھ دیا ہے۔ حضرت سعد بن معاذ جو اَوس قبیلہ کے سردار تھے کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! اگر وہ شخص ہم میں سے ہے تو ہم اس کو مارنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اگر وہ خزرج سے ہے تب بھی اس کو مارنے کے لئے تیار ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں کہ شیطان تو ہر وقت فتنہ ڈلوانے کے لئے موقع کی تلاش میں رہتا ہے اس موقع پر بھی شیطان نہیں چونکا۔ خزرج کو یہ خیال نہ آیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے کتنا صدمہ پہنچا ہے۔ جب سعد بن معاذؓ نے یہ بات کی تو دوسرے قبیلہ کو غصہ آ گیا۔ چنانچہ سعد بن عبادہؓ کھڑے ہوئے اور انہوں نے سعد بن معاذؓ سے کہا کہ تم ہمارے آدمی کو نہیں مار سکتے اور نہ تمہاری طاقت ہے کہ ایسا کر سکو۔ اس مکالمے میں دوسرے صحابی بھی اٹھے اور انہوں نے کہا کہ ہم اسے مار ڈالیں گے اور دیکھیں گے کون اسے بچاتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ اب بجائے اس کے کہ یہ مقابلہ باتوں تک ہی رہتا اوس اور خزرج نے میانوں سے تلواریں نکالنی شروع کر دیں کہ باقاعدہ جنگ ہونے لگی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی مشکل سے ان کو ٹھنڈا کیا۔ اوس کہتے تھے کہ جس شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھ دیا ہے اس کو ہم مار ڈالیں گے اور خزرج کہتے تھے کہ تم یہ بات اخلاص سے نہیں کرتے۔ چونکہ تم جانتے ہو کہ وہ ہم میں سے ہے اس لئے یہ بات کہتے ہو۔ بہرحال یہ بات بھی ثابت ہے کہ ان دونوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بھی تھی مگر شیطان نے ان میں فتنہ پیدا کر دیا۔ حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ اس وقت کی حالت کے متعلق ہر شخص آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ کیسی دردناک حالت ہو گی۔ ادھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی ایذاء پہنچ رہی تھی اور ادھر مسلمانوں میں تلوار چلنے تک نوبت پہنچی ہوئی تھی۔ تو شیطان بعض دفعہ نیکوں میں بھی یہ حالت کر دیتا ہے۔

بہرحال پھر آگے حضرت مصلح موعودؓ وہی واقعہ بیان کرتے ہیں جو حضرت عائشہؓ نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت عائشہؓ سے یہ سارا واقعہ پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اگر میں مانوں گی تو جھوٹ کہوں گی۔ اگر اپنے آپ کو بَری ثابت کروں گی تو آپ لوگ یقین نہیں کریں گے۔ اس وقت میں وہی کہتی ہوں جو حضرت یوسفؑ کے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا تھا کہ فَصَبۡرٌ جَمِیۡلٌ ؕ وَ اللّٰہُ الۡمُسۡتَعَانُ (یوسف: 19) کہ اچھی طرح صبر کرنا ہی میرے لئے مناسب ہے اور اس بات کے لئے اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگی جا سکتی ہے اور مانگی جاتی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے یہ کہا کہ وہاں سے اٹھ کر میں اپنے بستر پہ آ گئی۔ اس پر پھر یہ آیت نازل ہوئی جو مَیں نے ابھی پہلے پڑھی ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے خطرناک جھوٹ بولا ہے وہ تمہی میں سے ایک گروہ ہے مگر تم اس کے اس الزام کو اپنے لئے کسی خرابی کا موجب نہ سمجھو بلکہ خیر کا موجب سمجھو کیونکہ اس الزام کی وجہ سے جھوٹا الزام لگانے والوں کی سزاؤں کا جلدی ذکر ہو گیا اور تمہیں ایک پر حکمت تعلیم مل گئی۔ اور یقیناً اس میں سے ہر شخص اپنے اپنے گناہ کے مطابق سزا پائے گا اور جو شخص اس گناہ کے بڑے حصہ کا ذمہ دار ہے اس کو بہت بڑا عذاب ملے گا۔ بہرحال اس وحی کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ روشن ہوا اور اس وقت حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میری والدہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شکر کرو تو میں نے یہی کہا کہ میں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گی۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 269 تا 271)

بہرحال جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی ایک جگہ ایک خطبہ میں یہ بیان فرمایا ہے کہ حضرت عائشہؓ پر الزام لگانے کی وجہ سے تین اشخاص کو کوڑے لگے تھے جن میں سے ایک حَسّان بن ثابت تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر اعظم تھے۔ ایک مسطح تھا جو حضرت عائشہ کے چچازاد اور حضرت ابوبکرؓ کے خالہ زاد بھائی تھے اور وہ اس قدر غریب آدمی تھا کہ حضرت ابوبکرؓ کے گھر میں ہی رہتا تھا۔ وہیں کھانا کھاتا تھا۔ آپؓ ہی ان کے لئے کپڑے بنواتے تھے اور ایک عورت تھیں۔ ان تینوں کو سزا ہوئی۔ (ماخوذ از خطبات محمودؓ جلد 18 صفحہ 279-280)

اور سنن ابی داؤد میں بھی اس سزا کا ذکر ہے۔ (سنن ابو داؤد کتاب الحدود باب حد القاذف حدیث 4474-4475) بہرحال بعض کے نزدیک یہ سزا ہوئی۔ بعض کے نزدیک نہیں ہوئی۔ (تفسیر القرطبی جزء 15 صفحہ 169 سورۃ النور مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت 2006ء) لیکن یہ جو صحابہ تھے انہیں سزا ہوئی یا نہیں ہوئی اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف فرما دیا۔ جو دنیاوی سزا تھی وہ ملنی تھی وہ مل گئی اور بعد کے غزوات میں بھی جیسا کہ میں نے بتایا یہ شامل ہوئے اور یہ مسطح ایک بدری صحابی تھے۔ ان کا ایک بڑا مقام تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا انجام بخیر کیا اور اس مقام کو قائم رکھا اور قائم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اصل مدّعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے۔‘‘ (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلد سوم حصہ ہفتم صفحہ 383۔ ایڈیشن اگست 2004ء مطبوعہ قادیان)

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ

0044 203 609 4712

0044 740 592 9636

Morden Motor (UK)

Specialists in Electrical & Mechanical

Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C

All Makes & Models

Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden **SM4 5JF**

Contact: Nusrat Rai@ 07809119621

E: mordenmotor@yahoo.com

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ تنزانیہ از صفحہ نمبر 4

ہوئی ہے کیونکہ اس طرح امن کا پیغام ہر طبقے تک پہنچے گا۔''

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے موصوفہ کو قرآن کریم اور دیگر کتب کا تحفہ پیش کیا۔

نومبائعین کے تأثرات

مکرم امیر صاحب نے امسال جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کرنے والے نو احمدیوں کو اپنے تأثرات کا

سٹیٹ منسٹر آف Tamisemi جلسہ سالانہ تنزانیہ سے خطاب کرتے ہوئے

اظہار کرنے کا موقع دیا۔ لنڈی سے ایک نومبائع نے کہا کہ لنڈی FM پر جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک لمبے عرصے سے پروگرام نشر ہو رہے ہیں، ایک دن خاکسار کو بھی جماعت احمدیہ کا پروگرام سننے کا موقع ملا۔ یہ پروگرام میرے دل کو بہت اچھا لگا۔ جس پر میں نے جماعت احمدیہ کے بارے میں تحقیق کی۔ میرے جاننے والوں نے مجھے کہا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں بلکہ تمام مسلمان انہیں کافر سمجھتے ہیں۔ جس پر مجھے احمدیوں کو دیکھنے کا مزید اشتیاق ہوا۔ میں احمدیوں کی مسجد آیا۔ وہاں نماز پڑھی اور احمدیوں سے بات چیت کی۔ جس پر مجھے کسی طرح بھی محسوس نہیں ہوا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ پھر میں نے اکثر احمدیوں سے ملنا شروع کیا۔ اور جب انشراح صدر ہوا تو میں نے بیعت کر لی۔

سیمیو ریجن سے ایک نومبائع نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے دو مثالوں سے بتایا کہ وہ مسلمانوں کے رویّہ سے بےزار ہو چکے تھے۔ لیکن اب جب انہیں احمدیت کا پتہ چلا تو انہوں نے بہت قریب سے احمدیت کا مطالعہ کیا اور جب اُن کے دل کو تسلی ہو گئی کہ احمدی دھوکہ دہی سے کام نہیں لیتے اور بدرسوم پر یقین نہیں رکھتے تو انہوں نے بیعت کر لی اور احمدیت میں شامل ہو گئے۔

اس کے بعد مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب مبلغ سلسلہ ڈوڈومہ نے ''تنزانیہ کے تین معروف ابتدائی احمدیوں کا تعارف'' کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کے بعد ناصرات الاحمدیہ نے ایک ترانہ پڑھا اور پھر نماز کا وقفہ ہوا۔

دوسرا دن دوسرا سیشن

دوسرے سیشن میں دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم شہاب احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے 'تحریک وقف نو، اس کی برکات اور ہماری ذمہ داریاں' کے عنوان پر کی اور دوسری تقریر مکرم کریم الدین شمس صاحب مبلغ سلسلہ نے 'اصل ہدایت، خلافت احمدیہ سے حقیقی تعلق میں ہے' کے عنوان پر کی۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ کا تیسرا سیشن اور دوسرا دن اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری دن

تیسرے دن کے پہلے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ احمدیہ سیکنڈری سکول کے ایک طالبعلم عزیزم حافظ ظفر اللہ عامے صاحب نے کی۔ نظم مکرم رفیق احمد صاحب نے پڑھی۔ اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم رمضان حسن Nauja صاحب صدر خدام الاحمدیہ تنزانیہ نے ''ٹیکنالوجی'' کے موضوع پر کی۔

اس کے بعد نائب صدر مملکت تنزانیہ کے نمائندہ مکرم سلیمان جافو صاحب وزیر مملکت برائے ریجنل ایڈمنسٹریشن و لوکل کونسلز کی آمد ہوئی۔ ان کا نیشنل مجلس عاملہ اور تمام مبلغین سلسلہ سے تعارف کروایا گیا اور انہیں نمائش دکھائی گئی۔ جلسہ گاہ میں آمد پر انہوں نے حاضرین سے اپنے تأثرات و جذبات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا:

''میں سب سے پہلے محترمہ نائب صدر صاحبہ اور اپنی طرف سے آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ہمیں اپنے سالانہ پروگرام میں شرکت کی دعوت دی۔ مکرمہ صدر صاحبہ اپنی دفتری مصروفیت کے باعث آپ کے جلسہ میں شریک نہیں ہو سکیں مگر انہوں نے مجھے آپ سب کو سلام پہنچانے کا کہا ہے۔

وزیر موصوف نے مزید کہا کہ حکومت تنزانیہ کو بخوبی علم ہے کہ جماعت احمدیہ تنزانیہ میں گزشتہ 80 سال سے موجود ہے مگر آج تک اس جماعت کے حوالے سے کبھی بھی ایسی کوئی خبر حکومت کو موصول نہیں ہوئی کہ جماعت احمدیہ غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث پائی گئی ہو۔ بلکہ ہمیشہ قانون کا احترام کرتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ حکومت تنزانیہ جماعت احمدیہ کے سوشل ورک پر شکر گذار ہے آپ کی جماعت نے پچھلے دو سال میں شیانگا اور سیمیو میں پینے کے صاف پانی کے تقریباً 100 کنویں کھودے ہیں۔ انہوں نے امسال جلسہ کے theme کے حوالے سے کہا کہ جماعت نے اس سال اپنے سالانہ پروگرام کے لئے بہت ہی اچھا موضوع چنا ہے۔ یعنی Embracing Islamic teachings in the world of Information, Communication Technology advancement۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی جماعتوں کو خاص طور پر نوجوانوں کو سوشل میڈیا کے مثبت استعمال سے آگاہ کرنا ہو گا تا کہ یہ نئی نسل تباہ ہونے سے بچ جائے۔ آخر میں انہوں نے کہا میری تمام حاضرین سے درخواست ہے کہ وہ حکومت تنزانیہ کے لئے ہمیشہ دعا کرتے رہیں تا کہ ہم تنزانیہ کی عوام کے فلاح و بہبود کے لئے ہمیشہ کام کر سکیں۔''

ان کی تقریر کے اختتام پر مکرم امیر صاحب نے ان کا اور حکومت تنزانیہ کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد مکرم عبدالرحمٰن عامے صاحب مبلغ سلسلہ نے ''نومبائعین۔ پیشگوئی و صداقت حضرت مسیح موعودؑ کی اشاعت کا بہترین طریق'' کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کے بعد اطفال الاحمدیہ نے ایک قصیدہ پڑھ کر سنایا۔

نومبائعین کے تأثرات

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے کچھ نومبائعین کو اپنے تأثرات بیان کرنے کا موقع دیا۔ ایک نومبائع کے تأثرات درج ذیل ہیں۔

Geita ریجن کے ایک نومبائع نے کہا کہ جماعت احمدیہ کا پیغام گزشتہ سال ہمارے پاس Geita پہنچا جو کہ ہمیں بہت ہی اچھا لگا۔ مخالفین یہ کہہ کر ہمیں گمراہ کرنے کی کوشش کرتے کہ جماعت کی تعداد کم ہے اور ان کے پاس مسجد بھی نہیں ہے۔ اگر سچے ہوتے تو تعداد زیادہ ہوتی۔ اس کے باوجود ہم جماعت میں شامل ہوئے۔ ہماری تعداد بڑھنے لگی اور اس کے بعد مسجد و مشن ہاؤس بھی تعمیر ہو گئی۔

انہوں نے کہا کہ امسال مجھے جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق مل رہی ہے تو میں آپ سب کو دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں کیونکہ مخالفین جماعت نے جو ہمیں کہا تھا کہ احمدیوں کی تعداد بہت کم ہے، یہاں تو اس کے بالکل برعکس ہے۔

... ...

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم آصف محمود بٹ صاحب نے 'انفاق فی سبیل اللہ' کے موضوع پر کی۔

اختتامی اجلاس

نمازوں اور کھانے کے وقفہ کے بعد اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم موسیٰ عیسیٰ ماشیری صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت کی جس کے بعد جامعہ احمدیہ کے طالبعلم نے اردو زبان میں نظم پڑھی۔ نظم کا ترجمہ پیش کئے جانے کے بعد سواحیلی زبان میں ایک لوکل معلم صاحب نے نظم پڑھی۔ نظم کے بعد تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

جلسہ سالانہ کپ

گزشتہ سال سے جلسہ سالانہ سے قبل جماعت احمدیہ تنزانیہ کے زیر انتظام ایک فٹبال کپ کا انعقاد ہو رہا ہے۔ جس میں دو جماعتی ٹیموں کے علاوہ دارالسلام سے مختلف ٹیمیں شامل ہوتی ہیں۔ اس دفعہ اس ٹورنامنٹ میں کل بارہ ٹیموں نے حصہ لیا۔ اس کپ کو جلسہ سالانہ کپ کا نام دیا گیا جس کا مقصد جلسہ سالانہ کے حوالے سے جماعت کا پیغام مختلف لوگوں تک پہنچانا ہے۔ اوّل اور دوم پوزیشن حاصل کرنے والی ٹیموں کو مکرم امیر صاحب نے انعام دیا۔ احمدیہ سیکنڈری سکول کی ٹیم دوسرے نمبر پر رہی۔

تقسیم انعامات کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی تقریر کی۔

امیر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اور خلفائے کرام کی کتب سے مختلف تحریرات کی روشنی میں احباب جماعت کو تربیتی امور اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے کہا کہ صرف جلسہ میں شریک ہونا ہی کافی نہیں بلکہ جو پروگرام آپ کی تربیت کے لئے جلسہ کے دوران ترتیب دئے گئے ہیں انہیں اپنی زندگیوں میں تبدیلی لانے کا باعث بنائیں۔ آپ نے جماعت احمدیہ تنزانیہ کے تبلیغی اور تربیتی پروگرام نیز پراجیکٹس یا مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کا بھی ذکر کیا۔ اور بتایا کہ کِن علاقوں میں بیعتیں ہو رہی ہیں۔

اس سیشن کے لئے پاکستانی ہائی کمشنر صاحب کو شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ مگر صحت کی خرابی کے باعث وہ کچھ تاخیر سے تشریف لائے۔ اور جب امیر صاحب اپنی تقریر ختم کرنے والے تھے تو پاکستانی ہائی کمشنر تشریف لے آئے۔ جس پر ان کا استقبال کیا گیا۔ امیر صاحب نے تقریر کے بعد مکرم ہائی کمشنر صاحب کا تعارف کروایا اور انہیں اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی دعوت دی۔

پاکستانی ہائی کمشنر مکرم عامر محمد خان صاحب نے خرابئ صحت کی وجہ سے تاخیر سے آنے کی معذرت کی اور کہا کہ چونکہ میں آپ سے وعدہ کر چکا تھا اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ آپ کے پاس حاضر ہوں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ہائی کمیشن تمام پاکستانیوں کا ہائی کمیشن ہے اور ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ہم تمام پاکستانیوں سے غیر امتیازی تعلق رکھیں۔ پاکستانی ہائی کمیشن اور آپ کی جماعت کے تمام ممبران کا آپس میں بہت اچھا تعلق ہے۔ آپ کی کمیونٹی کو جب بھی کسی پروگرام میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے آپ کے نمائندگان شرکت کرتے ہیں۔ اسی طرح امسال سپریم کورٹ آف پاکستان نے

جلسہ سالانہ تنزانیہ کا ایک منظر

ڈیمز بنانے کے لئے ایک فنڈ قائم کیا اور تمام پاکستانیوں کو اس میں حصہ ڈالنے کی استدعا کی۔ جب آپ کے ممبران کو بھی اس فنڈ میں شامل ہونے کی درخواست کی گئی تو آپ کے ممبران نے بھرپور شرکت کی۔

... ...

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے ان کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا کروائی۔ اس کے ساتھ جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال جلسہ سالانہ کی حاضری پہلی مرتبہ اتنی زیادہ تھی۔ چار ہزار سات سو سے زائد لوگوں نے اس جلسہ میں شریک ہوئے۔

نمائش برموقع جلسہ سالانہ تنزانیہ 2018ء

گزشتہ کچھ سالوں سے جلسہ سالانہ تنزانیہ کے موقع پر ایک نمائش کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر نمائش کا اہتمام کیا گیا جس کے لئے تقریباً ایک ماہ قبل انتظامیہ کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اور ایک میٹنگ میں مکمل سکیم تیار کی گئی۔ نمائش کو درج ذیل حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ 1۔ ہستی باری تعالیٰ۔ 2۔ انبیائے کرام کے حالات۔ 3۔ سیرت النبی ﷺ۔ 4۔ اسلام۔ 5۔ تاریخ احمدیت 6۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کی مختلف ممالک میں کی مساجد کی تصاویر۔ 7۔ جماعت احمدیہ تنزانیہ سے تعلق رکھنے والی تصاویر (سرفہرست حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ تنزانیہ 2005ء کی تصاویر تھیں)۔ 8۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ تراجمِ قرآن کریم۔ 9۔ جماعت احمدیہ تنزانیہ کی طرف سے شائع کردہ کتب، پمفلٹس اور رسائل۔ 10۔ ویڈیو ڈاکومنٹری۔ اس سیکشن میں ٹی وی سکرین پر انگریزی اور سواحیلی زبان میں جماعتی ویڈیوز دکھائی جاتی رہیں۔

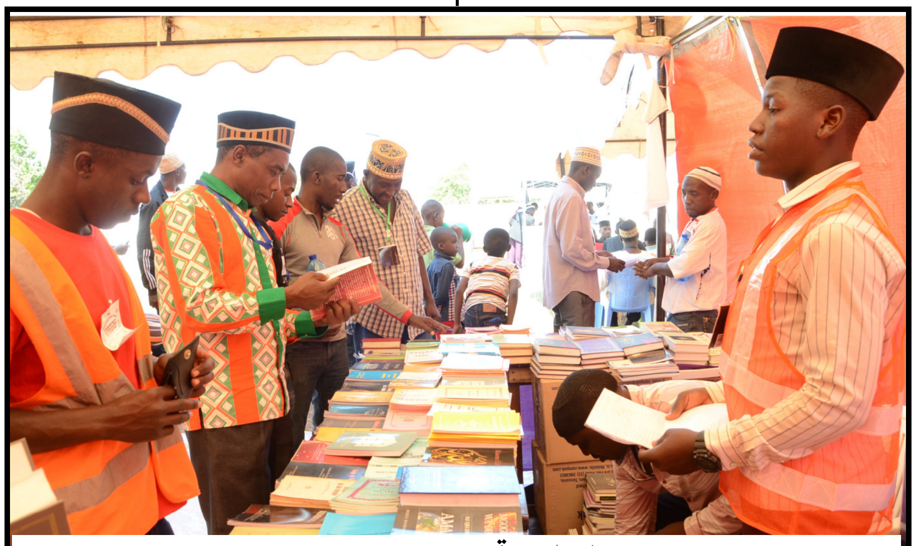

احمدیہ بکسٹال برموقع جلسہ سالانہ تنزانیہ 2018ء

مندرجہ بالا سیکشنز میں مختلف چارٹس اور بینرز آویزاں کئے گئے جنہیں معلومات، تصاویر، نسب نامہ، ارشادات وغیرہ سے سجایا گیا۔

نمائش کو وزٹ کرنے کے لئے مَردوں کے لئے پہلا اور تیسرا دن جبکہ عورتوں کے لئے دوسرا دن مخصوص کیا گیا تھا۔ غیر از جماعت مہمانان اور جلسہ پر آنے والے حکومتی عہدیداران نے بھی نمائش دیکھی۔

الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا میں جلسہ سالانہ کی کوریج

میڈیا کے کُل 18 اداروں نے جلسہ کی کوریج کی۔ جلسہ سالانہ سے قبل، دوران جلسہ اور جلسہ کے بعد مندرجہ ذیل ٹی وی، ریڈیو چینلز اور اخبارات نے متعدد خبریں شائع اور نشر کیں۔

TVs: CHANNEL TEN,TBC 1
RADIOs: RADIO ONE,UHURU FM,TBC TAIFA,RADIOAHMADIYYA,LINDI FM,MASHUJAA FM
Newspapers:THE GUARDIAN, MAJIRA,NIPASHE,HABARI LEO,UHURU,MTANZANIA, MWANANCHI,TANZANIA DAIMA,,DAILY NEWS,
Blog:DAR MPYA

یکم اکتوبر کو جلسہ سالانہ تنزانیہ کے بارے میں اخبار Habari Leo نے لکھا:

تمام دینی جماعتوں کو ملک میں امن قائم کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کرنا چاہئے اور کبھی کسی قسم کی دہشتگردی میں ملوث نہیں ہونا چاہئے۔ یہ بات وزیر مملکت برائے ریجنل ایڈمنسٹریشن ومیونسپل کونسلز سلیمان جافو نے جماعت احمدیہ تنزانیہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے وقت کہی۔ وزیر مملکت نے جماعت احمدیہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایسی جماعت ہے جو کبھی بھی کسی قسم کی دہشتگردی میں ملوث نہیں پائی گئی۔ بلکہ ہمیشہ امن کے قیام کے لئے کوشش کرتی رہتی ہے۔

Tanzania Daima نے اپنے 2/ اکتوبر کے شمارے میں لکھا:

سوشل میڈیا کے استعمال میں ہمیں بہت محتاط رہنا چاہئے۔ کیونکہ اس کے غلط استعمال سے نہ صرف معاشرے میں فساد پھیلانے کا خدشہ ہے بلکہ اس سے ہمارے نوجوانوں کے اخلاق پر بھی بُرا اثر پڑ سکتا ہے۔ یہ بات وزیر مملکت برائے ریجنل ایڈمنسٹریشن ومیونسپل کونسلز سلیمان جافو نے جماعت احمدیہ کے 49ویں جلسہ سالانہ میں شرکت کے وقت کہی۔ انہوں نے مزید کہا کہ تمام دینی گروہوں کو یقینی بنانا ہوگا کہ ان کے پیروکار سوشل میڈیا اور دیگر ذرائع ابلاغ کا درست استعمال کریں۔ وزیر موصوف نے جماعت احمدیہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ ایسی جماعت ہے جو ہمیشہ امن کے قیام کی کوششوں میں لگی رہتی ہے اور یہ یقیناً ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔

اسی طرح روزنامہ Uhuru نے اپنے 2/ اکتوبر کے شمارے میں لکھا:

وزیر مملکت برائے ریجنل ایڈمنسٹریشن ومیونسپل کونسلز سلیمان جافو نے احمدیہ مسلم جماعت کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اس جماعت کی یہ بہت بڑی خوبی ہے کہ وہ ایک جماعت کے طور پر ہمیشہ سیاست سے دور رہتی ہے۔ بلکہ ہمیشہ عوام کی بے لوث خدمت کے لئے تیار رہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ لوگوں کو صاف پانی مہیا کرنے کے میدان میں ہمیشہ آگے آگے رہتی ہے۔ پھر آپ کی کمیونٹی امن کے قیام کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتی ہے۔ امن کا معاملہ نہایت ہی اہم معاملہ ہے۔ اگر امن نہ ہوتا تو دوسرے ملکوں سے لوگ آپ کے جلسہ میں شریک نہ ہوسکتے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سوشل میڈیا کے غلط استعمال کو کبھی بھی درست نہیں سمجھا جاسکتا۔ میں تمام احمدیوں کو اسکے صحیح استعمال کی نصیحت کرتا ہوں تاکہ ہمارے معاشرے میں امن قائم رہے اور ہماری اخلاقیات پر برا اثر بھی نہ پڑے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ تمام احباب جماعت کی تربیت کے لئے نہایت ہی مفید رہا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام منتظمین جلسہ کو جزائے خیر دے اور جلسہ سالانہ کے نتیجے میں ہمیں اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

☆...☆...☆

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربی سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی وتربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

....

﴿بینن (مغربی افریقہ)﴾

بینن کے شہر جُگّو (Djougou) میں بین المذاہب کانفرنس کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: منتظر احمد صاحب۔ مبلغ سلسلہ جُگّو)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بینن کو مؤرخہ 3 نومبر 2018ء جگو شہر میں بین المذاہب کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

جگو شہر بینن کے پرانے اور بڑے شہروں میں سے ایک ہے جو ملک کے شمال میں بورکینا فاسو اور ٹوگو کی سرحد پر واقع ہے۔ اس شہر میں بنیادی طور پر 5 اقوام دِیندی، یوم، فلفل، باریبا اور لوپا آباد ہیں۔ شہر کی 95 فیصد آبادی مسلمان ہے۔ کئی مدرسے قائم ہیں جس کی وجہ سے عربی اور قرآن کریم کی مروّجہ تعلیم کے لئے اساتذہ کا ایک جم غفیر ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی یہاں مخالفت بھی زوروں پر ہے۔ بہرحال شہر کی انتظامیہ اور پڑھا لکھا طبقہ جماعت کی اخلاقی اقدار اور خدمت خلق کی سرِ عام تعریف اور حمایت کرتا ہے۔

کانفرنس کے انعقاد سے قبل مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو مدعو کیا گیا جن میں شہر کی انتظامیہ، مسیحی برادران اور اُن کے پادری، مسلمان علماء اور عام پبلک شامل تھے۔

میڈیا کوریج کے لئے بینن کے دو بڑے نیوز چینلز جن میں سے ایک نیشنل ٹی وی ہے کے ساتھ ساتھ پرنٹ میڈیا میں سے نیشنل اخبار کو مدعو کیا گیا نیز شہر کے لوکل ریڈیو سے بھی 2 نمائندگان بروقت کوریج کے لئے پہنچ گئے۔

پروگرام میں شرکت کے لئے مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بینن مع وفد بھی آئے۔ 3 نومبر 2018ء صبح 10 بجکر 15 منٹ پر تلاوت قرآن کریم کے ساتھ پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ تلاوت کے لئے ایک غیر احمدی مدرسہ کے زیرِ تبلیغ طالبعلم نے سورۃ الحجرات کی آیات 11 تا 14 کی تلاوت کی۔

بعد ازاں نائب میئر اوّل مکرم آمادو ادریسو (Amadou Idrissou) صاحب نے اور بینن کی نیشنل پولیس کے متعدد نمائندگان میں سے ایک نمائندہ مکرم دیناہو لوئس (Denahou Louis) صاحب نے باری باری اظہار خیال کیا اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا نیز جماعت کی امنِ عالم کے لئے کوششوں کو سراہا۔

اس کے بعد جماعت کی طرف سے لوکل مشنری مکرم یحیٰ حسینی صاحب نے اس کانفرنس کے مرکزی خیال ’’مختلف مذاہب اور معاشرتی اتحاد‘‘ کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا کہ دراصل تمام مذاہب کی بنیادی تعلیمات ہمیں باہمی اتحاد اور حقوق انسانیت کی ادائیگی کی طرف لے کر جاتی ہیں۔

بینن کے شہر جُگّو (Djougou) میں بین المذاہب کانفرنس کی ایک جھلک

بعد ازاں چرچ کے نمائندہ مکرم نچا ڈیوڈ (Ncha David) صاحب نے پُرسکون اور منظم ماحول کو دیکھتے ہوئے نیز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو دیکھ کر جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔

ائمہ کے نمائندہ نے سینٹرل امام کی جانب سے پیغام دیا اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے علاوہ بادشاہوں کے نمائندہ نے تمام بادشاہوں کی جانب سے جماعت احمدیہ کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ جماعت کی حیثیت اندھیرے میں روشنی جیسی ہے۔

دیگر مہمانان نے بھی اپنی رائے کا اظہار کیا اور جماعت کے لئے جذباتِ تشکر اور کلماتِ تحسین کا اظہار کرتے رہے۔

پروگرام کے آخر پر مکرم امیر صاحب بینن نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں قرآن کریم کی مختلف آیات سے مذاہب کے بھائی چارہ اور معاشرتی اتحاد پر روشنی ڈالی نیز تمام مکاتب فکر کو دعوت دی کہ وہ بھی اِن حقیقی تعلیمات کو اپنائیں کیونکہ مذاہب کے احترام کی جو تعلیم اسلام نے ہمیں سکھائی ہے وہ دراصل ہر نبی نے اپنے ماننے والوں کو سکھائی تھی۔

دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔ اس کے بعد تمام شاملین کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔ مہمانوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب World Crisis and the Pathway to Peace تحفۃً پیش کی گئی۔ پروگرام کی کل حاضری 327 تھی۔ الحمدللہ

☆...☆...☆

بقیہ: وفاقی شرعی عدالت میں بحث

..................از صفحہ نمبر 2

ان حوالوں سے ظاہر ہوجاتا ہے کہ قرآنِ کریم میں اوراحادیث میں لفظ 'مسجد' صرف مسلمانوں کی عبادتگاہ کے لئے نہیں بلکہ دوسرے مذاہب کی عبادتگاہوں کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ جب قرآن و حدیث میں باقی مذاہب کی عبادتگاہوں کے لئے یہ لفظ استعمال ہوا ہے تو پھر کسی کا یہ حق نہیں کہ وہ اسلام کے نام پر یہ پابندی لگائے کہ اس لفظ کو غیر مسلم یا جن کو ہم نے بزعمِ خود غیر مسلم قرار دیا ہے اپنی عبادتگاہ کے لئے نہیں استعمال کر سکتے۔ اسی طرح عربی لغت 'منجد' میں لفظ 'مسجد' کا مطلب سجدہ گاہ اور عبادت کی جگہ کے بیان ہوئے ہیں۔

عدالتی معاون کے نظریات

جب عدالت میں اس موضوع پر بحث ہو رہی تھی تو مورخہ 22 جولائی 1984ء کو قاضی مجیب صاحب صدر شعبہ اسلامیات پشاور یونیورسٹی نے بطور عدالتی معاون اپنے دلائل پیش کئے۔ ان دلائل میں لفظ 'مسجد' کے استعمال کے بارے میں بھی دلائل شامل تھے۔ انہوں نے عدالت کے سامنے یہ مؤقف پیش کیا کہ 'مسجد' کا لفظ مختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اور اس کا مطلب صرف عبادت گاہ سمجھنا درست نہیں ہے۔ انہوں نے یہ نظریہ پیش کیا کہ قرآنِ کریم میں لفظ 'مسجد' مختلف مذاہب کے معابد کے طور پر نہیں بلکہ اُن عبادتگاہوں کے لئے استعمال ہوا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود تھیں اور مختلف انبیاء کے مراکز کے طور پر قائم کی گئی تھیں۔ [سورۃ کہف کی جس آیت کا حوالہ درج کیا گیا ہے، اس سے یہ خیال غلط ثابت ہوتا ہے کیونکہ اصحابِ کہف نبی نہیں تھے۔ اسی طرح جن احادیث کا حوالہ درج کیا گیا ہے، ان سے بھی اس نظریہ کی تردید ہوتی ہے۔] اس پر عدالت کے چیف جسٹس جسٹس آفتاب نے کہا یعنی ایسے الفاظ آئے ہیں کہ سابق انبیاء کی عبادتگاہوں کے لئے لفظ مسجد استعمال کیا گیا ہے۔ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ مسلمان تھے۔ اس پر قاضی مجیب صاحب نے یہ نکتہ اُٹھایا کہ سورۃ الحج کی آیت 41 میں اس کی صراحت موجود ہے۔ اور اس کی تائید میں جلال الدین محلی اور جلال الدین سیوطی کی تفسیر 'جلالین' کا حوالہ پیش کیا۔ اس ضمن میں سب سے پہلے اس آیتِ کریمہ کا متن درج کرنا ضروری ہے۔

الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلاَّ أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللهُ۔ وَلَوْلاَ دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيرًا وَلَيَنصُرَنَّ اللهُ مَنْ يَنصُرُهُ۔ إِنَّ اللهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ (الحج:40)

ترجمہ: (یعنی) وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا کر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے۔ اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع اُن میں سے بعض بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

اس دلیل کا لُبِّ لباب یہ تھا کہ اس آیت میں عیسائیوں اور یہود کی عبادتگاہ کے لئے 'مسجد' کے علاوہ دوسرے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اور تفسیر جلالین کا حوالہ دیا کہ اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے: 'بِیَعٌ' سے مراد نصاریٰ کی خانقاہیں اور عبادت گاہیں ہیں اور 'صَلَوَاتٌ' سے مراد یہود کے معابد ہیں۔ اس کے بعد قاضی مجیب صاحب نے تفسیر مظہری کا حوالہ پیش کیا کہ 'مساجد' سے مراد مسلمانوں کی مساجد ہیں۔ یہاں اس بات کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ ان دونوں تفاسیر میں بھی سورہ کہف کی آیت 22 کی تفسیر کرتے ہوئے اصحابِ کہف کی یاد میں بننے والی عمارت کو 'مسجد' ہی کہا گیا ہے اگرچہ یہ واقعہ ظہورِ اسلام سے قبل کا ہے۔ قاضی مجیب صاحب کی دلیل میں نقص یہ تھا کہ مکرم مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ صاحب اور دیگر Petitioners نے یہ دعویٰ نہیں پیش کیا تھا کہ یہود و نصاریٰ کے معابد کے لئے ہمیشہ 'مسجد' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ان کی طرف سے یہ دلیل پیش کی گئی تھی کہ قرآن و حدیث میں ان مذاہب کی عبادت گاہوں کے لئے 'مسجد' کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔ اور احادیث سے ثابت ہے کہ اپنی مبارک زندگی کے آخری دنوں میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مذاہب کی عبادتگاہوں کے لئے 'مسجد' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس طرح قرآن وحدیث کی رو سے یہ پابندی نہیں لگائی جاسکتی کہ مسلمانوں کے علاوہ دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کو 'مسجد' کے نام سے نہیں پکارا جاسکتا۔

قاضی مجیب صاحب نے 23 جولائی کو ان دلائل سے دفاع کے لئے یہ مؤقف اپنایا کہ اسلامی اصطلاحات تین اقسام کی ہیں۔ عرفِ عام، عرفِ خاص اور عرفِ شرعی۔ اور بعض مواقع پر اسلامی اصطلاحات عام معنی سے ہٹ کر خاص معنوں میں محدود کر دی جاتی ہیں۔ مثلاً صلوٰۃ کا مطلب دعا ہے مگر اسے صرف نماز کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ان کا مؤقف تھا کہ اس قسم کی اصطلاحوں کے شرعی مفہوم کو عرفِ عام کے ذریعہ بدلا نہیں جاسکتا۔ لہٰذا انہوں نے عدالت کے سامنے اس مؤقف کا اظہار کیا کہ 'مسجد' کا لفظ اسلام میں جو اصطلاحی معنوں میں استعمال ہوتا ہے، اس کے خلاف اسے کہیں اور استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

جماعتِ احمدیہ کی طرف سے قرآنِ کریم اور احادیثِ نبویہ سے دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ اور ان میں سے چند حوالے درج کئے گئے ہیں۔ قرآنِ کریم کے دلائل کے جواب میں انہوں نے جو دلیل پیش کی اس کا ذکر کیا جاچکا ہے۔ اب یہ جائزہ لیتے ہیں کہ انہوں نے اس بات کا کیا جواب دیا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث کے مطابق خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود اور نصاریٰ کی عبادتگاہوں کے لئے 'مسجد' کا لفظ استعمال فرمایا تھا۔ چنانچہ قاضی مجیب صاحب نے بیسوی صدی کے ایک مصری عالم شیخ مراغی کی کتاب 'الزواج والطلاق فی جمیع الادیان' کا حوالہ دیا کہ اگرچہ دیگر ادیان کے فقہ اور فقہ اسلامی میں بعض الفاظ میں اتحاد ہے لیکن اس وجہ سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ دونوں الفاظ ایک ہیں۔

ان کی طرف سے پیش کی جانے والی دوسری دلیل کتاب 'اکفار الملحدین' سے تھی۔ ویسے تو کتاب کا نام ہی واضح کر دیتا ہے کہ اس کتاب کا مقصد کفر کے فتاویٰ کی ترویج تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ اسلام کے اساسی ارکان کی طرح اسلام کے دیگر احکام ہیں۔ ان کے مخصوص معانی ہیں۔ جو ان کو ان کے اصل معنوں سے نکال کر دوسرے معنوں میں استعمال کرے گا ملحد ہوگا۔ اب 'اکفار الملحدین' کے مصنف کا کچھ تعارف کروانا بھی ضروری محسوس ہوتا ہے۔ یہ کتاب انور شاہ کشمیری صاحب نے لکھی تھی۔ موصوف دیوبند میں مدرس تھے اور بعد میں صدر مدرس بھی مقرر ہوئے۔ ان کا سنِ وفات 1933ء ہے۔ اس کتاب کے میں موجود چند اور باتیں یہاں درج کر دینا مناسب ہوگا تا کہ قارئین پر واضح ہو جائے کہ مصنف کتاب ھٰذا نے کسی کو بھی کافر قرار دینے کے لئے کس قدر 'سہولت' بہم پہنچائی ہے۔ انہوں نے مختلف کتب سے کافر قرار دینے کے عمل کا نچوڑ پیش کیا ہے۔ چنانچہ اس کتاب میں لکھا ہے جو خضر کو نبی نہیں بلکہ ولی جانے وہ کافر ہے، ضروریاتِ دین کا منکر واجب القتل ہے، اہلِ قبلہ کی تکفیر نہ کرنے کا حکم اہلِ قبلہ حکمرانوں کے لئے ہے، ضروریاتِ دین میں تاویل کرنا بھی کفر ہے، رافضی، غالی شیعہ کافر ہیں، رافضی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبوّت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے۔

[اکفار الملحدین مصنفہ انور شاہ کشمیری صاحب، مترجم محمد ادریس میرٹھی صاحب، ناشر البرہان پبلشرز اکتوبر 2001ء ص 77، 91، 176، 223]

احمدیوں کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بطور دلیل پیش کئے گئے تھے اور قاضی مجیب صاحب اپنی طرف سے یہ برہانِ قاطع لے کر آئے کہ نہیں یہ صحیح نہیں کیونکہ نعوذ باللہ اسلام کی صحیح تعلیمات بانیٔ اسلام نہیں شیخ مراغی صاحب اور انور شاہ کشمیری صاحب ہی دے سکتے ہیں۔

وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ میں اس پہلو پر بحث

اب یہ جائزہ لیتے ہیں کہ شرعی عدالت نے اپنے فیصلہ میں اس پہلو پر کیا روشنی ڈالی تھی۔ انہوں نے اس ضمن میں پہلا نکتہ یہ اُٹھایا تھا کہ احمدی وکیل مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ صاحب نے یہ نکتہ اُٹھایا کہ قرآنِ کریم میں مسجد کا لفظ صرف مسلمانوں کی عبادت گاہ کے لئے استعمال نہیں ہوا تو ہم نے یہ سوال کیا کہ کیا گذشتہ چودہ سو سال میں غیر مسلموں کی عبادت گاہ کے لئے کہیں لفظ مسجد استعمال کیا گیا ہے؟ اس کا جواب انہوں نے پہلے نفی میں دیا پھر ایک تصویر مہیا کی جس میں کراچی میں یہودیوں کی عبادتگاہ پر مسجد بنی اسرائیل لکھا ہوا تھا۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب عدالت میں یہ ثابت کر دیا گیا تھا کہ قرآنِ کریم میں یہ لفظ صرف مسلمانوں کی عبادت گاہوں کے لئے استعمال نہیں ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہود و نصاریٰ کی عبادت گاہوں کے لئے لفظ مسجد استعمال کیا ہے تو پھر کوئی اور نظیر ڈھونڈنے کی ضرورت کیا پیش آئی تھی؟ پھر اس عدالتی فیصلہ میں لکھا ہے کہ:

The question whether places of worship of persons other than those who are followers of the Holy Prophet have been called in the Quran by the name of masjid is besides the point.

ترجمہ: یہ سوال کہ کیا قرآنِ کریم میں لفظ 'مسجد' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں کے علاوہ کسی اور کی عبادت گاہ کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہے؟ غیر متعلقہ سوال ہے۔

اس جملے بھی عجیب منطق بیان کی گئی ہے۔ یعنی شرعی عدالت کا کام یہ ہے کہ قرآن و سنت کے مطابق فیصلہ کرے اور وہ اپنے فیصلے میں تحریر کر رہی ہے کہ اس موضوع پر آیات پیش کرنا غیر متعلقہ ہے! ان کا تو فرض تھا کہ سب سے زیادہ توجہ قرآنِ کریم کی آیات کی طرف کرتے۔ اس عجیب وغریب منطق کی توجیہہ اس فیصلہ میں یہ لکھی ہے:

Islam has been the divine religion from the very beginning, i.e. starting with Adam. If the word masjid has been used for the places of worship of those who belonged to the Ummah of some other Prophet and followed the then prevailing religion of Islam, it cannot be concluded that the name masjid was the name given to the places of worship of non-Muslims too.

ترجمہ: ابتدا سے یعنی حضرت آدم کے زمانے سے ہی اسلام آسمانی مذہب ہے۔ اگر مسجد کا لفظ ان لوگوں کی عبادت گاہوں کے لئے استعمال کیا گیا تھا جو کہ کسی اور نبی کی امت سے وابستہ تھے اور اُس وقت کے رائج اسلام کی پیروی کر رہے تھے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ غیر مسلموں کی عبادت گاہ کے لئے بھی استعمال ہوسکتا ہے۔

اس تحریر کا اصل میں کیا مطلب تھا اس پر تو شرعی عدالت کے جج صاحبان ہی روشنی ڈال سکتے ہیں!

بہر حال پہلی بات تو یہ کہ اس کا زیرِ بحث موضوع سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن اس سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ 'عدالتِ عالیہ' کے مطابق جو لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں شامل ہوئے یعنی یہود وہ تو مسلمان کہلا سکتے ہیں۔ لیکن جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور آپؐ کی لائی ہوئی کتاب کو ہر معاملہ میں آخری فیصلہ سمجھتے ہیں وہ مسلمان نہیں کہلا سکتے!

[اُس وقت یہ پابندی لگا دی گئی تھی کہ عدالت میں ہونے والی بحث کی رپورٹ اخبارات میں شائع ہو۔ اور جماعتِ احمدیہ کو بحث کی ریکارڈنگ بھی مہیا نہیں کی گئی تھی۔ اس لئے بحث کی تفصیلات مکرم یوسف سلیم شاہد صاحب اور مکرم یوسف سہیل شوق صاحب نے نوٹ کی تھیں ۔ اور اس مضمون کے لئے اسی سے استفادہ کیا گیا ہے۔]

☆...☆...☆

بقیہ: دس دلائل ہستی باری تعالیٰ

..................از صفحہ نمبر 3

منچوریا میں۔ یہ اتفاق مذاہب کیونکر ہوا اور کون تھا جس نے امریکہ کے رہنے والے باشندوں کو ہندوستان کے عقائد سے یا چین کے باشندوں کو اہل افریقہ کے عقائد سے آگاہ کیا۔ پہلے زمانہ میں ریل وتار اور ڈاک کا یہ انتظام تو تھا نہیں جو اَب ہے۔ نہ اس طرح جہازوں کی آمدورفت کی کثرت تھی، گھوڑوں اور خچروں کی سواری تھی اور بادبانی جہاز آجکل کے دنوں کا سفر مہینوں میں کرتے تھے اور بہت سے علاقے تو اس وقت دریافت بھی نہ ہوئے تھے۔ پھر ان میں مختلف المذاق اور مختلف الرسوم اور ایک دوسرے سے ناآشنا ممالک میں اس ایک عقیدہ پر کیونکر اتفاق ہوگیا۔ من گھڑت ڈھکوسلوں میں تو دو آدمیوں کا اتفاق ہونا مشکل ہوتا ہے۔ پھر کیا اس قدر قوموں کا اور ملکوں کا اتفاق جو آپس میں کوئی تبادلہ خیالات کا ذریعہ نہ رکھتی تھیں اس بات کی دلیل نہیں کہ یہ عقیدہ ایک امر واقعہ ہے اور کسی نامعلوم ذریعہ سے جسے اسلام نے کھول دیا ہے ہر قوم پر اور ہر ملک میں اس کا اظہار کیا گیا ہے۔ اہل تاریخ کا اس پر اتفاق ہے کہ جس مسئلہ پر مختلف اقوام کے مؤرخ متفق ہوجاویں اس کی راستی میں شک نہیں کرتے۔ پس جب اس مسئلہ پر ہزاروں لاکھوں قوموں نے اتفاق کیا ہے تو کیوں نہ یقین کیا جائے کہ کسی جلوہ کو دیکھ کر ہی سب دنیا اس خیال کی قائل ہوئی ہے۔

..............(جاری ہے)

بقیہ: حضورِانور کا دورۂ امریکہ 2018ء........از صفحہ 20

از صفحہ 20

ہدایت دی ہے نور کی طرف، روشنی کی طرف لے کر آیا ہے۔ اب آپ کا کام ہے کہ یہ پیغام دوسروں تک پہنچائیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرو وہ دوسروں کے لئے بھی پسند کرو۔ آپ نے اپنے لئے اسلام کو پسند کیا ہے اب یہ احمدیت کا پیغام دوسروں کو بھی پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ اس کام کو سرانجام دے سکیں۔

☆ ایک نومبائع خاتون نے کہا کہ میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ یہاں امریکہ میں سے ڈاکٹرز آتے ہیں اور جماعت کے میڈیکل کیمپ لگتے ہیں اور ایک سکول بھی کھلا ہوا ہے۔ یہاں بہت ضرورت ہے۔ اس پر امیر صاحب گوئٹے مالا نے عرض کیا کہ ہیومینٹی فرسٹ امریکہ کے تحت ''مسرور سکول'' جاری ہے۔

حضورِانور نے فرمایا: سکول کو جاری رکھیں۔ نیز فرمایا کہ ہم یہ خدمت کر رہے ہیں۔ جہاں بھی ہمارے لئے ممکن ہوتا ہے ہم یہ خدمت کرتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام قادیان میں بہت سے مریضوں کو دیکھا کرتے تھے اور دوا دیا کرتے تھے۔ غریب عورتیں جمگھٹوں کی صورت میں آجاتی تھیں۔ آپ ان کا علاج کرتے تھے۔ کسی نے آپؑ سے عرض کیا کہ اس طرح تو آپؑ کا بہت سا وقت ان لوگوں کے لئے صرف ہو جاتا ہے۔ اس آپؑ نے فرمایا۔ یہ غریب لوگ ہیں۔ یہاں علاج کی ضرورت رہتی ہے۔ قریب کوئی دواخانہ نہیں ہے۔ اس لئے میں دوائیاں منگوا کر رکھتا ہوں جو ان کے علاج کے لئے کام آجاتی ہیں۔

حضورِانور نے فرمایا: یہی کام ہے جو ہم نے بھی جاری رکھنا ہے اور ہم ہر جگہ یہ کر رہے ہیں اور ہم اَور بھی سکول اور ہسپتال کھولیں گے۔

☆ ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں حضورِانور کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ حضور ہمارے ملک تشریف لائے ہیں۔ آج میرا بیٹا آ نہیں سکا۔ اس کو کام سے چھٹی نہیں مل سکی۔ اس نے کمپیوٹر سائنس کیا ہوا ہے۔ میری خواہش ہے کہ وہ بھی جامعہ میں داخل ہو۔ اس پر حضورِانور نے خاتون کو قلم عطا فرمایا اور فرمایا کہ یہ اپنے بیٹے کو دے دینا۔

☆ ایک خاتون نے عرض کیا کہ حضور ہم عورتوں کے لئے کوئی نصیحت فرمائیں۔

اس پر حضورِانور نے فرمایا: ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے عورت کو بہت بڑا مقام دیا ہے۔ ایک تو عورت حمل کے عرصہ میں تکالیف اُٹھاتی ہے۔ پھر وضع حمل تکلیف کا وقت ہوتا ہے۔ پھر پیدائش کے بعد بچے پالنا، اس کا یہ عرصہ مشکلات اور تکلیف برداشت کرتے ہوئے گزرتا ہے۔ اس لئے بچے کا فرض بن جاتا ہے کہ وہ اپنی ماں کی خدمت کرے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جنت تک پہنچنے کے لئے بچوں کو اپنی ماں کی خدمت کرنی چاہئے۔

بچے کی پیدائش کے بعد اس کی سب سے زیادہ خدمت ماں کر رہی ہوتی ہے۔ اس لئے ماں کو یہ مقام دے دیا اور بچے کو حکم دے دیا کہ ماں کی خدمت کرو تا کہ جنت حاصل کر سکو۔ دوسری طرف ماں پر یہ ذمہ داری ڈال دی کہ تمہارے قدموں تلے جنت اُس وقت بن سکتی ہے جب تم صحیح طرح بچوں کی تربیت کرو گی۔ ماں کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ بچوں کی نیک تربیت ہو، بچوں کو بُرے ماحول سے بچایا جائے۔ جب احمدیت قبول کر لی ہے تو بچوں کو دین سکھائیں، ان کو صحیح عابد بنائیں اور اعلیٰ اخلاق والا بنائیں۔

ایک واقعہ ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی کیا ہے۔ ایک بچہ بچپن میں چوریاں کرتا تھا۔ پھر چوری کرنا اس کی عادت بن گئی اور بڑا ہو کر ڈاکو بن گیا اور پھر اُس نے قتل کرنے شروع کر دئے۔ آخر وہ پکڑا گیا اور اُسے پھانسی کی سزا ملی۔ سزا سے قبل اُس سے پوچھا گیا کہ تمہاری آخری خواہش کیا ہے؟ اُس نے کہا کہ میری آخری خواہش یہ ہے کہ میں اپنی ماں کی زبان چوسنا چاہتا ہوں۔ پیار کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ ماں کو بلایا گیا اور لڑکا ماں کے قریب ہوا اور اُس نے اس زور سے زبان کاٹی کہ دو ٹکڑے ہو گئی۔ اس پر لوگوں نے اُسے کہا تم ظالم انسان ہو۔ تم نے ساری عمر ظلم کئے اور اب پھانسی لگنے لگے ہو تو ماں کو دکھ دے کر جا رہے ہو۔ اِس پر اِس نے کہا کہ میں نے اپنی ماں کی زبان اس لئے کاٹی ہے کہ جب میں چوریاں کیا کرتا تھا اور لوگ شکایت لے کر میری ماں کے پاس آتے تھے تو ماں میری پردہ پوشی کرتی تھی اور مجھے کہتی تھی کہ کچھ نہیں ہوا۔ اگر اُس وقت اُس نے مجھے سمجھایا ہوتا اور میری صحیح تربیت کی ہوتی تو آج میں ڈاکو نہ بنتا اور پھانسی نہ چڑھتا۔ میں نے اپنی ماں کی زبان کو اس لئے کاٹا تھا کہ یہ تربیت کرنے والی نہیں تھی بلکہ میری زندگی برباد کرنے والی تھی۔

حضورِانور نے فرمایا: احمدی ماؤں کو ایسا بننا چاہئے کہ اپنے بچوں کی اچھی طرح تربیت کر کے ان کو نیک اور عابد بنائیں جو ملک کی خدمت کرنے والے ہوں۔ آپ کی نوجوان نسل نے اس ملک کی ترقی کے لئے کردار ادا کرنا ہے۔

☆ آخر پر Chiapa میکسیکو سے آنے والی ایک خاتون نے عرض کیا کہ وہ آج بیعت کرنا چاہتی ہے۔ اس پر حضورِانور نے فرمایا کہ بیعت فارم پُر کر دو اور بیعت کر لو۔ نیز حضورِانور نے امیر صاحب گوئٹے مالا سے فرمایا کہ نمازِ مغرب وعشاء کے بعد بیعت کا پروگرام رکھنا ہے تو رکھ لیں۔

ملاقات کے اختتام پر حضورِانور نے فرمایا: اللہ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔

بیلیز کے وفد کی ملاقات

☆ بعد ازاں ملک بیلیز (Belize) سے آنے والے وفد نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ بیلیز سے 21 افراد پر مشتمل وفد گوئٹے مالا پہنچا تھا۔

☆ ایک نو احمدی خاتون نے عرض کیا کہ جماعت ضرورتمند لوگوں کی جو خدمت اور مدد کر رہی ہے۔ اس نے بھی مجھے بہت متأثر کیا ہے۔ اس پر حضورِانور نے فرمایا کہ ہم ہر جگہ ضرورتمندوں کی مدد کرتے ہیں۔ رفاہِ عامہ کے لئے ہمارے مختلف پروگرام جاری ہیں۔

☆ ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں دو سال قبل احمدی ہوئی ہوں۔ اب میں دوسروں کو جماعت کی تبلیغ کر رہی ہوں، پیغام پہنچا رہی ہوں، احمدیہ کمیونٹی بڑی اچھی کمیونٹی ہے۔ لیکن بعض لوگوں کی جماعت کے بارہ میں منفی سوچ بھی ہے۔ اس پر حضورِانور نے فرمایا کہ میڈیا نے اسلام کو بدنام کیا ہوا ہے اور اسلام کو بُرے رنگ میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس وجہ سے بعض لوگ منفی سوچ رکھتے ہیں۔

☆ ایک احمدی خاتون خدیجہ صاحبہ بھی وفد میں شامل تھیں۔ حضورِانور نے فرمایا کہ آپ تو جلسہ سالانہ یوکے پر آئی تھیں۔ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ سال 2015ء میں جلسہ یوکے پر آئی تھی۔ موصوفہ نے عرض کیا کہ میں لجنہ میں تبلیغ کی انچارج ہوں۔ خواتین بیعت کرتی ہیں۔ احمدی ہو رہی ہیں۔ لیکن ان کے لئے کچھ مشکلات ہیں، ان کے کچھ مسائل ہیں۔ اس پر حضورِانور نے فرمایا کہ بیلیز میں تو احمدیت قبول کرنے والے سب مقامی ہیں۔ وہاں تو کوئی پاکستانی نہیں ہے۔ تو پھر ان کو اپنے میں شامل کرنے اور جذب کرنے میں کیا مسئلہ ہے؟ حضورِانور نے فرمایا ان خواتین کو اسلام کی تعلیم بتائیں۔ جو اُن کے مسائل ہیں اسلام کی تعلیم کے مطابق حل کریں۔ مسلمان ہونے کا مطلب کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے قریب ہوں، اعلیٰ اخلاق اپنائیں۔ حضورِانور نے فرمایا کہ آپ کو بہت زیادہ محنت کرنا پڑے گی۔ ان کی تربیت کرنی پڑے گی اور ٹریننگ کرنی پڑے گی۔ ہم دعا کریں گے آپ تبلیغ کریں اور مضبوط احمدی بنائیں۔

حضورِانور نے فرمایا: تبلیغ تو ایک مسلسل جہاد ہے۔ بڑی محنت اور جدوجہد کی ضرورت ہے۔ ایک رات میں دل نہیں بدل سکتے، کسی کا ذہن نہیں بدلا جا سکتا۔ ایک لمبی کوشش ہے۔ خدا تعالیٰ ہر احمدی کی مدد فرمائے، نصرت فرمائے۔

☆ **حضورِانور نے فرمایا** کہ بیلیز سے خواتین زیادہ آئی ہیں، مرد نہیں آئے۔ اپنے خاوندوں اور لڑکوں نوجوانوں کو بھی لانا تھا۔ ان کے ایمان بھی مضبوط کریں۔

☆ ایک خاتون نے عرض کیا کہ وہ گزشتہ چار سال سے احمدی ہیں۔ اس پر حضورِانور نے فرمایا آئندہ سال جلسہ سالانہ یوکے پر آنے کا پروگرام بنائیں۔ موصوفہ نے عرض کیا کہ ہماری درخواست ہے کہ جب ہماری بیلیز کی مسجد تعمیر ہو جائے تو حضور اس کے افتتاح کے لئے آئیں۔ اس پر حضورِانور نے فرمایا۔ انشاء اللہ تعالیٰ جب تعمیر ہو جائے گی تو مَیں آنے کی کوشش کروں گا۔

☆ بعد ازاں بیلیز کی چار مقامی بچیوں نے کورَس کی صورت میں نظم ''ہے دست قبلہ نما لاالٰہ الا اللہ'' ترنم کے ساتھ پڑھی۔ حضورِانور نے ازراہِ شفقت MTA والوں کو بلایا کہ آ کر اس کی ریکارڈنگ کریں۔

فرمایا: آپ نے جس طریق سے پڑھا ہے مجھے پسند آیا ہے۔ خدا برکت دے۔ نیز فرمایا اب آپ اس نظم کا مطلب بھی سیکھیں اور اپنے مشنری کو کہیں کہ وہ آپ کو اس کا مطلب سکھائے۔

☆ کینیڈا میں ریجائنا جماعت میں جن احباب نے وہاں کی مسجد تعمیر کی تھی وہ بیلیز کی مسجد کے لئے نقشہ تیار کر کے ساتھ لائے تھے۔ انہوں نے حضورِانور کی خدمت میں وہ نقشہ پیش کیا۔ اُس پر حضورِانور نے فرمایا: آپ یہ نقشہ لندن بھجوا دیں۔ وہاں دیکھ کر بتائیں گے کہ کیا کرنا ہے۔

☆ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے باری باری حضورِانور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

☆ بیلیز کے وفد کا حضورِانور کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔

مختلف ممالک کے وفود کی ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق درج ذیل ممالک سے آنے والے وفود کی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات تھی۔

میکسیکو (Mexico)، ہنڈورس (Honduras)، ایکواڈور (Ecuador)، پانامہ (Panama)، پیرا گوئے (Paraguay)، کوسٹا ریکا (Costa Rica)، ایل سلواڈور (El Salvador)۔

☆ ملک میکسیکو سے 34 افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ وفد کے ممبران کی اکثریت نومبائعین کی تھی۔ ان میں چند ایسے احباب بھی تھے جو زیرِ تبلیغ ہیں۔ یہ وفد میکسیکو کی تین جماعتوں Mexico City، Queretaro اور مریڈا (Merida) سے آیا تھا۔ وفد کی اکثریت بذریعہ سڑک 30 گھنٹوں کا سفر طے کر کے پہنچی تھی۔

☆ ہنڈورس سے 10 افراد پر مشتمل اور ایکواڈور سے آٹھ افراد پر مشتمل وفد گوئٹے مالا پہنچا تھا۔ جبکہ پانامہ اور کوسٹا ریکا سے تین تین افراد پر مشتمل وفد اور ایل سلواڈور اور پیرا گوئے سے چار چار افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ اور یہ سب لوگ آج کی اس ملاقات میں شامل تھے۔

☆ ایک بچی نے عرض کیا کہ فیملی لائف بڑی اہم ہوتی ہے۔ بعض خواتین گھر میں وقت نہیں دے سکتیں۔ میں شادی شدہ ہوں، پڑھ بھی رہی ہوں اور جاب (Job) بھی کرنا چاہتی ہوں۔ میرے ابھی بچے نہیں ہیں۔

حضورِانور نے فرمایا: ابھی تو بیوی کی ذمہ داری ہے، ماں کی نہیں پڑی۔ اگر پڑھنا ہے تو خاوند سے پوچھنا چاہئے۔ اس کی مرضی اور رضامندی بھی شامل ہو تا کہ گھر کے حالات اچھے رہیں۔

اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ میرے خاوند تو چاہیں گے کہ میں گھر پر رہوں لیکن میں اپنے خاوند کی مدد کرنا چاہتی ہوں۔

حضورِانور نے فرمایا: جہاں تک عورت کی تعلیم کا سوال ہے، عورت کو ضرور تعلیم حاصل کرنی چاہئے تا کہ وہ اپنے بچوں کی صحیح تربیت کر سکے۔

حضورِانور نے فرمایا: اسلام میں گھریلو سطح پر عورت کی ذمہ داری ہے، عورت کو خدا نے کہا ہے کہ گھر پر رہو اور گھر کے کام کرو، بچوں کو سنبھالو اور ان کی تربیت کرو۔ دوسری طرف مرد کو کہا ہے کہ تمام گھریلو اخراجات کی ذمہ داری ادا کرو اور بیوی بچوں کی جو ضروریات ہیں وہ پوری کرو۔

حضورِانور نے فرمایا: اگر میڈیکل پروفیشن ہے تو اس میں انسانیت کی خدمت ہے۔ اگر کچھ عرصہ جاب کرنا پڑے اور خاوند بھی خوش ہو کہ انسانیت کی خدمت کرو تو پھر جاب کر لو۔ یہ مدنظر رہے کہ پیسے نہیں کمانے بلکہ انسانیت کی خدمت کرنی ہے۔

حضورِانور نے فرمایا: اسلام قناعت چاہتا ہے کہ جو میسر ہے اُس پر گزارہ کرو۔ انسان کی خواہشات بڑھتی رہتی ہیں۔ کم نہیں ہوتیں اور کچھ ختم نہیں ہوتیں۔ ان بڑھتی ہوئی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے ملازمت کرنا یہ غلط ہے۔ ہاں ضروریات کے لئے ملازمت کرنا ٹھیک ہے۔

حضورِانور نے فرمایا کہ اصل یہ ہے کہ آئندہ کے لئے ایک ایسی اچھی نسل چھوڑیں جو ملک و قوم کی خدمت کرنے والی ہو۔ اگر احمدی مائیں اپنی اس ذمہ داری کو سمجھ لیں کہ نسلوں کی تربیت ہو اور وہ تعلیم یافتہ ہوں تو آئندہ پچاس سال میں یا بعد میں وقت آئے گا کہ ایسے ممالک جو گوئٹے مالا کی طرح ہیں، ان میں احمدیت کی وجہ سے ترقی ہوگی۔ یہ ایک ایسی ذمہ داری ہے کہ صرف اپنی نسلوں میں ہی نہیں بلکہ آئندہ نسلوں میں بھی ٹرانسفر کرنے کے لئے ضروری ہے۔

☆ پیرا گوئے سے آنے والے وفد کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ ہمارا پیرا گوئے میں پہلا جلسہ سالانہ ہونے والا ہے۔ حضور ہمارے جلسہ کے لئے دعا کریں۔

اس پر حضورِانور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

ملک ایکواڈور سے آنے والے ایک نومبائع نے

سوال کیا کہ ہم اپنے بچے کے لئے کس طرح اچھے والدین بن سکتے ہیں۔

اس پر حضورِانور نے فرمایا: میرے خطبات جمعہ سنا کریں، میں اکثر والدین کو ان کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں، جو نئے اور پرانے احمدی ہوں۔ سب کے لئے ضروری ہے کہ خلافت سے جڑے رہیں اور مضبوط تعلق کی کوشش کریں۔ تربیت کے لئے سب سے بہترین چیز نمونہ ہے۔ جب تک گھر میں، اپنے اخلاق میں، اپنے اعمال میں، اپنی عادات میں نمونہ قائم نہیں کریں گے، اُس وقت تک بچوں کی صحیح تربیت نہیں ہو سکے گی۔ بچہ بڑا ہوتا ہے اور دیکھتا ہے کہ میری ماں کے ساتھ میرے باپ کا سلوک اچھا نہیں ہے تو بچے کی تربیت پر اس کا بُرا اثر پڑے گا۔ باپ کہتا ہے کہ سچ بولو، لیکن اگر وہ خود سچ نہیں بولتا تو بچہ کہے گا کہ میری غلط تربیت کر رہا ہے۔ خود تو کچھ اور کرتا ہے اور کہتا ہے اور مجھے کچھ اور کرنے کو کہتا ہے۔ بچوں کی تربیت کے لئے ضروری ہے کہ ماں باپ کا عمل صحیح ہو۔ ان کی اچھی عادات ہوں۔ اچھے اخلاق ہوں۔

☆ ملک پانامہ (Panama) سے آنے والے ایک نومبائع نے عرض کیا کہ میں حضورِانور کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ میں بہت بیمار تھا۔ Prostate کی تکلیف تھی۔ حضورِانور کی خدمت میں دعاؤں کی درخواست کرتا رہا۔ اب میرا آپریشن ہو گیا ہے، اب میں صحت مند ہوں۔

اس پر حضورِانور نے فرمایا: الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ نے شفا دی ہے۔

☆ ملک ہنڈورس (Honduras) سے آنے والے ایک نومبائع نے عرض کیا کہ مجھے بیعت کئے ہوئے ایک سال ہو گیا ہے۔ گھر والوں کی طرف سے بھی اور میرے ساتھیوں کی طرف سے بھی میری مخالفت ہے۔ میں انٹرنیشنل لاء پڑھ رہا ہوں۔ میری ابھی شادی نہیں ہوئی۔ میں اردو اور انگریزی زبان سیکھنا چاہتا ہوں۔ اس پر حضورِانور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ ملک Paraguay سے وہاں کے ڈپٹی منسٹر آف ایجوکیشن Robert Cano صاحب تشریف لائے تھے۔ موصوف ڈپٹی منسٹر آف ریلیجئن بھی ہیں۔ موصوف نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا کہ اُن کے گوئٹے مالا آنے کا مقصد Ministry of Education کی طرف سے حضورِانور کی خدمت میں ایک خط پیش کرنا ہے کہ ہماری وزارت تعلیم مستقبل میں جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ موصوف نے خود یہ خط حضورِانور کی خدمت میں پیش کیا۔

☆ ایک نومبائع نے سوال کیا کہ آجکل مادہ پرستی بہت زیادہ ہے۔ ایک ایمان لانے والا شخص کس طرح اس ماحول میں اپنے آپ کو بہتر کر سکتا ہے۔

اس پر حضورِانور نے فرمایا: خدا کی طرف جھکو، عبادتوں کی طرف توجہ دو، اسلامی تعلیمات پر چلنے کی کوشش کرو، اخلاق کے اعلیٰ معیار حاصل کرو تو تبھی خدا تعالیٰ کی رضا پا سکتے ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ بندے کو خدا کے نزدیک کروں اور جو دوری پیدا ہو چکی ہے اس کو ختم کروں۔

حضورِانور نے فرمایا: آپ پانچوں نمازیں اس طرح ادا کریں کہ اگر نماز میں خدا کو نہیں دیکھ رہے تو یہ بات آپ کے سامنے ہو کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے تو اس سے عاجزی پیدا ہوگی۔

حضورِانور نے فرمایا: ہر دن اس بات کا جائزہ لیتے ہوئے گزرنا چاہئے کہ میں نے کیا ترقی کی ہے۔ کون سی برائیاں چھوڑی ہیں اور کون سی نیکیاں اختیار کی ہیں۔ دین کی ترجیحات ہونی چاہئیں، آپ کے لئے بہتر ہے۔

☆ ملک میکسیکو سے آنے والے ایک نوجوان خادم نے عرض کیا کہ وہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ہے۔ تبلیغ کے ہمارے چند پروگرام ہو رہے ہیں، ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ہم نے واپسی کا بھی 28 سے 30 گھنٹے کا سفر طے کرنا ہے۔ اس کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ قرآن کریم پڑھنے اور سمجھنے کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

اِس پر حضورِانور نے فرمایا: خدا تعالیٰ آپ کی تمام خواہشات قبول فرمائے اور نیکیوں میں آگے بڑھائے۔

☆ قائد خدام الاحمدیہ نے حضورِانور کی خدمت میں میکسیکو کا جھنڈا پیش کیا۔ حضورِانور نے اس جھنڈے کو میز پر موجود ایک گفٹ بیگ کے کونے میں کھڑا کر کے رکھا اور ساتھ فرمایا کہ جھنڈا دیا ہے تو اس کو کھڑا رکھنا چاہئے۔

☆ میکسیکو سے آنے والے ایک نومبائع کے سوال کے جواب میں **حضورِانور نے فرمایا:**

آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ آخری دنوں میں مسیح و مہدی مبعوث ہوگا۔ تم اس تک پہنچنا اور اُسے ملنا اور میرا سلام اُسے پہنچانا۔ چنانچہ جب حضرت مسیح موعودؑ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق مبعوث ہوئے اور مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو لوگوں نے آپؑ کو قبول نہ کیا اور آپؑ کے خلاف فتوے جاری کئے۔ آغاز میں چند لوگوں نے آپ کو قبول کیا۔ پھر آہستہ آہستہ تعداد بڑھتی رہی۔ آج یہ تعداد کروڑوں میں داخل ہو چکی ہے۔ آہستہ آہستہ ہم بڑھ رہے ہیں۔

حضورِانور نے فرمایا: ہمیں اُمید ہے کہ ایک دن مسلمانوں کی بڑی اکثریت احمدیت قبول کرے گی۔ کب ایسا ہوگا یہ بتا نہیں سکتے لیکن ضرور ایسا ہوگا۔

حضورِانور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میں موسوی مسیح کے قدموں پر آیا ہوں۔ موسوی مسیح کا پیغام تین صدیوں میں پھیلا تھا۔ آپؑ نے فرمایا کہ تین سو سال نہیں گزریں گے کہ دنیا کی اکثریت احمدیت قبول کر لے گی۔ ابھی تو 130 سال گزرے ہیں۔ آپ اُمید رکھیں۔ انشاء اللہ دنیا قبول کرے گی۔

اس وقت مُلّاں کی طرف سے، جماعت کے مخالفین کی طرف سے ہر جگہ جماعت کی مخالفت ہے لیکن ہم اپنا کام کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ ایک دن آپ اس کا نتیجہ دیکھیں گے۔

☆ آخر پر میکسیکو کی لجنہ اور بچیوں نے سپینش زبان میں خوش الحانی سے ایک نظم پیش کی۔ بعد ازاں سبھی احباب نے حضورِانور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس کے بعد سوا آٹھ بجے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ مبلغین کرام اور بعض مقامی احباب نے مع فیملیز حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی نے حضورِانور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

تقریب بیعت

☆ بعد ازاں آٹھ بج کر پینتالیس منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد میں تشریف لے آئے اور نمازِ مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی۔ اس موقع پر مختلف ممالک سے آنے والے تمام نومبائعین اور پرانے احمدیوں نے حضورِانور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آخر پر حضورِانور نے دعا کروائی۔

☆ اس کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاول گوئٹے مالا سے روانہ ہو کر دس بجے اپنی رہائشگاہ Porta Hotel تشریف لے آئے۔

☆ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے درج ذیل اقوام کے نومبائعین نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔

Costarican, Paraguayan, Mexican, Honduran, Panamese, Ecudorian, El Salvadorian, Guatemalan, Belizean-

یہ سب وہ اقوام ہیں جن کے خوش نصیب اور سعادت مند لوگ گزشتہ چند سالوں میں احمدیت میں داخل ہوئے۔ سنٹرل امریکہ اور ساؤتھ امریکہ کے ممالک کی یہ وہ نئی اقوام ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چشمہ سے سیراب ہوئی ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔

’’ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔‘‘

(تجلیاتِ الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مصداق ان نئی اقوام کے یہ نومبائعین آج اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات اور دیدار کی سعادت پا رہے تھے اور آج یہ لوگ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے چشمہ سے سیراب ہو رہے تھے۔ آج کا دن ان لوگوں کی زندگی میں تاریخی دن تھا۔ ان کے احساسات اور جذبات ناقابل بیان ہیں۔ بعضوں نے اپنے دل کی کیفیات کا اظہار کیا ہے۔

نومبائعین کے تأثرات

☆ **میکسیکو کے ایک نومبائع اِوان فرانسیسکو صاحب (Ivan Francisco) بیان کرتے ہیں:** میں نے ایک ایمان سے بھری ہوئی شخصیت کو دیکھا ہے جو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے لئے ہادی کے طور پر اور میرے ایمان کو بڑھانے کیلئے بھیجے گئے ہیں۔ جب ہم نے خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی تو وہ ایک ایسا لمحہ تھا جو کہ لفظوں میں نہیں بیان کیا جا سکتا۔ اُس لمحے مجھے جسمانی طور پر ایسا محسوس ہوا جیسے میرا سارا جسم گرم ہو گیا اور میرے پسینے چھوٹنے لگے اور ایسا لگا جیسے ایک کرنٹ میرے جسم میں سے دوڑ رہا ہے اور جاتے جاتے اپنے ساتھ میرے تمام گناہ بھی لے گیا۔ خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں خلیفۃ المسیح عطا کیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ میرے لئے اچھائی کی طرف بڑھنے کا پہلا قدم ہے اور میرے اندر ایک تبدیلی لائے گا۔

☆ **میکسیکو سے اِرلاندا میریا صاحبہ (Irlanda Mireya) اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں:** میری ہمیشہ سے خواہش تھی کہ میں پیارے حضور سے ملوں۔ میں اپنے آنسوؤں کو روک نہیں سکی۔ جب میں نے حضور کو دیکھا تو مجھے بہت سکون محسوس ہوا اور میں یقین نہیں کر سکتی تھی کہ حضورانور میرے سامنے موجود ہیں۔

☆ **میکسیکو سے آنے والی ایک نومبائع خاتون لاؤرا ماٹیلدے صاحبہ (Laura Matilde) بیان کرتی ہیں:** میرے اس گوئٹے مالا کے سفر کے بعد ایک بات میرے دل میں پختہ ہو گئی ہے کہ جہاں خدا تعالیٰ مجھے چاہتا ہے میں وہیں پر ہوں۔ میرے دل میں اس بارہ میں کوئی شک نہیں کہ میں روحانی اور جذباتی طور پر بہت اطمینان اور امن محسوس کر رہی ہوں۔ دوسرے ممالک کے احمدی بہن بھائیوں سے مل کر بھی ایمان تازہ ہوا اور اس سے بھی بڑھ کر پیارے حضور کے پیچھے نمازیں ادا کر کے میرا ایمان اللہ تعالیٰ اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں اور بھی پختہ ہوا ہے۔ میں بہت امن محسوس کر رہی ہوں اور میری خواہش ہے کہ میں اس راستہ پر قائم رہوں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

☆ **ویسینتے بریونیس صاحب (Vicente Briones) لکھتے ہیں:** میرا تعلق میکسیکو سٹی جماعت سے ہے۔ جب مجھے بتایا گیا کہ مجھے گوئٹے مالا جانے کا موقع مل رہا ہے تو میں بہت خوش ہوا مگر یہ سن کر کہ وہاں پر پیارے خلیفہ سے ملاقات ہوگی میری خوشی اور بھی بڑھ گئی۔ جب ہماری حضور سے ملاقات ہوئی تو میں بہت خوش ہوا کیونکہ مجھے اُن کے پاس کافی دیر بیٹھنے کا موقع ملا۔ میں نے تھوڑا عرصہ پہلے میکسیکو سٹی میں بیعت کی تھی مگر حضور کے ہاتھ پر بیعت کرنا میری زندگی کا ایک ایسا واقعہ تھا جس کو میں الفاظ میں بیان ہی نہیں کر سکتا۔ انہوں نے اپنے آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے کہا کہ یہ میری زندگی کا سب سے حسین دن تھا۔

☆ **میکسیکو سے آنے والے ایک نومبائع میگل آنخیل صاحب (Miguel Angel) بیان کرتے ہیں:** میں تہِ دل سے حضور کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں اس بات کی اجازت دی کہ ہم اُن کے ساتھ چند لمحات گزار سکیں۔ نیز گوئٹے مالا کی جماعت میں بہت سارے نئے دوست بنائے ہیں۔ سچ یہ ہے کہ اسلام احمدیت میں کوئی border نہیں ہے نیز کسی قسم کی تفریق نہیں ہے جو ہمیں علیحدہ کر سکے۔ کسی ملک کا بارڈر ہمیں علیحدہ نہیں کر سکتا۔ ہم سب بھائی بھائی ہیں۔ اگر فرق ہوتا ہے تو زبان کا، ورنہ ہم سب بھائی ہیں۔ پیارے حضور کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے بھی بیشک ہم 10 سے 15 مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگ تھے مگر ہم ایک تھے اور ایک خلیفہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔

☆ **میکسیکو کی ایک نومبائع کلارا خوانا گونزالیس رامیریس صاحبہ (Clara Juana Gonzalez Ramirez) بیان کرتی ہیں:** میکسیکو کے وفد کے ساتھ حضور انور کی ملاقات اور بیعت کی تقریب میں حصہ لینے کے متعلق عرض کرنا چاہتی ہوں کہ میرے پاس ایسے الفاظ نہیں ہیں جو میرے جذبات کا اظہار کر سکیں۔ میں بہت خوش ہوں اور بہت مطمئن ہوں۔ اور سمجھتی ہوں کہ بیعت کی تقریب اور حضور انور کے ساتھ ملاقات کے ذریعہ میرا ایمان مزید مضبوط ہوا ہے کیونکہ میری زندگی میں میرے اردگرد ایسے لوگ ہیں جو اسلام کے مذہب کو نہیں سمجھتے اور میرے سے دور رہنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ میں جماعت کے ساتھ رہوں یا اُن کے ساتھ رہوں تو میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں جماعت کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔ میں امید کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں اسلام کی تعلیمات سیکھتی رہوں اور جماعت کی خدمت بھی کرتی رہوں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو بڑھاتا جائے۔ آمین۔

☆ **ملک ہنڈورس سے آنے والی ایک نومبائع روزا ڈلمی ریواس صاحبہ (Ms. Rosa Delmi Rivas Abaloy) اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں:** یہ پہلی دفعہ تھا کہ مجھے اپنے ملک سے باہر جانے کا موقع ملا اور اتنا لمبا سفر اختیار کرنا پڑا۔ ہمیں ہنڈورس سے گوئٹے مالا جاتے ہوئے 16 گھنٹے لگے۔ گو ہمیں سفر

میں مختلف صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن جیسے ہی جماعت کی مسجد اور حضرت خلیفۃ المسیح کو دیکھا تو سفر کی مشکلات کا احساس فوراً ذہن سے اُتر گیا۔ جماعت کے بہت ہی پیارے اور اچھے لوگوں کیساتھ ملنے کا موقع ملا جنہوں نے میرے ساتھ اپنی فیملی کے ممبر کی مانند سلوک کیا۔ امریکہ سے آئی ہوئی ایک احمدی خاتون نے مجھ سے کہا کہ میں ان کی بیٹی جیسی ہوں۔ اس سفر کا سب سے بہترین حصہ خلیفہ وقت کیساتھ ملاقات تھی۔ میں حضرت خلیفۃ المسیح سے ذاتی طور پر کوئی بات نہیں کر پائی تھی کیونکہ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ میں ایک الگ ہی دنیا میں ہوں۔ اور میں چاہتی تھی کہ بس بیٹھ کر خلیفہ وقت کو دیکھتی رہوں اور ان کی باتیں سنتی رہوں۔ ایک ایسا تجربہ تھا جو ناقابل بیان ہے۔ اس سفر کے دوران جماعت کی تعلیمات کے ضمن میں میرے علم میں مزید اضافہ ہوا۔ جب خلیفہ وقت مسجد میں تشریف لائے تو حضور انور کے سامنے ایک نظم پڑھنے کا بھی موقع ملا۔ اسی طرح اجتماعی ملاقات کے دوران بھی نظم پڑھنے کا موقع ملا۔

☆ **ہنڈورس سے آنے والے منولو حوضے اسکوتو صاحب (Mr. Manolo Jose Escoto Quiñonez) جو کہ ایک ٹی وی رپورٹر ہیں اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:** یہ دورہ میرے لئے ایک نہایت ہی خوش کن تجربہ تھا۔ مجھے جماعت احمدیہ مسلمہ کے عقائد اور خدمت خلق کی کاوشوں کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کرنے کا موقع ملا۔ اس دفعہ ناصر ہسپتال کا افتتاح کیا گیا جس کے ذریعہ ہزاروں غرباء کی مدد کی جائے گی۔ خلیفہ وقت کے خیالات سے آگاہی حاصل کرنا ایک عجیب اور منفرد تجربہ ہوتا ہے۔ خلیفہ وقت کے پیغام کا مرکزی نقطہ ہمیشہ امن اور عالمی بھائی چارہ ہوتا ہے۔ خلیفہ وقت لوگوں کے ذہنی معیار اور سوچ کے مطابق بات کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں سے متعلق معاشرہ میں قائم شدہ بُرے اثرات کو دور کرتے ہیں۔

☆ **ایڈون ارماندو مونتویا صاحب (Mr. Edwin Armando Montoya Bentura) جو کہ ہنڈورس جماعت کے ممبر خدام الاحمدیہ ہیں۔ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:** میرے نزدیک خلیفہ وقت کے سامنے بیٹھنا، آپ کے پیغام کو سننا اور اس پر عمل کرنا تا کہ اپنے ایمان میں ترقی کرسکیں، ایک نہایت ہی دل ربا تجربہ تھا۔ اس دورہ کی سب سے اچھی بات یہ لگی کہ خلیفہ وقت کیساتھ ملاقات کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضور انور نے از راہ شفقت مجھے ایک قلم بھی عطا فرمایا۔ مجھے امید ہے کہ خلیفہ وقت جلد ہمارے ملک ہنڈورس بھی تشریف لائیں گے۔ خلیفہ وقت نہایت پُرحکمت انداز میں کلام کرتے ہیں۔ جب آپ کسی سوال کا جواب دیتے ہیں تو بہت اچھا پُرحکمت اور جامع جواب دیتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ خلیفہ وقت کی تائید و نصرت فرمائے۔

☆ **سحر چوہدری صاحبہ جو کہ ہنڈورس میں متعین جماعت کے مبلغ کی اہلیہ ہیں وفد کے سفر کے حوالہ سے لکھتی ہیں:** حضور انور کو دیکھنے کے لئے ہمارے وفد کا گوئٹے مالا کا سفر ایسا تھا جو میں کبھی نہیں بھول سکتی۔ یہ ایک تاریخی موقع تھا جس کا حصہ بننے کی ہمیں توفیق ملی۔ الحمدللہ۔ ہنڈورس کے وفد میں میرے اور میرے خاوند کے علاوہ دو ممبران جماعت اور ایک رپورٹر بھی شامل تھے۔ گوئٹے مالا کے سفر کے دوران راستہ میں کچھ مشکلات بھی پیش آئیں۔ راستہ کے لئے ہم جس GPS کا سہارا لے رہے تھے وہ ہمیں ایک ایسے راستہ سے لے کر گیا جو پہاڑی تھا اور سڑک کچی اور نہایت خطرناک تھی جس پر گاڑی کو پہاڑ سے گرنے سے بچانے کے لئے کسی قسم کا حفاظتی انتظام نہیں کیا گیا تھا۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے ہماری حفاظت فرماتے ہوئے ہمیں اس خطرناک مرحلے سے بچایا۔

اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز یہ بات تھی کہ جو 2 نومبائعین ہمارے ساتھ تھے بار بار یہی کہہ رہے تھے کہ فکر نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے، ہم اللہ کی راہ میں جا رہے ہیں۔ ہم حضور انور کی آمد سے ایک روز قبل گوئٹے مالا پہنچے اور حضور کی آمد کے انتظار میں یہ دن ہماری زندگی کا سب سے لمبا دن معلوم ہو رہا تھا۔ دو دن جب حضور گوئٹے مالا میں موجود تھے نہایت ہی بابرکت دن تھے۔ ہم سب نہایت خوش نصیب ہیں کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نمازیں پڑھنے کا موقع ملا۔ بیعت کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ ناصر ہسپتال کی افتتاحی تقریب اور اس تاریخی موقع میں شرکت کی توفیق ملی۔ حضور انور کا خطاب نہایت متأثر کن تھا جس کا مرکزی نقطہ یہ تھا کہ حقیقی طور پر انسانیت اور بھائی چارہ کا کیا مطلب ہے اور حقیقی محبت اور ہمدردی کیا ہے۔

☆ **ملک ایکواڈور کے ایک نومبائع احمدی اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:** خلیفہ وقت کی موجودگی میں مجھے ایک نادر خزانہ عطا ہوا اور روحانیت، امن، خوشی اور مسرت کے جذبات میرے اندر سما گئے ہیں اور مجھے بہت سکون حاصل ہوا۔ بیعت کے دوران جب آپ نے اپنا دست مبارک میرے ہاتھ پر رکھا تو یہ ایک ایسی سعادت تھی جو مجھے اس سے پہلے کبھی نصیب نہ ہوئی تھی۔

☆ **ایکواڈور سے ایک ممبر لجنہ اماء اللہ جو تقریباً ایک سال قبل احمدی ہوئیں تھیں ان کو پہلی بار حضور انور سے ملاقات کا موقع ملا، وہ کہتی ہیں:** گوئٹے مالا کا سفر میرے اور میرے بیٹے کے لئے نہایت خوشگوار تھا۔ جب ہم نے پہلی بار حضور انور کو دیکھا تو یہ ہمارے لئے ایک خاص موقع تھا کیونکہ اس سے ہمیں امن، محبت اور صبر نصیب ہوا اور ہمیں خلیفۃ المسیح کی ذات میں ایک الٰہی نور نظر آیا۔ پھر ملاقات کے دوران جب میرے بیٹے نے حضرت خلیفۃ المسیح سے معانقہ کیا تو ہمیں بہت خوشی ہوئی اور ہم اسے اپنے لئے ایک خوش نصیبی اور برکت کا باعث سمجھتے ہیں۔ ایکواڈور واپسی کا سفر ہمارے لئے بہت افسردہ ہوگا کیونکہ ہمیں اپنے احمدی بہن بھائی اور ہمارے محبوب خلیفہ بہت یاد آئیں گے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جلد ہم دوبارہ اپنے خلیفہ کو دیکھنے کا شرف حاصل کریں گے۔

☆ **ایکواڈور سے آنے والے ایک صحافی بیان کرتے ہیں:** خلیفۃ المسیح سے ملاقات میرے لئے ایک منفرد تجربہ تھا اور میں ایسے جذبات سے پر تھا جنہیں بیان کرنا مشکل ہے۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن سے میں اپنے احساسات کو بیان کرسکوں۔ میں بہت امیدوں کے ساتھ خدا کے بندے ''خلیفۃ المسیح'' کو ملنے گیا تھا۔ صرف ان کے دیدار سے ہی میں پرسکون ہو گیا اور ایک امن کی حالت مجھ پر طاری ہوگئی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ یہ وقت اور جگہ اس قدر اہم ہیں کہ آئندہ کبھی مجھے نصیب نہیں ہونگے۔ خلیفہ کا پیغام ہمیشہ ہمیں سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ لوگ انسانیت کی خدمت کیلئے کیا کر رہے ہیں۔ خلیفہ کا پیغام ہمیشہ کمزوروں کی مدد، ان کی تعلیم و بہبود اور معاشرہ میں عدل کا درس دیتا ہے۔

خلیفہ کے خطابات ہمیشہ پرحکمت ہوتے ہیں۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وہ دل کی گہرائیوں سے اپنا پیغام دیتے ہیں۔ آپ ہمیشہ دنیا کی بھلائی، باہمی اتحاد، عدل اور حقوقِ انسانی کا درس دیتے ہیں۔ خلیفہ کے الفاظ مقناطیس جیسے ہیں۔ باوجود زبان نہ سمجھنے کے میں بڑے غور سے ان کا ہر ایک لفظ سنتا ہوں۔

☆ **گوئٹے مالا سے ایک نو مبائع سلیمان رودریگز (Soliman Rodrigez) صاحب بیان کرتے ہیں:** خلیفۃ المسیح کا گوئٹے مالا آنا ہمارے لیے بڑی خوش قسمتی کا باعث ہے۔ ہماری جماعت پر اللہ کا بڑا فضل ہے کہ خلیفہ وقت ہماری جماعت میں تشریف لائے۔ جب ہمیں یہ پتہ چلا کہ حضور گوئٹے مالا تشریف لا رہے ہیں تو ہمارے اندر خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی۔ میرے اندر ایک روحانی مضبوطی پیدا ہونے لگ گئی اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اب میں نے اپنے اندر بہت تبدیلی محسوس کی۔ میری حضور سے درخواست ہے کہ آپ ہماری جماعت کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

☆ **گوئٹے مالا سے ایک نو مبائع لیزا پنتو (Liza Pinto) صاحبہ اپنے تأثرات اس طرح بیان کرتی ہیں:** میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ خلیفۃ المسیح گوئٹے مالا تشریف لائے۔ میرے لئے بہت فخر اور عزت کی بات ہے اور میرے لئے ایک عظیم تجربہ ہے اور میرا دل خوشی سے بھر گیا۔ اور خلیفہ وقت کے بابرکت وجود کو دیکھ کر خوشی سے میرے آنسو نکل آئے اور میرے ایمان کو تازگی اور تقویت ملی۔

☆ **گوئٹے مالا سے دومینگو تیول صاحب (Doming Tiul) بیان کرتے ہیں:** میرا تعلق cabun جماعت سے ہے۔ حضور انور کی آمد پر میں نے اپنے آپ کو ایمانی و روحانی لحاظ سے بہت پر جوش پایا۔ حضور انور کی آمد پر میں بہت خوش ہوں۔ مجھے خلیفہ وقت کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع بھی ملا میں اُس شخص سے ملا جو خدا تعالیٰ کے بہت قریب ہے۔

گوئٹے مالا سے مارتیزا تیول صاحبہ (Martiza Tiul) اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں: حضور انور کے اتنے قریب رہنے کا پہلے کبھی موقع نہیں ملا۔ پہلے صرف تصویروں میں دیکھا تھا پہلی بار امام وقت کو اپنے سامنے دیکھنے کا موقع ملا ہے اس پر میں خدا تعالیٰ کی شکر گزار ہوں۔ حضور انور سے بات کرنے کا موقع میری زندگی کا بہترین موقع تھا۔

☆ **گوئٹے مالا سے میگیل صاحب (Miguel Panzos) اپنے تأثرات ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:** ہماری زندگی کا بہترین موقع تھا کہ ہم نے اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ خلیفہ وقت کو دیکھا۔ ہسپتال کا قیام ہمارے لئے ایک نعمت سے کم نہیں پہلے کسی بھی مذہب نے انسانیت کے بارے میں ایسا نہیں سوچا تھا۔ میں بہت خوش ہوں کہ خلیفہ وقت کو اپنے درمیان پایا اور اس بات کی بھی خوشی ہے کہ ہم نے اپنے درمیان مختلف ممالک کے احمدی بھائیوں کو پایا۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ خلیفہ وقت کی وجہ سے ہمارے اندر ایک روحانی تبدیلی پیدا ہوئی۔

☆ **عالیہ توراعیدہ صاحبہ (Aliya Turaida) نے بیان کیا:** خلیفہ وقت کو اپنے سامنے دیکھ کر میں نے اپنے اندر ایک خوشی، ایک فخر محسوس کیا۔ آج مجھے اپنے آپ پر فخر ہے کہ میں احمدی ہوں اور اس وجہ سے اسلام کی بہترین تعلیم لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کروں گی۔

☆ **کلاوڈیا صاحبہ (Claudia) نے اپنے تأثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ:** میں بہت خوش ہوں اور اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ خلیفۃ المسیح کو اپنے اس ملک میں دیکھا۔ میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتی ہوں کہ یہ ملاقات میرے اور میرے گھر والوں کے لئے برکتوں والی ثابت ہو۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں اپنے احساسات کو بیان کرسکوں۔ جب میں اجتماعی ملاقات میں حضور کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی اُس وقت میرے ذہن میں آ رہا تھا کہ میں حضور سے بہت باتیں کروں گی لیکن میرے جذبات ان سب پر حاوی ہوگئے اور میں کچھ نہ کہہ سکی۔ میری درخواست ہے کہ حضور میرے اور میری فیملی کے لئے دُعا کریں اور میری شادی کو 10 سال ہو چکے ہیں اور میری اولاد نہیں اللہ تعالیٰ مجھے اولاد کی نعمت سے نوازے۔

☆ **جماعت چیاپس (Chiapas) میکسیکو سے خدیجہ گومز صاحبہ اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں:** میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ خلیفۃ المسیح سے ملنے کا موقع ملا اور ہمارے سوالات کے جوابات ملے۔ میری محبت اسلام کی طرف بڑھی ہے۔ بیعت کرنے سے میرا ایمان نئے سرے سے زندہ ہوا ہے۔ میں پیارے حضور سے دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ میری اور پوری جماعت چیاپس کے ایمان اور عرفان میں اضافہ ہو۔

ثریہ گومز صاحبہ نے بیان کیا کہ: میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ مجھے خلیفۃ المسیح کو اس موقع پر دیکھنے کا موقع ملا۔ قبل ازیں میں حضور کی تقاریر سنتی تھی لیکن حضور کو دیکھنا یہ ایک ایسا تجربہ ہے کہ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ اس کو کیسے بیان کروں۔ یہ میرے ایسے جذبات ہیں جو میرے دل کی گہرائیوں سے نکل رہے ہیں۔ میں اجتماعی ملاقات میں موجود تھی۔ حضور سے ملاقات نے مجھے ایک بہت بڑا سبق دیا ہے جو میں اپنے ساتھ لے کر جاؤں گی۔

☆ **یاسمین گومز صاحبہ اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ:** ملاقات میں موجود ہونا ایک بہت ہی خوبصورت یاد ہے کیونکہ میرے لئے حضور انور کو قریب سے دیکھنے کا یہ پہلا موقع تھا۔ اور میرے جذبات ایسے تھے کہ مجھے خوشی سے رونا آ رہا تھا۔ حضور نے جو بھی بیان کیا اس سے مجھے اپنی زندگی میں بہتری لانے کا موقع ملے گا۔

☆ **میکسیکو کے ایک نومبائع Jesus Vallejo Segura (خیسوس وایے خوسیگورا) صاحب نے کہا:** جماعت احمدیہ کا تعارف اور جماعت سے تعلق بنانا ایک بہت بڑا انعام ہے۔ میری یہ خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعائیں سنیں۔ میں اندھیرے میں تھا اللہ تعالیٰ خود مجھے اور میری فیملی کو روشنی کی طرف لے کر آیا اور مجھے اپنی زندگی میں تبدیلی کا موقع ملا۔ میں حضور کا گوئٹے مالا کے دورہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مزید یہ کہ آپ نے میرے سوال کا جو عبادت کے متعلق تھا بڑا تسلی بخش جواب دیا۔

.......................(جاری ہے)

تمام قارئینِ الفضل انٹرنیشنل کو

سالِ نَو مبارک

(ادارہ الفضل انٹرنیشنل۔لندن)

بقیہ: **خطبہ عید الفطر** از صفحہ نمبر1

بقیہ: خطبہ عید الفطر از صفحہ نمبر1

ہیں۔ سست ترین لوگ بھی جو ہیں وہ بھی عموماً فجر کی نماز وقت پر پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ حقیقی کوشش ہے جس کا نتیجہ نکلتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس کام کا ستر اسی فیصد نتیجہ نہیں نکلتا اس کے لئے صحیح رنگ میں ایک جذبے سے کوشش کی ہی نہیں گئی۔ پس آج ہمیں مصمم اور پکا ارادہ کرنا چاہئے کہ تمام نیکیوں کے بجا لانے کے لئے ہم حقیقی کوشش کریں گے۔ صرف اپنے نفس کے دھوکے میں نہیں آئیں گے کہ ہم کوشش کر رہے ہیں۔ جب یہ ہوگا تبھی ہماری عید حقیقی عید ہو گی۔ تبھی ہماری آج کی خوشی پورے سال کی خوشی پر محیط ہو گی۔ اور یہی عید کا حقیقی مقصد ہے۔ اگر یہ نہیں تو آج خاص طور پر تیار ہونا، اچھے کھانے کھانا اور دوستوں کو ملنا اور دوسرے پروگرام بنانا یہ تو بے مقصد ہے۔ اصل روح تو آج کی خوشیوں کے پیچھے یہ ہے کہ ایک مہینہ خاص طور پر اپنی تربیت کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کے حکم سے بعض جائز کاموں سے رکیں اور خوشی سے اور قربانی کرتے ہوئے رکیں۔ آج ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں سے ہی اس کی خوشی منا رہے ہیں کہ یہ ہم نے مہینہ گزارا لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی عہد کرتے ہیں کہ اس مہینے کی تربیت کی وجہ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف ہم آئندہ بھی توجہ دیتے رہیں گے۔

پس یہ بات ہم میں سے ہر ایک کے ذہن میں اچھی طرح رہنی چاہئے کہ سال میں صرف ایک مہینہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلنے اور اس کا حق ادا کرنے سے ہماری زندگی کا مقصد پورا نہیں ہو گیا اور نہ ہی صرف ایک مہینہ حقوق العباد ادا کرنے سے ہمارا مقصد پورا ہو گیا بلکہ مقصد تب پورا ہوگا جب ہم ان باتوں کو دائمی کریں گے، ہمیشہ کے لئے کریں گے۔ اور جو سستیاں رمضان کے مہینے کی وجہ سے دور ہوئی ہیں ان کو اب ہمیشہ دور رکھیں گے۔ جن نیکیوں کے کرنے کی ہمیں توفیق ملی ہے انہیں ہم ہمیشہ کرتے چلے جائیں گے تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں اور ہر دن ہمارے لئے عید کا دن بن جائے۔ ہر دن جو ہم پر طلوع ہو اللہ تعالیٰ کی رضا کا مورد بناتے ہوئے طلوع ہو۔ پس اگر ہم چاہتے ہیں تو ہمیں تقویٰ پر چلتے ہوئے ہمیشہ اپنی عبادتوں میں طاق اور باقاعدہ ہونے کی ضرورت ہے۔ حقوق العباد کی طرف توجہ دیتے ہوئے غریبوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ رشتہ داروں اور قریبیوں سے حسن سلوک کی ضرورت ہے۔ اپنے دلوں کو انانیت سے پاک کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمدردیٔ خلق کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ میں آج ہمدردیٔ خلق اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف خاص طور پر اس عید کے حوالے سے توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کا حق ادا کرنا بھی ایک عبادت ہے اور عبادت کے زمرے میں ہی آ جاتا ہے اور اس بات کا ادراک ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑا واضح کر کے دیا۔ پس آج ہم عید منا رہے ہیں۔ خاص طور پر ان ترقی یافتہ ملکوں میں رہنے والے احمدی اور اچھے حالات میں رہنے والے احمدی اس بات کا خیال رکھیں کہ دنیا میں بیشمار لوگ بہت برے حالات میں رہ رہے ہیں یہاں تک کہ ایک اندازے کے مطابق آٹھ سو پندرہ ملین لوگ بھوکے رہتے ہیں، ان کو کھانا نہیں ملتا۔ روزانہ ہر نو میں سے ایک شخص بھوکا سوتا ہے، بغیر کھانا کھائے سارا دن فاقے سے سوتا ہے۔ ہر تیسرا شخص خاص طور پر بچے خوراک کی کمی کا شکار ہیں یا مناسب

مسجد بیت الفتوح مورڈن۔ یو کے میں عید الفطر کا اجتماع (16؍جون 2018ء)

غذا نہیں مل رہی۔ بلکہ یہ اعداد و شمار جو دیئے جاتے ہیں میرے خیال میں صحیح نہیں ہیں اس سے بہت زیادہ لوگ بھوک کا شکار ہیں اور اب یہ عراق اور شام اور یمن لیبیا وغیرہ میں جنگ کی وجہ سے کئی لوگ خاص طور پر بچے خوراک اور علاج سے محروم ہیں اور یہ تعداد وہاں بڑھ رہی ہے۔ گزشتہ دنوں میں سوشل میڈیا پر ایک تصویر چل رہی تھی جس پر یہ لکھا ہوا تھا کہ ایک ڈاکٹر کسی بچے کو روٹی دے رہا ہے اور وہ بچہ ڈاکٹر کو کہہ رہا ہے کہ کیا کوئی ایسی دوائی تمہارے پاس ہے جس سے مجھے کبھی بھوک محسوس نہ ہو اور ڈاکٹر اس بچے کی یہ بات سن کر رو پڑا۔ تو یہ تصویر صحیح ہے یا غلط لیکن یہ حقیقت ہے کہ بھوک سے دنیا میں بچوں کا یہ حال ہے۔ لیکن جنگ کے جنونیوں کو اس کا کوئی خیال نہیں کہ بچوں کا کیا حال ہو رہا ہے۔ بچے اپنے ماں باپ سے محروم کئے جا رہے ہیں اور نہ صرف محروم کئے جا رہے ہیں بلکہ اس وجہ سے پھر فاقوں کی زندگی گزار رہے ہیں۔

تو بہرحال ان حالات میں ہم پیٹ بھر کر کھانے والوں اور آج عید کے دن اچھا کھانے والوں کو یہ احساس بڑھ کر پیدا ہونا چاہئے کہ ہم ان لوگوں کا بھی خیال رکھیں۔ کھانا تو بڑی بات ہے دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کو پانی بھی وافر مقدار میں اور کھل کر پینے کے لئے نہیں ملتا اور جو ملتا ہے وہ اس قدر گندا ہوتا ہے کہ شاید ہم میں سے اکثر اسے دیکھنا بھی پسند نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسی طرف توجہ دلاتے ہوئے اور مومنوں کی نشانی بتاتے ہوئے قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ **وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا۔ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا۔** (الدھر 9-10)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا تشریحی ترجمہ اس طرح فرمایا ہے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ ''حقیقی نیکی کرنے والوں کی یہ خصلت ہے کہ وہ محض خدا کی محبت کے لئے وہ کھانے جو آپ پسند کرتے ہیں مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تم پر کوئی احسان نہیں کرتے بلکہ یہ کام صرف اس بات کے لئے کرتے ہیں کہ خدا ہم سے راضی ہو اور اس کے منہ کے لئے یہ خدمت ہے۔ ہم تم سے نہ تو کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ یہ چاہتے ہیں کہ تم ہمارا شکر کرتے پھرو۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 357)

آپ نے اس بات کو بھی واضح فرمایا کہ پسندیدہ چیز کو خرچ کرنا نیکی ہے۔ بیکار اور نکمی چیز کا خرچ کرنے سے کوئی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ پس اپنی پسندیدہ چیز کو دینا، اپنے آپ کو تھوڑی سی تکلیف میں ڈال کر دوسرے کا خیال رکھنا یہ اصل نیکی ہے۔ پس قربانی کر کے غریبوں کا خیال رکھنا اور ان کی ضرورتیں پوری کرنا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، اس کے منہ کے صدقے، یہ بات پھر اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتی ہے اور یہ عبادت بن جاتی ہے۔ یہ خدمت خلق جو ہے یہ عبادت بھی بن گئی اس طرح اگر اللہ کی خاطر کی جائے۔ لوگوں کو رمضان میں اپنی اپنی توفیق کے مطابق صدقات اور مدد کرنے کا خیال آتا ہے۔ یہ خیال سارا سال رہنا چاہئے صرف وقتی نہ ہو اور جب سارا سال یہ سوچ ہو اور غریبوں کا خیال اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو تو پھر ہر روز عید کا دن بن کر خوشی پہنچاتا ہے۔ دنیا دار، دنیاوی حکومتیں، تنظیمیں جب اپنے منصوبے پر غریب ملکوں میں اپنے زعم میں، اپنے خیال میں ان کی مدد کے لئے اور ان کی بھوک مٹانے کے لئے کرتی ہیں تو جو لوگ خرچ کرتے ہیں اس کا تقریباً ستر یا اسی فیصد واپس اپنے اخراجات کے لئے لے لیتے ہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے منہ کو وہ یہ کام نہیں کر رہے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کام نہیں کر رہے۔ ان کے کام ان لوگوں کو اپنے زیر احسان رکھنے کے لئے ہوتے ہیں۔ پس یہ مومنوں کا ہی کام ہے کہ عبادت کے رنگ میں اسے بجا لاتے ہیں اور خوشیوں کے دن انہیں اس وقت حقیقی خوشی مہیا ہوتی ہے جب وہ دوسروں کا خیال رکھ رہے ہوں۔ جماعت کے نظام کے تحت غریب ملکوں میں یتیموں کے اخراجات، انہیں کھانا، کپڑا، تعلیم مہیا کرنے کا انتظام ہے۔ اچھے حالات میں رہنے والوں کو ان کا خیال رکھنا چاہئے اور ہر خوشی کے موقع پر غریبوں کا بھی حصہ نکالنا چاہئے۔

پھر مریضوں کا مفت علاج ہے اس پر جماعت خرچ کرتی ہے۔ پانی اور خوراک ضرورت مندوں کو مہیا کرنے کے لئے جماعت کا انتظام ہے۔ غریب طالب علموں کے اخراجات کے لئے انتظام ہے۔ پس اس کے لئے جہاں اپنے طور پر لوگ خرچ کرتے ہیں، ضرورت مندوں کو دیتے ہیں وہاں جماعتی نظام کے تحت بھی جو امداد طلباء یا امداد مریضان یا یتامیٰ فنڈ وغیرہ ہیں ان میں اپنی توفیق کے مطابق کچھ نہ کچھ ضرور دینا چاہئے۔ اسی طرح بعض ذیلی تنظیمیں کہہ لیں یا ذیلی طور پر جماعت کے تحت نظام چل رہا ہے، ایسوسی ایشنز ہیں، جن میں IAAAE کے نام سے انجینئرز ایسوسی ایشن ہے، یہ پانی وغیرہ مہیا کرتی ہیں۔ افریقہ کے بہت سے ملکوں میں انہوں نے نلکے لگائے، سولر پمپ وغیرہ لگائے، ہینڈ پمپ لگائے۔ جب گندہ پانی پینے والوں کو صاف پینے کا پانی ملتا ہے اور ان کے گھروں کے سامنے ملتا ہے تو ان کی خوشی دیکھنے والی ہوتی ہے۔ ہم میں سے بہت سے ہیں اپنے بچوں کو کوئی پسند کا کپڑا یا کھلونا لے کر دیتے ہیں تو جو خوشی ان بچوں کے چہروں پر ہوتی ہے اس سے کہیں زیادہ خوشی میں نے ان دور دراز رہنے والے غریب بچوں کے چہروں پر دیکھی ہے جنہیں اپنے گھر کے دروازے کے قریب پینے کا صاف پانی مل گیا۔

اسی طرح ہیومینٹی فرسٹ بھی مختلف قسم کے خدمت خلق کے کام کر رہی ہے جن میں خوراک، پانی، تعلیم، علاج اور دوسرے کام یا زلزلوں اور طوفانوں وغیرہ میں ہنگامی کام کرنا شامل ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ میں بھی جماعت کے افراد ایک جذبے سے کام کرتے ہیں اور وہی کام جو دوسری تنظیمیں لاکھوں خرچ کر کے کرتی ہیں یہ ہزاروں میں کر دیتے ہیں۔ ہمارے والنٹیئرز وہاں جاتے ہیں۔ پس جماعت کا ایک حصہ مالی لحاظ سے بھی اور افرادی قوت کے لحاظ سے بھی رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کر کے یہ کام کرتا ہے۔ دوسروں کو بھی چاہئے، بہت سے ایسے ہیں جو اس کار خیر میں حصہ نہیں لیتے ان کو بھی چاہئے کہ جیسا کہ میں نے کہا اپنی خوشی کے موقع پر نیک کاموں میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حصہ لیں اور حقیقت میں اس سے جو خوشی آپ کو اس کی عادت پڑ جانے کے بعد ہوگی وہ ان عارضی خوشیوں سے کہیں زیادہ ہوگی۔ اسی طرح اپنے بچوں میں بھی یہ عادت ڈالیں کہ جو اُن کے بڑے انہیں عید کے روز عیدی دیتے ہیں اس میں سے کچھ نہ کچھ دنیا کے غریب بچوں کے لئے بھی دیں۔ یہ ابھی سے بچوں کو عادت ڈالیں گے تو یہ عادت مستقبل میں ان کو جہاں خدمت خلق اور خرچ کرنے والا بنائے گی، لوگوں سے ہمدردی کرنے والا بنائے گی وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل کا حامل بناتے ہوئے ان کی زندگی کی مشکلات میں ان مشکلات سے بچانے والا بھی بنائے گی۔ نیکیوں پر قائم رہنے والے ہوں گے۔ پس یہ جاگ اگلی نسلوں میں بھی لگتی چلی جانی چاہئے اور یہی عید کی حقیقی خوشیاں ہیں۔ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار اس طرف توجہ دلائی ہے کہ حقوق العباد اور ایک دوسرے کے لئے نیک جذبات رکھنا کس قدر

ضروری ہے چنانچہ ایک موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

”شریعت کے دو ہی بڑے حصّے اور پہلو ہیں جن کی حفاظت انسان کو ضروری ہے۔ ایک حق اللہ، دوسرے حق العباد۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کی اطاعت، عبادت، توحید، ذات اور صفات میں کسی دوسری ہستی کو شریک نہ کرنا۔“ یہ توحق اللہ ہو گیا کہ اس کی عبادت کی جائے، اللہ تعالیٰ سے محبت کی جائے، اس کی توحید کا اقرار کیا جائے اور نہ صرف اقرار کیا جائے بلکہ ہمارے ہر عمل سے اس کی توحید کا اظہار ہو رہا ہو اور اس کی ذات میں جتنی صفات ہیں یہ یقین رکھا جائے کہ کوئی اس کا شریک نہیں ہو سکتا اور دوسری بات فرمایا ”اور حق العباد یہ ہے کہ اپنے بھائیوں سے تکبر، خیانت اور ظلم کسی نوع کا نہ کیا جاوے۔ گویا اخلاقی حصہ میں کسی قسم کا فتور نہ ہو۔“ آپ فرماتے ہیں کہ ”سننے میں تو یہ دو ہی فقرے ہیں لیکن عمل کرنے میں بہت ہی مشکل ہیں۔“

فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل انسان پر ہو تو وہ ان دونوں پہلوؤں پر قائم ہو سکتا ہے“۔ پس اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیں تلاش کرنا چاہئے اور کوئی اس سے محروم نہ ہو۔ فرماتے ہیں کہ دنیا میں ہم کیا دیکھتے ہیں کہ ”کسی میں قوتِ غضبی بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔“ عصہ بڑی جلدی اس کو آ جاتا ہے، ”جب وہ جوش مارتی ہے تو نہ اس کا دل پاک رہ سکتا ہے اور نہ زبان۔ دل سے اپنے بھائی کے خلاف ناپاک منصوبے کرتا ہے اور زبان سے گالی دیتا ہے۔“

آپؑ فرماتے ہیں کہ ”... پس دن رات یہی کوشش ہونی چاہئے کہ بعد اس کے جو انسان سچا موحد ہو اپنے اخلاق کو درست کرے۔“ توحید پر قائم رہنے کے بعد ضروری ہے کہ اپنے اخلاق درست کرو۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ ”... میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبر گیری کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یا اگر وہ کسی اَور قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اس کے لئے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔“ فرماتے ہیں کہ ”حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبر گیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے۔ بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربا زیادہ کر لو تا کہ اُسے بھی دے سکو۔ اب کیا ہوتا ہے اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں۔ لیکن اس کی کچھ پروا نہیں۔ یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو۔ بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں خواہ وہ سو کوس کے فاصلے پر بھی ہوں۔“ تو یہ معیار ہیں ایک مومن کے کہ کس طرح اس کو ہمدردی کرنی چاہئے، کس طرح اس کو دوسروں کو کھانا کھلانے کے لئے ایک کوشش اور توجہ کرنی چاہئے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ”ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ وہ کہاں تک ان امور کی پروا کرتا ہے اور کہاں تک وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔ اس کا بڑا بھاری مطالبہ انسان کے ذمہ ہے۔“ فرمایا کہ ”حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کہے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ میں پیاسا تھا اور تُو نے مجھے پانی نہ دیا۔ مَیں بیمار تھا۔ تم نے میری عیادت نہ کی۔ جن لوگوں سے یہ سوال ہو گا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے ربّ تو کب بھوکا تھا جو ہم نے کھانا نہ دیا۔ تو کب پیاسا تھا جو پانی نہ دیا اور تو کب بیمار تھا جو تیری عیادت نہ کی۔ پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ جو ہے وہ ان باتوں کا محتاج تھا مگر تم نے اس کی کوئی ہمدردی نہ کی۔ اس کی ہمدردی میری ہی ہمدردی تھی۔ ایسا ہی ایک اَور جماعت کو کہے گا کہ شاباش! تم نے میری ہمدردی کی۔ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا وغیرہ۔ وہ جماعت عرض کرے گی کہ اے ہمارے خدا ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ میرے فلاں بندہ کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی وہ میری ہی ہمدردی تھی۔“ فرماتے ہیں کہ ”دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خدا تعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا کہ وہ اس سے اپنی ہمدردی...“ یعنی اپنے بندے سے ہمدردی یا غریب سے ہمدردی ”... اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔“ یعنی ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی نے اللہ تعالیٰ سے ہمدردی کی۔ ایک مثال دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ”عام طور پر دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا خادم کسی اس کے دوست کے پاس جاوے اور وہ شخص اس کی خبر بھی نہ لے تو کیا وہ آقا جس کا کہ وہ خادم ہے اس اپنے دوست سے خوش ہو گا؟“ کوئی شخص یہاں تک کہ اگر کوئی مالک کا نوکر بھی کسی دوسرے کے پاس جاتا ہے جو اس کا دوست ہے اور وہ دوست اس نوکر کی خبر نہ لے تو اس نوکر کی وجہ سے بھی نوکر کا مالک جو ہے وہ اپنے دوست سے خوش نہیں ہوتا۔ تو کہتے ہیں کبھی خوش ہو گا وہ؟ ”کبھی نہیں۔ حالانکہ اس کو تو کوئی تکلیف اس نے نہیں دی۔ مگر نہیں۔ اس نوکر کی خدمت اور اس کے ساتھ حسن سلوک گویا مالک کے ساتھ حسن سلوک ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھی اس طرح پر اس بات کی چِڑ ہے کہ کوئی اس کی مخلوق سے سردمہری برتے۔“ اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی اس کی مخلوق سے سردمہری برتے، ان کا خیال نہ رکھے، ان کی ضرورت کے وقت ان کے کام نہ آئے فرمایا ”کیونکہ اس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے“۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ”غرض اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے۔ میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔“ ہمدردی کا، حقوق العباد کا یہ پہلو جو ہے یہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حق کو بھی مضبوط کرتا ہے۔ اللہ کے بندوں سے مضبوط تعلق پیدا کرو گے تو پھر اللہ تعالیٰ سے بھی مضبوط تعلق پیدا ہو جائے گا۔ فرماتے ہیں ”جو شخص نوع انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے خدا تعالیٰ اس کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔ جب انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک کام کرتا ہے اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے تو اس اخلاص سے اس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نمائش اور نمود کے لئے جو اخلاق برتے جائیں وہ اخلاق خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہوتے اور ان میں اخلاص کے نہ ہونے کی وجہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔“

پس قربانیاں بھی چندے بھی خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے دینے چاہئیں۔ ہمارے ہاں رواج ہے رمضان میں دعا کے لئے لسٹیں بنتی ہیں، دعا حاصل کرنے کے لئے بیشک یہ ہوں لیکن نام کے اظہار کے لئے نہ ہوں۔ آپ فرماتے ہیں ”اس طرح پر تو بہت سے لوگ سرائیں وغیرہ بنا دیتے ہیں۔ ان کی اصل غرض شہرت ہوتی ہے۔“ مسافروں کے لئے سرائے بناتے ہیں، رہنے کی جگہ بناتے ہیں، مفت رہائش کا انتظام کر دیتے ہیں ان کے پاس پیسہ ہوتا ہے، پانی وغیرہ مہیا کرنے کا انتظام کر دیتے ہیں لیکن ان کی غرض کیا ہوتی ہے؟ فرمایا کہ ”شہرت ہوتی ہے...“ خدا کے منہ کو نہیں کرتے جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ اکثر امیر ملک اپنی اغراض کے لئے غریبوں کی مدد کر رہے ہوتے ہیں۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ ”... اگر انسان خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل کرے تو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرتا اور اس کا بدلہ دیتا ہے۔“ فرماتے ہیں کہ ”مَیں نے تذکرۃ الاولیاء میں پڑھا ہے کہ ایک ولی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بارش ہوئی اور کئی روز تک رہی۔ ان بارش کے دنوں میں مَیں نے دیکھا کہ ایک اسّی برس کا بوڑھا گبر (آتش پرست انسان) ہے جو کوٹھے پر چڑیوں کے لئے دانے ڈال رہا ہے۔ مَیں نے اس خیال سے کہ (یہ کافر ہے اور) کافر کے اعمال حبط ہو جاتے ہیں (ختم ہو جاتے ہیں) اس سے کہا کہ کیا تیرے اس عمل سے تجھے کچھ ثواب ہو گا؟“ ان ولی اللہ نے اس کافر سے، آتش پرست سے پوچھا۔ ”اس گبر نے جواب دیا کہ ہاں ضرور ہو گا۔ پھر وہی ولی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جو مَیں حج کو گیا تو دیکھا کہ وہی گبر طواف کر رہا ہے۔ اس گبر نے مجھے پہچان لیا اور کہا کہ دیکھو ان دانوں کا مجھے ثواب مل گیا یا نہیں؟ یعنی وہی دانے (جو میں پرندوں کو ڈالا کرتا تھا) میرے اسلام تک لانے کا موجب ہو گئے“۔ اس آتش پرست نے اس نیکی کو دنیا کے فائدے کا ذریعہ نہیں سمجھا بلکہ اس بات پر خوش ہوا کہ اس کی وہ نیکی اسے اسلام قبول کرنے کا اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بنانے والی بنی۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ”حدیث میں بھی ذکر آیا ہے کہ ایک صحابیؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایام جاہلیت میں مَیں نے بہت خرچ کیا تھا۔“ میں خرچ کیا کرتا تھا، بے نفس ہو کر خرچ کیا کرتا تھا، ہمدردی خلق کے لئے۔ ”کیا اس کا ثواب بھی مجھے ہو گا؟۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب دیا کہ یہ اسی صدقہ وخیرات کا ثمرہ تو ہے کہ تو مسلمان ہو گیا ہے۔“ وہی پھل تو تم کھا رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کو قبول کرتے ہوئے تمہیں مسلمان ہونے کی توفیق دی۔ فرماتے ہیں کہ ”اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کے ادنیٰ فعل اخلاص کو بھی ضائع نہیں کرتا۔ اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مخلوق کی ہمدردی اور خبرگیری حقوق اللہ کی حفاظت کا باعث ہو جاتی ہے۔“ یہ سوچ ہونی چاہئے کہ ہم نے نیکی دنیاوی فائدے کے لئے نہیں کرنی بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرنی ہے اور پھر یہ اللہ تعالیٰ کے حق کی حفاظت کا بھی ذریعہ بن جاتی ہے۔

پس فرماتے ہیں کہ ”پس مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے کہ اگر انسان اُسے چھوڑ دے اور اس سے دور ہوتا جاوے تو رفتہ رفتہ پھر وہ درندہ ہو جاتا ہے۔ انسان کی انسانیت کا یہی تقاضا ہے اور وہ اسی وقت تک انسان ہے جب تک اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ مروّت، سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے اور اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے۔ جیسا کہ سعدی نے کہا ہے: ؎

بنی آدم اعضائے یک دیگر اند“

کہ بنی آدم ایک دوسرے کے اعضاء ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ”یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔ کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے“۔ یہ نہیں ہے کہ کسی خاص قوم کے لئے ہمدردی کرنی ہے بلکہ ہر ایک سے ہمدردی کرنی ہے کسی کو الگ نہیں کرنا۔ ”مَیں آج کل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو۔ نہیں۔ مَیں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو خواہ وہ کوئی ہو۔ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اَور۔ میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔ ان میں بعض اس قسم کے خیالات بھی رکھتے ہیں“ یعنی کہ آپ ایسے لوگوں کی مثال دے رہے ہیں کہ بعض لوگ ایسے ہیں، ایسے خیالات رکھتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں ”کہ اگر ایک شیرے کے مٹکے میں“ جو چینی کا گاڑھا سیرپ ہے اس کے مٹکے میں ہاتھ ڈالو اور پھر اس کو تِلوں کی بوری میں ڈالو تو جس قدر تِل لگ جائیں اس قدر دھوکا اور فریب دوسرے لوگوں کو دے سکتے ہیں یعنی کہ یہ غیروں نے اپنی ایک مثال بنائی ہوئی ہے جھوٹ بھولنے کے لئے اور دھوکہ دینے کے لئے اپنی justification رکھی ہوئی ہے کہ اتنی حد تک اجازت ہے کہ شیرے میں ہاتھ ڈالو اس کے بعد تِلوں میں ہاتھ ڈالو، جتنے تِل لگ جائیں اور وہ بیشمار لگ جائیں گے اتنا تم دھوکہ دوسروں کو دے سکتے ہو۔ تو یہ ان لوگوں کا حال ہے جنہوں نے اسلام کی تعلیم کو بگاڑ دیا ہے۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کا کتنا احسان ہے کہ حقیقی اسلام کی طرف ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے رہنمائی ملی ہے۔

فرماتے ہیں کہ ”ان کی ایسی بیہودہ اور خیالی باتوں نے بہت بڑا نقصان پہنچایا ہے اور اُن کو قریباً وحشی اور درندہ بنا دیا ہے۔ مگر مَیں تمہیں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ تم ہرگز ہرگز اپنی ہمدردی کے دائرہ کو محدود نہ کرو۔ اور ہمدردی کے لئے اس تعلیم کی پیروی کرو جو اللہ تعالیٰ نے دی ہے یعنی اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی۔ یعنی اوّل نیکی کرنے میں تم عدل کو ملحوظ رکھو۔ جو شخص تم سے نیکی کرے تم بھی اس کے ساتھ نیکی کرو۔

اور پھر دوسرا درجہ یہ ہے کہ تم اس سے بھی بڑھ کر اس سے سلوک کرو۔ یہ احسان ہے۔ احسان کا درجہ اگرچہ عدل سے بڑھا ہوا ہے اور یہ بڑی بھاری نیکی ہے لیکن کبھی نہ کبھی ممکن ہے احسان والا اپنا احسان جتلاوے مگر ان سب سے بڑھ کر ایک درجہ ہے کہ انسان ایسے طور پر نیکی کرے جو محبت ذاتی کے رنگ میں ہو“ وہ ایسی نیکی ہو جس سے ذاتی محبت کا اظہار ہوتا ہو ”جس میں احسان نمائی کا بھی کوئی حصہ نہیں ہوتا ہے“ کوئی احسان جتانا نہیں ”جیسے ماں اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے وہ اس پرورش میں کسی اجر اور صلے کی خواستگار نہیں ہوتی بلکہ ایک طبعی جوش ہوتا ہے جو بچے کے لئے اپنے سارے سُکھ اور آرام قربان کر دیتی ہے۔“ بے نفس ہو کے ماں بچے کی خدمت کرتی ہے۔ اب یہ تیسرے درجہ کی جو نیکی ہے کہ ایسی خدمت کرنا جو ایتاء ذی القربیٰ ہے اور سب سے زیادہ اس کی بڑی مثال ماں کی ہے جو بچے کے لئے کرتی ہے، ایک دنیادار میں یہ نیکی پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ احسان تک تو رہتے ہیں اور احسان تک بھی جب رہتے ہیں تو پھر احسان جتاتے بھی ہیں۔ اگر غریب حکومتیں ان کے مقاصد پورے نہ کریں یا غریب ملکوں کی حکومتیں مقاصد پورے نہ کریں تو جو منصوبے انہوں نے اُن ملکوں میں غریبوں کی بہتری کے لئے شروع کئے ہوتے ہیں اُن سے ہاتھ کھینچ لیتے ہیں بلکہ ان کی جان کے درپَے ہو جاتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ بعض مسلمان ممالک بمباری کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں۔ بلکہ بڑی اسلامی مملکتیں بھی یہی کام کر رہی ہیں اور یمن اسی بات سے نشانہ بنایا جا رہا ہے کہ ایک بڑے اسلامی ملک سعودی عرب کی پالیسیوں کی انہوں نے پوری طرح اطاعت نہیں کی، اس لئے ان کے غریبوں کو بھی مارو ان کے معصوم بچوں کو بھی مارو، ان کی عورتوں کو بھی مارو، ان کے بوڑھوں کو بھی مارو اور ہر شہری کو جو

امن پسند ہے اس کو مار دو۔ تو جب یہ سوچ ہوتی ہے تو پھر خدا نہیں ملتا۔ یہ کام نہ اللہ تعالیٰ کی نہ رضا کے لئے ہوتا ہے نہ اس سے اللہ تعالیٰ ملتا ہے۔ پس آج احمدی ہیں جن کو ایک تو بےنفس ہو کر کام کرنا چاہئے دوسرے یہ دعا بھی کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان ظالموں کے ہاتھوں کو بھی روکے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’…پس اس طریق پر نیکی ہو کہ اسے طبعی مرتبہ تک پہنچایا جاوے کیونکہ جب کوئی شَے ترقی کرتے کرتے اپنے طبعی کمال تک پہنچ جاتی ہے اس وقت وہ کامل ہوتی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 278 تا 284۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اس کی مزید وضاحت یہ بھی دوسری جگہ کہ ’’طبعی جوش سے نوع انسان کی ہمدردی کا نام ایتاء ذی القربیٰ ہے اور اس ترتیب سے خدا تعالیٰ کا یہ منشا ہے کہ اگر تم پورا نیک بننا چاہتے ہو تو اپنی نیکی کو ایتاء ذی القربیٰ یعنی طبعی درجہ تک پہنچاؤ۔ جب تک کوئی شَے ترقی کرتی کرتی اپنے اس طبعی مرکز تک نہیں پہنچتی تب تک وہ کمال کا درجہ حاصل نہیں کرتی‘‘۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 283 حاشیہ۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ نیکی کو بہت پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق سے ہمدردی کی جاوے۔ اگر وہ بدی کو پسند کرتا تو بدی کی تاکید کرتا مگر اللہ تعالیٰ کی شان اس سے پاک ہے۔ (سبحانہ تعالیٰ شانہ)‘‘

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 284۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اعلیٰ معیار اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے نیکیاں بجالانے والے ہوں۔ بندوں کے حق ادا کرنے والے ہوں۔ انسانیت کی خدمت کرنے والے ہوں تا کہ عید کی حقیقی خوشیاں ہمیں ہمیشہ حاصل ہوتی رہیں۔

اب ہم دعا کریں گے۔ دعا میں اپنے غریب، ضرورت مند، لاچار بھائیوں کو یاد رکھیں۔ جو لوگ بےنفس ہو کر حقوق العباد کی ادائیگی کر رہے ہیں انہیں بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ تمام واقفین زندگی کو دعا میں یاد رکھیں۔ جماعت کی خدمت کرنے والوں کو کسی بھی رنگ میں جو خدمت کر رہے ہیں ان کو دعا میں یاد رکھیں۔ جماعت کے کام کو وسعت دینے کے لئے مالی قربانیاں کرنے والوں کو دعا میں یاد رکھیں۔ امت مسلمہ کے لئے بہت دعا کریں کہ آپس میں ایک دوسرے کے خون کرنے سے اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ روکے۔ رمضان میں بھی بمباری کر کے، انہوں نے پچھلے دنوں یمن میں کئی بچوں کو یتیم کر دیا، کئی عورتوں کو بیوہ کر دیا، کئی لوگوں کو اپاہج بنا دیا۔ بلا امتیاز ظالمانہ طور پر عورتوں بچوں اور بوڑھوں کی زندگیوں کا خاتمہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان ظالموں کے ہاتھوں کو روکے۔ پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی دعا کریں ان پر ہر روز زمین تنگ کی جا رہی ہے۔ انڈونیشیا کے احمدیوں کے لئے دعا کریں ان میں بھی بعض علاقوں میں پچھلے دنوں میں ظلم ہوئے ہیں۔ اسی طرح الجزائر کے احمدیوں کے لئے دعا کریں ان پر بھی حکومت کی طرف سے مقدمے بنائے جا رہے ہیں اور پھر سزائیں بھی دی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ان لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے اور ان کے لئے عید بھی حقیقی عید ہو، حقیقی خوشیاں ان کو پہنچیں۔

☆…☆…☆

نیک تمنّائیں برائے سالِ نو

ہو مبارک سالِ نو نوعِ بشر کے واسطے
باعثِ امن و سکوں ہو خشک و تر کے واسطے

اس طرح گونجے جہاں میں مہدیٔ برحق کی لَے
گوشے گوشے سے صدا اُٹھے ’’غلام احمد کی جَے‘‘

افتراقِ باہمی ہے آج جن طبقوں کی خُو
جذبۂ اُلفت مِٹادے اُن کا فرقِ ماؤ تُو

باہمی نفرت ہے پیدا آج جن اقوام میں
آ گھریں یا ربّ وہ ازخود اُلفتوں کے دام میں

وہ سکوں ہو زندگی جنت کا گہوارہ بنے
شانتی ہر قوم کی تقدیر کا تارہ بنے

گوشِ گیتی سُن لے طاہر کی صدائے دلگُداز
فاش ہو چشمِ جہاں پر مقصدِ ہستی کا راز

باغِ ہستی میں کھلیں غنچے دَمِ مسرور سے
دینِ حق کی آئے خوشبو عین نزد و دُور سے

وہ فضا ہو پیار کی دنیا بنے جنّت نظیر
گورے کالے ، اسود و اَحمر ہوں سب اُلفت اسیر

مقصدِ تخلیقِ ہستی جان لے ہر آدمی
اور مقامِ خویش کو پہچان لے ہر آدمی

مصطفیٰ کا ہو عَلَم ہر ایک پرچم سے بلند
مسند آرائے جہاں ہو میرا شاہِ ارجمند

ہم فِدا ہوں ہر گھڑی اپنے وطن کی آن پر
رحمتیں برسیں خدا کی ارضِ پاکستان پر

ہاں مبارک سالِ نَو ہو احمدیت کے لئے!
نوعِ انساں کے لئے دین و شریعت کے لئے!

(عبدالسلام اسلام)

بقیہ: حضورِ انور کی مصروفیات… از صفحہ نمبر 1

رابعہ منور میر بنت مکرم کرنل ریٹائرڈ منور احمد میر صاحب (کینیڈا) ہمراہ مکرم سید وقاص احمد صاحب (امریکہ) ابن مکرم سید اقبال شاہ صاحب۔ 5۔عزیزہ رِمشا قریشی بنت مکرم محمد محمود بابر قریشی صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم فیضان احمد خالد صاحب (جرمنی) ابن مکرم طاہر احمد خالد صاحب۔

☆…نمازِ مغرب سے قبل حضورِ انور کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کی ملکی عاملہ اور ریجنل قائدین کی ملاقات ہوئی۔

❁…**23؍دسمبر بروز اتوار**: آج شام کو فیملی ملاقاتوں کے بعد حضورِ انور مکرم آغا یحییٰ خان صاحب (مبلغ سلسلہ سویڈن) کی صاحبزادی عزیزہ امل یحییٰ کی تقریبِ رخصتانہ کو برکت بخشنے کے لئے مسجد ’بیت الفتوح‘ تشریف لے گئے۔ عزیزہ کی شادی مکرم مرتضیٰ منان صاحب (فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم فضل منان صاحب کے ساتھ قرار پائی تھی۔ حضورِ انور نے نمازِ عشاء مسجد بیت الفتوح میں پڑھا کر شادی کی تقریب میں شرکت فرمائی۔

❁…**24؍دسمبر بروز سوموار**: نمازِ ظہر و عصر کے بعد حضورِ انور نے ایک نکاح کی تقریب کو برکت بخشی۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (امام مسجد فضل لندن) نے ایک جاپانی احمدی خاتون کا نکاح پڑھایا جبکہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نکاح بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ حضورِ انور نے مسجد سے واپسی پر ازراہِ شفقت دلہن کے والد (step father) Mr. Yutaka Yazawa سے ملاقات فرمائی اور انہیں مبارکباد دی۔

❁…**25؍دسمبر بروز منگل**: نمازِ ظہر و عصر کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں درج ذیل 12 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ بعد ازاں تمام فریقین کو شرفِ مصافحہ بخشا اور مبارکباد دی۔

1۔عزیزہ صائمہ مقصود (واقفہ نو) بنت مکرم مقصود احمد طاہر اٹھوال صاحب (لندن) ہمراہ مکرم نیّر احمد ظفر صاحب (مربی سلسلہ دفتر PS لندن) ابن مکرم مبشر احمد ظفر صاحب (واقفِ زندگی، کارکن ٹیلی فون ایکسچینج۔ مسجد فضل لندن)۔ 2۔عزیزہ نبیلہ احمد بنت مکرم وحید احمد صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم قمر احمد ظفر صاحب (مربی سلسلہ ایم ٹی اے) ابن مکرم مبشر احمد ظفر صاحب (واقفِ زندگی۔ کارکن ٹیلی فون ایکسچینج۔ مسجد فضل لندن)۔ 3۔عزیزہ دُرِّ شہوار احمد (واقفہ نو) بنت مکرم مسرور محمود احمد صاحب (لندن) ہمراہ مکرم عمران سلام صاحب (فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ یوکے) ابن مکرم عبدالسلام صاحب (لندن)۔ 4۔عزیزہ حانیہ ظفر (واقفہ نو) بنت مکرم مظفر احمد ظفر صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم شہریار اکبر صاحب (متعلم درجہ شاہد۔ جامعہ احمدیہ یوکے) ابن مکرم اکبر احمد صاحب۔ 5۔عزیزہ صالحہ احمد (واقفہ نو) بنت مکرم بشارت احمد شیخ صاحب (کینیڈا) ہمراہ مکرم سید لبیب احمد جنود صاحب (متعلم درجہ خامسہ۔ جامعہ احمدیہ کینیڈا) ابن مکرم سید شعیب احمد جنود صاحب (کینیڈا)۔ 6۔عزیزہ انوشہ وحید (واقفہ نو) بنت مکرم عبد الوحید صاحب (لندن) ہمراہ مکرم زبیر احمد صاحب (واقفِ نو۔ لندن) ابن مکرم رانا حفیظ اللہ خان صاحب۔ 7۔عزیزہ دانیہ طارق (واقفہ نو) بنت مکرم طارق محمود صاحب (برمنگھم) ہمراہ مکرم دانیال احمد الحق صاحب ابن مکرم احسان الحق صاحب (جرمنی)۔ 8۔عزیزہ سلمٰی بشریٰ ھیرٹر (Haerter) (واقفہ نو) بنت مکرم سعید احمد گیسلر (Gessler) صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم دانیال ھیرٹر صاحب (جرمنی) ابن مکرم گنتھر ھیرٹر (Guenther Haerter) صاحب۔ 9۔عزیزہ منال اختر بنت مکرم جاوید اختر صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم اطہر احمد صاحب (واقفِ نو-Sutton) ابن مکرم خورشید احمد صاحب (گوجرانوالہ)۔ 10۔عزیزہ عائشہ نجم بنت مکرم نجم ظہور صاحب (شیفیلڈ) ہمراہ مکرم سرفراز احمد صاحب ابن مکرم شیخ ابرار احمد صاحب (لندن)۔ 11۔عزیزہ نیہا رانا بنت مکرم عمران محمود رانا صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم ارباب احمد صاحب ابن مکرم نعیم احمد صاحب (جرمنی)۔ 12۔عزیزہ عنبر گُل بنت مکرم ملک منور احمد صاحب (کرائیڈن) ہمراہ مکرم عدیل احمد سعید صاحب ابن مکرم سعید احمد صاحب (چیزنگٹن، یوکے)

☆…حضورِ انور نے نماز مغرب کے بعد اپنے دفتر سے دعاؤں کے ساتھ عزیزہ مومنہ احمد بھٹی بنت مکرم بشارت احمد بھٹی صاحب (جرمنی) کی رخصتی فرمائی۔ عزیزہ کی شادی مکرم نبیل احمد بھٹی صاحب (فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ یوکے) ابن مکرم افضال احمد بھٹی صاحب کے ساتھ طَے پائی تھی۔

❁…**26؍دسمبر بروز بدھ**: حضورِ انور نے مسجد فضل لندن میں نمازِ ظہر و عصر کے بعد مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب بھلّی (آف پسرور، سیالکوٹ۔ حال یوکے) کی نمازِ جنازہ حاضر پڑھائی اور پسماندگان سے ملاقات فرمائی۔ نیز 5 مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

❁…**27؍دسمبر بروز جمعرات**: حضورِ انور نے مسجد فضل لندن میں نمازِ ظہر و عصر سے قبل مکرم شیخ عبد الرشید صاحب ابن مکرم شیخ عبد الرحمان صاحب (کراچی۔ حال Epsom، یوکے) کی نمازِ جنازہ حاضر پڑھائی اور پسماندگان سے ملاقات فرمائی۔ نیز 2 مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

ملاقات حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس ہفتہ کے دوران حضورِ انور نے چار روز دفتری جبکہ چھ روز ذاتی ملاقاتیں فرمائیں۔ متعدد افسرانِ صیغہ جات، بعض ممالک کے امراء، ذیلی تنظیموں کے صدور، بعض ممالک کی ذیلی تنظیموں کے ممبران عاملہ اور دیگر احباب نے حضورِ انور سے اپنی دفتری ملاقاتوں میں ہدایات اور رہنمائی حاصل کی۔

اس ہفتہ کے دوران 132؍فیملیز اور 52؍ احباب نے انفرادی طور پر حضورِ انور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ ان احبابِ جماعت کا تعلق 23؍ممالک سے تھا جن میں امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، جرمنی، سویڈن، ڈنمارک، ناروے، ہالینڈ، فرانس، بیلجیم، سوئٹزرلینڈ، آسٹریا، اٹلی، رومانیہ، فن لینڈ، گیانا، ملائشیا، بنگلادیش، انڈیا، پاکستان، یوکے اور ترکی کے ممالک شامل ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ
وَ کُنْ مَعَہٗ حَیْثُ مَا کَانَ وَانْصُرْہُ نَصْرًا عَزِیْزًا

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

دو احمدیوں مکرم بشیر احمد صاحب اور مکرم راجہ عبدالحمید خانصاحب کی شہادت

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 30/اکتوبر 2012ء میں شائع ہونے والی ایک خبر کے مطابق 23/اکتوبر 2012ء کی رات کو بلدیہ ٹاؤن کراچی میں دو احمدیوں کو شہید کردیا گیا۔ پہلے 40 سالہ ہومیو پیتھ ڈاکٹر راجہ عبدالحمید خان صاحب کو ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بنایا گیا اور اس واقعہ کے دس منٹ بعد مکرم بشیر احمد صاحب ابن مکرم شاہ محمد صاحب مرحوم کو فائرنگ کرکے شہید کردیا گیا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 26/اکتوبر 2012ء کے خطبہ جمعہ میں ہر دو شہداء کا ذکرخیر فرمایا اور بعدازاں نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ حضورانور نے فرمایا کہ شہید بشیر احمد بھٹی صاحب ابن مکرم شاہ محمد صاحب مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے پڑنانا مکرم میاں محمد اکبر صاحب کے ذریعہ سے ہوا جن کے گاؤں سے ایک وفد نے قادیان جاکر حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور واپسی پر اُن احمدیوں کے ذریعہ گاؤں کے کئی لوگوں نے بیعت کی جن میں سے ایک شہید مرحوم کے پڑنانا تھے۔ آپ کے آباؤاجداد کا تعلق باجوڑی چارکوٹ کشمیر کے ساتھ تھا۔ پھر بشیر صاحب سندھ میں ناصرآباد سٹیٹ میں بھی کچھ عرصہ آباد رہے۔ ان کی شہادت کا واقعہ اس طرح ہے کہ اپنی دکان میں رات تقریباً 9 بجے بیٹھے ہوئے تھے کہ دو موٹرسائیکل سوار آئے جن میں سے ایک نے آپ پر تین گولیاں فائر کیں جن میں سے ایک گولی گردن اور دوسری گولی سینے میں لگی۔ اُن کو فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا مگر آپ راستے میں ہی شہید ہوگئے۔ آپ کی عمر تقریباً 67 سال تھی۔ کشمیر میں ان کی پیدائش ہوئی۔ اَن پڑھ تھے، ناخواندہ تھے، محنت مزدوی کیا کرتے تھے۔ 1984ء میں کراچی شفٹ ہوگئے۔ پھر فیکٹریوں میں کام کرتے رہے اور ساتھ اپنے گھر چھوٹی سی پرچون کی دوکان کھولی ہوئی تھی۔ اولاد کی تربیت بڑی احسن رنگ میں کی۔ ان کا ایک پوتا عزیزم عمران ناصر پچھلے سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے گیا تو آپ نے اُسے دین کی خدمت کی نصائح کیں۔ نظام جماعت سے مکمل تعاون کرتے تھے۔ خلافت کی محبت میں اُن کا دل گداز تھا۔ اہلیہ کے علاوہ ان کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔

شہید مرحوم کے والد مکرم شاہ محمد صاحب پاکستان بننے سے قبل کشمیر میں ہی وفات پاگئے تھے جبکہ والدہ ناصرآباد آکر فوت ہوئیں۔ آپ تین بہن بھائی تھے، بڑی بہن وفات پاچکی ہیں جبکہ چھوٹی بہن سرگودھا میں مقیم ہیں۔

دوسرے شہید مکرم راجہ عبدالحمید خانصاحب کے والد مکرم عبدالعزیز خان صاحب نے ممبئی سے ایم بی بی ایس کیا۔ پاکستان بننے کے بعد آپ کراچی آگئے اور پولیس ہیڈکوارٹر کراچی میں بطور سرجن متعیّن رہے، ریٹائرمنٹ کے بعد بلدیہ ٹاؤن میں اپنا کلینک شروع کردیا۔

مکرم ڈاکٹر راجہ عبدالحمید خانصاحب کا ذکرخیر کرتے ہوئے حضورانور نے فرمایا کہ 1994ء میں محترم سید محمد رضا بسمل صاحب جو کہ ضلع کراچی کے معروف داعی الی اللہ اور صاحب علم بزرگ ہیں اُن کا رابطہ ڈاکٹر راجہ عبدالحمید خانصاحب شہید کے والد مکرم ڈاکٹر عبدالعزیز خان صاحب سے ہوا۔ سوال و جواب کی کئی محفلیں ہوئیں جن کے بعد ڈاکٹر راجہ عبدالحمید خانصاحب شہید کو 1994ء میں بیعت کرکے جماعت احمدیہ مبائعین میں شامل ہونے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اس کے تھوڑے عرصہ بعد ہی ان کے والد صاحب اور والدہ صاحبہ نے بھی بیعت کرلی۔ شہید مرحوم کے آباؤاجداد کا تعلق افغان قبیلے یوسف زئی سے ہے۔ آپ کے دادا مکرم عبدالحمید خانصاحب (جن کے نام پر آپ کا نام رکھا گیا) حیدرآباد دکن کے نواب کے چیف سیکرٹری تھے۔ شہید مرحوم 1972ء میں کراچی میں پیدا ہوئے اور آپ نے بلدیہ ٹاؤن سے ہی انٹرتک تعلیم حاصل کی۔ پھر نیوی سے انٹرن شپ کرکے نیوی میں بطور سویلین فورمین بھرتی ہوگئے۔ چونکہ ڈیوٹی سے واپس آکر اپنے والد صاحب کے ساتھ اُن کے کلینک میں بیٹھا کرتے تھے اس لئے لوگ اِن کو ڈاکٹر کہتے تھے۔ 23/اکتوبر کی رات پونے نو بجے دو موٹرسائیکل سوار آئے۔ ایک شخص موٹرسائیکل پر ہی سوار رہا جبکہ دوسرا کلینک میں داخل ہوا اور اُس نے پستول سے آپ پر تین فائر کئے۔ ایک گولی آپ کے بائیں گال پر لگی اور دائیں جانب گال کے اوپر سے ہی باہر نکل گئی جبکہ دوسری گولی ٹھوڑی پر نیچے کی جانب لگی۔ ایک گولی بائیں کندھے پر لگی جو کمر سے باہر نکل گئی۔ ان گولیوں کے لگنے سے آپ موقع پر شہید ہوگئے۔

شہید مرحوم اپنے حلقہ کی جماعت میں بطور سیکرٹری تربیت نَو مبائعین خدمت بجالا رہے تھے اور شعبہ دعوت الی اللہ کے نگران تھے۔ بڑے ہمدرد، بااخلاق مزاج کے حامل تھے۔ چہرہ پر ہمیشہ ایک ہلکی سی مسکراہٹ رہتی۔ بڑی دھیمی آواز میں بات کیا کرتے تھے۔ آپ کی اہلیہ بتاتی ہیں کہ آپ ایک انتہائی خیال رکھنے والے اور محبت کرنے والے شوہر اور شفیق باپ تھے۔ دین کی خدمت اور اطاعت، خلافت سے محبت آپ کی خوبیوں میں سے نمایاں خوبیاں تھیں۔ آپ کی اہلیہ محترمہ نصرت حمید صاحبہ (بنت مکرم سید احمد علی شاہ صاحب) بتاتی ہیں کہ بلدیہ ٹاؤن میں ہونے والی شہادتوں کی وجہ سے علاقہ میں تناؤ تھا۔ شہید مرحوم شہادت سے ایک روز قبل مجھے کہنے لگے کہ کچھ احمدی گھرانے حالات کی وجہ سے یہاں سے شفٹ ہو رہے ہیں، اس طرح تو دشمن اپنے عزائم میں کامیاب ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی آپ پر رقّت طاری ہوگئی اور کہنے لگے لیکن مَیں نہیں ڈرتا۔ میری خواہش ہے کہ مَیں خداتعالیٰ کی راہ میں شہید ہوجاؤں۔ نیز کہا کہ کہیں آپ ڈر کا شکار تو نہیں ہیں؟ مَیں نے کہا کہ نہیں، مَیں بھی نہیں ڈرتی بلکہ مجھے بھی آپ کے لئے اور اپنے لئے شہادت کا شوق ہے۔

آپ کی اہلیہ نے بتایا کہ شہید مرحوم خاندان میں اکیلے احمدی تھے اِس لئے عید وغیرہ پر جب کوئی رشتہ دار ہمارے گھر نہ آتا تو مجھے گھبراہٹ ہوتی اُس پر کہتے کہ افسردہ کیوں ہو، ہر احمدی ہمارا رشتے دار ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ شہید مرحوم کی تین چھوٹی عمر کی بچیاں ہیں، اللہ تعالیٰ اُن کے نیک نصیب کرے اور خود اُن کا حافظ و ناصر ہو۔ مرحوم کے والدین وفات پاچکے ہیں۔ ان کی تین بہنیں ہیں مگر تینوں غیراحمدی ہیں۔

...❁...❁...❁...

مکرم مستری محمد شریف صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 29 ستمبر 2012ء میں مکرم مستری محمد شریف صاحب آف سرگودھا کا ذکرخیر مکرم چودھری حمید احمد صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

ضلع سرگودھا کے چک نمبر 35 جنوبی میں احمدیت کا نفوذ (مضمون نگار کے پڑدادا) حضرت چودھری مولابخش صاحبؓ نمبردار کے ذریعہ ہوا جنہیں قادیان جاکر حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی سعادت ملی پھر اُن کی تبلیغ کے ذریعہ گاؤں کے چند گھر احمدی ہوگئے۔ اُن کی وفات کے بعد اُن کے بیٹے محترم چودھری ہدایت اللہ صاحب نمبردار (مضمون نگار کے دادا) نے اس مشن کو جاری رکھا۔ اُن کو تبلیغ کا جنون تھا۔ اُن کی تبلیغ سے بھی کئی گھرانے احمدی ہوئے۔ محترم مستری محمد شریف صاحب بھی اُن کے زیرتبلیغ رہے نیز اپنے ایک احمدی رشتہ دار محترم مستری فقیر محمد صاحب کی بھی مسلسل تبلیغ کے زیراثر شدید مخالفت کرنے کے بعد آخر سچّی خوابوں کے ذریعہ راہنمائی پالی اور احمدیت قبول کرلی۔ اس پر آپ کی شدید مخالفت ہوئی حتّٰی کہ بیوی بھی چھوڑ کر چلی گئی۔ کچھ عرصہ بعد بیوی واپس گھر تو آ گئی لیکن اُس نے کبھی احمدیت قبول نہ کی۔ ایک بیٹا تھا جو آپ کی خوبیوں کا تو معترف تھا لیکن اُس نے بھی ساری زندگی احمدیت قبول نہ کی۔ تاہم آپ نے ہر ابتلا کا ثابت قدمی سے مقابلہ کیا اور ہمیشہ نظام جماعت سے اپنا مضبوط تعلق برقرار رکھا۔ نظام وصیت میں بھی شامل ہوگئے اور اپنی زندگی میں ہی ادائیگی کردی۔

محترم مستری محمد شریف صاحب سخت محنت مزدوری کرنے کے باوجود پنجوقتہ نماز باجماعت اور تہجد کے عادی تھے۔ اکثر سچّے خواب دیکھتے۔ کہا کرتے تھے کہ اگر کبھی تہجّد کے لئے اٹھنے میں تاخیر ہوجائے تو ایک غیبی آواز نام لے کر آپ کو اٹھادیتی ہے۔ آپ گو کہ مالی لحاظ سے کمزور تھے لیکن لازمی چندہ جات ہمیشہ اوّل وقت میں ادا کرتے اور دوسری مالی تحریکات میں بھی حصہ لیتے۔ اگرچہ معمولی تعلیم حاصل کی تھی لیکن دینی رسائل اور کتب کا بہت مطالعہ تھا اور اختلافی مسائل کا بہت علم تھا۔ احمدی اور غیراحمدی، سبھی آپ کی ایمانداری اور شرافت کے گواہ تھے اور آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔

آپ بہت سادہ طبیعت، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ وفات سے ڈیڑھ سال قبل کسی کیڑے کے کاٹنے کی وجہ سے پاؤں میں ورم ہوگیا جو پھر ناسور بن گیا اور ڈاکٹروں کو ایک ٹانگ کاٹنی پڑی۔ آپ نے علالت کا سارا عرصہ نہایت صبروشکر اور ہمّت کے ساتھ گزارا، کبھی شکوہ کا کلمہ زبان پر نہیں لائے۔ جب تک صحت نے اجازت دی تو مسجد آکر نماز ادا کرتے رہے۔ 27/مارچ 2012ء کو قریباً اسّی سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔ وفات سے قبل آپ نے اپنی بیوی کو وصیت کی کہ آپ کی نعش احمدیوں کے سپرد کردی جائے جو بوجہ موصی ہونے کے ربوہ میں آپ کی تدفین کریں گے۔ لیکن آپ کی وفات کے بعد آپ کے بیٹے نے اپنے رشتہ داروں کے زیراثر کہا کہ ہم ہی جنازہ پڑھیں گے اور گاؤں میں ہی تدفین ہوگی۔ تاہم اس موقع پر آپ کی بیوی نے جرأت دکھائی اور آپ کی وصیت کے مطابق عمل کروایا۔ چنانچہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ بعدازاں حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ نے لندن میں آپ کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

...❁...❁...❁...

قطب شمالی

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 15/اکتوبر 2012ء میں شائع ہونے والے مختصر معلوماتی مضمون میں قطب شمالی کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ برف سے ڈھکے ہوئے اس خطّہ میں موسم سرما میں درجہ حرارت اگرچہ نقطہ انجماد سے بھی نیچے رہتا ہے تاہم قطب جنوبی کی نسبت سردی کم ہوتی ہے۔ موسم گرما میں معمولی سی بارش ہوجاتی ہے اور کچھ پرندے بھی نظر آتے ہیں، کہیں کہیں کچھ پودے بھی اُگ آتے ہیں تاہم درخت یہاں نہیں پائے جاتے۔ جانوروں میں رینڈیر، برفانی ریچھ، بحری بچھڑے اور والرس جیسے جانور پائے جاتے ہیں۔ نچلے حصوں میں اسکیمو رہتے ہیں۔

19ویں صدی میں خاص قطبی علاقہ سَر کرنے کی کوشش شروع ہوئی۔ پھر انگلینڈ کے بادشاہ جارج سوم نے ایک بڑا نقد انعام اُس شخص کے لئے رکھا جو قطبی راستہ دریافت کرے گا۔ چنانچہ راسؔ اور پیریؔ اس مہم کے لئے 1898ء میں روانہ ہوئے۔ 1900ء میں کپتان پیریؔ قطب شمالی کے بالکل قریب پہنچ گیا۔ پھر ستمبر 1909ء میں یہ خبر آئی کہ امریکی کپتان کُک بھی قطب شمالی پر پہنچ گیا ہے لیکن اس خبر کی تصدیق نہ ہوسکی۔ اس کے بعد جلد ہی کپتان پیریؔ نے قطب شمالی پر جھنڈا اگاڑ دیا۔ بعدازاں ہوائی آمدورفت جاری ہونے کے بعد ایڈمرل رچرڈ بیرڈ ہوائی جہاز کے ذریعے قطب شمالی پر پہنچا۔ سب سے آخری مہم پروفیسر شمڈٹ کی تھی جو 1937ء میں بذریعہ جہاز اپنے چار ساتھیوں کی معیت میں قطب شمالی کے ملحقہ برف کے میدان میں پہنچا تاکہ وہ موسمی حرارت اور مقناطیسی اثرات کا مطالعہ کرسکے۔

1952ء میں آٹھ ہزار میل کا ایک جزیرہ دریافت ہوا جو جزیرہ وکٹوریہ کے شمال مشرق میں قطب شمالی سے ایک ہزار میل دُور ہے اور اس کا نام سٹیفنسن ہے۔ 1954ء میں امریکہ اور روس کے تعاون سے یہاں کئی رصدگاہیں بنائی گئی ہیں۔

...❁...❁...❁...

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 24 دسمبر 2012ء میں مکرمہ صاحبزادی امۃالقدوس صاحبہ کی ایک نظم شائع ہوئی ہے جو جلسہ سالانہ قادیان کے پس منظر میں کہی گئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

سندر سندر رُوپ ہے جس کا پیارا پیارا ناؤں
سارے دھندے چھوڑ چھاڑ کے چلئے اس کے گاؤں
ان کوچوں کی مٹّی مجھ کو سونے جیسی لاگے
جس مٹّی نے میرے پی کے چُوم لئے تھے پاؤں
سڑتی دھوپ میں جلنے والو! اس بستی میں آؤ
جلتے بلتے تن من کو یہ دیوے ٹھنڈی چھاؤں
مجھ جیسی کمزور بھی یاں تو بن جائے رندھیر
چلتے چلتے ان گلیوں میں تھکتے ناھیں پاؤں
اس نگری میں آکے سب کی تھکناں ہوویں دُور
چاہے چل کے آئیں وہ کتنے ہی کوس، گھماؤں
جس نے پاک نبی جیؐ بھیجے پاک مسیحا بھیجا
کاش کہ میرا باقی جیون کرلے اپنے ناؤں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

January 04, 2019 – January 10, 2019

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday January 04, 2019

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 66.
01:25	MTA International Conference: Recorded on March 22, 2015.
02:10	In His Own Words: 'Lecture Ludhiana'.
02:35	Spanish Service
03:10	Ashab-e-Ahmad (as): the life of Hazrat Sardar Imam Bakhsh (ra).
03:45	Quran Class: Qur'anic verses of Surah Ambiyaa, verses 8 - 35 by Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on December 16, 1996.
04:55	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 67.
07:00	Beacon Of Truth
08:00	Masjid-e-Aqsa Rabwah
09:00	Humanity First Conference: Rec. Jan. 24, 2015.
10:00	In His Own Words
10:30	History Of Khilafat
11:00	Deeni-O-Fiqahi Masail
11:45	Noor-e-Mustafwi (SAW): the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
12:00	Tilawat [R]
12:30	Live From Baitul Futuh Mosque
13:00	Live Friday Sermon
14:00	Live From Baitul Futuh Mosque
14:30	Shotter Shondhane: Recorded on April 3, 2016.
15:40	Signs Of The Latter Days: the advent of the Promised Messiah (as) including the first signs of the day of judgement as stated by the Holy Prophet (saw). Programme no. 8.
16:25	Friday Sermon [R]
17:35	Noor-e-Mustafwi (SAW)
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	LIVE Messiah Of The Age: A discussion programme about the Promised Messiah (as).
19:30	Humanity First Conference 2015 [R]
20:25	Deeni-O-Fiqahi Masail [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:35	Friday Sermon [R]
23:30	History Of Khilafat

Saturday January 05, 2019

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:40	Noor-e-Mustafwi (SAW)
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Humanity First Conference 2015
02:30	In His Own Words
03:00	Beacon Of Truth
03:50	Dars-e-Hadith
04:05	Friday Sermon: Recorded on January 4, 2019.
05:10	Hazrat Khalifatul-Masih I (ra): Hazrat Maulvi Hakeem Nooruddin (ra), the first successor of the Promised Messiah (as).
05:20	Deeni-O-Fiqahi Masail
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith: prayer.
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 6.
07:05	Seerat-un-Nabi (SAW)
07:45	The Prophecy Of Khilafat
08:05	International Jama'at News
09:00	Friday Sermon: Recorded on January 4, 2019.
10:10	In His Own Words
10:40	Dua-e-Mustaja'ab: Programme no. 3.
11:15	Indonesian Service
12:15	Tilawat [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bangla Shomprochar
15:15	Khazain-ul-Mahdi
15:45	Hamara Khoon Bhi Shamil Hai
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel
18:00	World News
18:15	What Is Bai'at
18:30	LIVE Messiah Of The Age: A discussion programme about the Promised Messiah (as).
19:30	The Prophecy Of Khilafat
20:00	Huzoor's (aba) Jalsa Qadian Concluding Address: Recorded on December 30, 2018.
21:00	International Jama'at News
21:45	Khazain-ul-Mahdi [R]
22:15	Hamara Khoon Bhi Shamil Hai [R]
22:30	Friday Sermon [R]
23:40	Masjid Mubarak Qadian

Sunday January 06, 2019

00:00	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's (aba) Jalsa Qadian Address 2018
02:30	In His Own Words
03:05	Seerat-un-Nabi (SAW)
03:45	Masjid Mubarak Qadian
04:00	Friday Sermon: Recorded on January 4, 2019.
05:10	Khazain-ul-Mahdi
05:30	Hamara Khoon Bhi Shamil Hai
05:40	The Prophecy Of Khilafat
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 67.
07:00	Rah-e-Huda: Recorded on January 5, 2019.
08:35	The Review Of Religions
09:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal: Recorded on January 15, 2017.
10:10	In His Own Words
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on January 4, 2019.
14:10	Shotter Shondhane: Recorded on April 3, 2016.
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal 2017 [R]
16:15	Teachings Of Ahmadiyyat
16:40	Sahibzadi Amtul Naseer Begum: the life and character of Late Sahibzadi Amtul Naseer Begum, daughter of Hazrat Musleh Ma'ood (ra).
17:30	Yassarnal Qur'an
18:00	World News
18:20	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 43-69.
18:35	Story Time: Programme no. 54.
19:00	Face2Face: Recorded on November 12, 2017.
20:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal 2017 [R]
21:10	Importance Of Khilafat
21:35	Sahibzadi Amtul Naseer Begum [R]
22:25	Friday Sermon [R]
23:25	The Review Of Religions [R]

Monday January 07, 2019

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Yassarnal Qur'an
01:25	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal 2017
02:30	Teachings Of Ahmadiyyat
03:00	Sahibzadi Amtul Naseer Begum
03:55	Friday Sermon
05:05	Importance Of Khilafat
05:30	The Review Of Religions
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 6.
07:05	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on December 23, 1997.
08:15	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
09:05	Peace Symposium: Recorded on March 14, 2015.
09:50	In His Own Words
10:25	Hazrat Khalifatul-Masih V (may Allah be his Helper): the fifth successor of the Promised Messiah (as).
10:35	Swahili Service: Programme no. 1.
11:10	Friday Sermon: Recorded on July 27, 2018.
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith [R]
12:35	Al-Tarteel [R]
13:05	Friday Sermon: Recorded on January 25, 2013.
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Peace Symposium 2015 [R]
15:55	In His Own Words [R]
16:35	International Jama'at News
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:15	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 70-93.
18:30	Somali Service: Programme no. 9.
19:05	MTA Travel [R]
19:35	Islami Mahino Ka Ta'aruf
20:00	Peace Symposium 2015 [R]
20:45	In His Own Words
21:20	Signs Of The Latter Days
22:05	The Review Of Religions: Programme no. 6.
22:35	Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)

Tuesday January 08, 2019

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:30	Peace Symposium 2015
02:20	In His Own Words
03:00	International Jama'at News
03:50	Rencontre Avec Les Francophones
04:55	Islami Mahino Ka Ta'aruf
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 68.
07:00	Liqa Maal Arab: A regular sitting of Arabic speaking friends with Khalifatul-Masih IV (ra). Recorded on May 8, 1996.
07:30	Story Time: Programme no. 58.
08:35	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal: Recorded on January 15, 2017.
09:40	In His Own Words
10:15	Life Of Promised Messiah (as)
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat [R]
12:35	Yassarnal Qur'an [R]
13:10	Friday Sermon: Recorded on January 4, 2019.
14:10	Bangla Shomprochar
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal 2017 [R]
16:20	In His Own Words
16:50	Face 2 Face: Recorded on November 11, 2018.
17:50	Yassarnal Qur'an
18:15	World News
18:35	Tilawat: Surah At-Tawbah, verses 94-118.
18:50	Rah-e-Huda: Recorded on January 5, 2019.
20:25	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal 2017 [R]
21:30	In His Own Words
22:00	Chali Hai Rasm
22:45	Liqa Maal Arab [R]
23:20	Life Of Promised Messiah (as)

Wednesday January 09, 2019

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50	Yassarnal Qur'an
01:25	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal 2017
02:25	In His Own Words
03:00	Face 2 Face
04:45	Liqa Maal Arab
05:25	Kasre Saleeb
06:00	Tilawat: Surah Al-Muddasar, verses 47-57 and Surah Al- Qayaamah, verses 1-41.
06:15	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
06:30	Question And Answer Session
08:05	Quran Quiz: Part 1.
09:00	Lajna Imaillah UK Ijtema: Rec. October 03, 2010.
09:50	In His Own Words
10:20	Deeni-O-Fiqahi Masail
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:10	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain [R]
12:30	Al-Tarteel: Lesson no. 6.
13:00	Friday Sermon: Recorded on January 4, 2019.
14:10	Bangla Shomprochar
15:15	Lajna UK Ijtema 2010 [R]
16:10	In His Own Words
16:40	Moshaa'irah
17:30	Al-Tarteel
18:00	World News
18:20	Tilawat
18:35	Horizons D'Islam: Programme no. 6.
19:25	Deeni-O-Fiqahi Masail
20:00	Lajna UK Ijtema 2010 [R]
21:00	In His Own Words
21:30	Moshaa'irah
22:25	Question And Answer Session [R]

Thursday January 10, 2019

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
01:00	Al-Tarteel
01:30	Lajna UK Ijtema 2010
02:30	In His Own Words
03:00	Quran Quiz
03:55	Question And Answer Session
05:30	Roshan Hui Baat
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:25	Yassarnal Qur'an
07:00	Quran Class: Qur'anic verses of Surah Ambiyaa, verses 36 - 76 by Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on December 17, 1996.
08:05	Islamic Jurisprudence
09:00	Foundation Stone Ceremony Of Baitus Salaam Mosque: Recorded on June 9, 2015.
10:15	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
10:50	Japanese Service
11:20	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat [R]
12:25	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on January 4, 2019.
14:05	Islamic Jurisprudence
14:40	In His Own Words
15:20	Persian Service
15:50	Friday Sermon [R]
16:55	Al-Maa'idah
17:25	Yassarnal Qur'an
18:00	World News
18:15	Tilawat
18:30	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
19:05	Open Forum
19:35	Ashab-e-Ahmad (as)
20:05	Friday Sermon [R]
21:10	In His Own Words
22:20	Quran Class [R]
23:25	The Review Of Religions

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 26 | Friday 04 January 2019 | Issue No. 01

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ و گوئٹے مالا اکتوبر، نومبر 2018ء

☆ ... یہ دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ نیک اور صالح اولاد عطا فرمائے۔ جو خدا کے حقوق اور بندوں کے حقوق ادا کرنے والی ہو۔ ☆ ... اللہ تعالیٰ نے جو بنیادی حکم دئے ہیں ان پر عمل کرو، خدا کی عبادت کرو، اچھے اخلاق اپناؤ، لوگوں کے حق ادا کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں۔ ☆ ... اصل یہ ہے کہ آئندہ کے لئے ایک ایسی اچھی نسل چھوڑیں جو ملک و قوم کی خدمت کرنے والی ہو۔ ☆ ... خدا کی طرف جھکو، عبادتوں کی طرف توجہ دو، اسلامی تعلیمات پر چلنے کی کوشش کرو، اخلاق کے اعلیٰ معیار حاصل کرو تو تبھی خدا تعالیٰ کی رضا پاسکتے ہو۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

گوئٹے مالا، میکسیکو، بیلیز، ہنڈوروس و دیگر ممالک سے تعلق رکھنے والے ممبرانِ جماعت احمدیہ اور نومبائعین کی حضورِ انور سے ملاقات۔ سوالات کے بصیرت افروز جوابات۔ اور افرادِ جماعت کے تأثرات

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

... ...

22؍اکتوبر 2018ء بروز سوموار

(حصہ دوم)

... ...

ممبران جماعت گوئٹے مالا کی اجتماعی ملاقات

☆ معائنہ کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے۔ جہاں احباب جماعت گوئٹے مالا کی حضورِ انور کے ساتھ اجتماعی ملاقات تھی۔ ان کی تعداد یکصد کے لگ بھگ تھی جن میں 44 مرد اور 46 خواتین تھیں اور باقی بچے تھے۔

☆ اس کے علاوہ میکسیکو کا علاقہ Chiapa جو گوئٹے مالا کے بارڈر کے ساتھ لگتا ہے اور یہاں گوئٹے مالا کے ذریعہ جماعت قائم ہوئی تھی۔ یہاں کے احمدی احباب، نومبائعین بھی اس ملاقات میں شامل تھے۔ ان کی تعداد 32 تھی۔ یہ لوگ ہزار میل سے زائد کا بڑا لمبا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

یہ قریباً سبھی وہ لوگ تھے جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضورِ انور سے ملاقات کی سعادت پا رہے تھے۔

☆ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سب سے دریافت فرمایا کہ کیا حال ہے؟ جس پر انہوں نے جواب دیا الحمدللہ۔ حضورِ انور کے دریافت فرمانے پر کہ کہاں کہاں سے آئے ہیں۔ امیر صاحب گوئٹے مالا نے عرض کیا کہ گوئٹے مالا کے مختلف علاقوں سے ہیں۔ جہاں گزشتہ سالوں میں بیعتیں ہوئی ہیں، وہاں سے بھی آئے ہیں۔ اسی طرح میکسیکو کے Chiapa کے علاقہ سے بھی آئے ہیں۔

☆ حضورِ انور نے ازراہِ شفقت بچوں سے دریافت فرمایا کہ کیا سب سکول جاتے ہیں جس پر بچوں نے عرض کیا کہ ہم سکول جاتے ہیں۔ ایک بچے نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ وہ ڈاکٹر بننا چاہتا ہے۔ ایک بچے نے عرض کیا کہ وہ چوتھی کلاس میں پڑھتا ہے۔ حضورِ انور نے بچوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ سب نے پڑھنا ہے۔ کسی ایک بچے نے بھی بغیر پڑھائی کے نہیں رہنا۔ کوئی ڈاکٹر بنے، کوئی انجینئر، کوئی وکیل اور کوئی ٹیچر بنے۔ ہر ایک نے کچھ نہ کچھ پڑھنا ہے۔

☆ ملک میکسیکو (Mexico) سے ایک نوجوان طالبعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا میں داخل ہوئے ہیں اور جامعہ کے پہلے سال میں ہیں۔ حضورِ انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ اردو کتنی سیکھ لی ہے۔ موصوف نے عرض کیا کہ ابھی تھوڑی سیکھی ہے۔

عزیز کو نصیحت کرتے ہوئے **حضورِ انور نے فرمایا:** جامعہ میں اپنی تعلیم پر توجہ دو، دینی تعلیم سیکھو، پانچ نمازیں باقاعدہ پڑھو اور باجماعت پڑھو۔ فجر سے پہلے کم از کم دو نفل باقاعدہ پڑھو اور اس کی مستقل عادت ڈالو۔ اردو زبان سیکھنے کے لئے جماعت کے کسی رسالہ سے کوئی ایک صفحہ پڑھو۔ ہفت روزہ الفضل ہے، اس میں سے کوئی پیراگراف پڑھو۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ہیں، جو آسان اردو میں ہیں وہ پڑھو، روزانہ سونے سے پہلے ملفوظات کا ایک صفحہ پڑھا کرو۔

☆ **حضورِ انور نے بچیوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا** کہ ہماری جماعت میں بچیاں زیادہ تعلیم یافتہ ہوتی ہیں۔ آپ سب نے پڑھائی میں لڑکوں سے آگے نکلنا ہے۔ بچوں اور بچیوں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے میں دوڑ لگنی چاہئے۔

☆ دو گوئٹے مالن بچیوں نے حضورِ انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ اس پر حضورِ انور نے فرمایا: جزاکم اللہ۔

☆ ایک نومبائع دوست نے سوال کیا کہ نماز کس طرح اچھے طریق پر ادا کی جاسکتی ہے۔

اس کے جواب میں حضورِ انور نے فرمایا: نماز پڑھتے ہوئے یہ خیال رکھیں کہ ہم خدا کے سامنے کھڑے ہیں۔ خدا ہمیں دیکھ رہا ہے۔ اِس لئے عاجزی کے ساتھ نماز کے لئے کھڑے ہوں اور جو الفاظ دہرا رہے ہوں وہ بھی سمجھ کر دہرائیں۔

حضورِ انور نے فرمایا سورۃ فاتحہ یاد کریں۔ ایاك نعبد وایاك نستعین بار بار دہرایا کریں کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیری ہی مدد چاہتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب نماز پڑھ رہے ہو تو تم یہ خیال رکھو کہ تم خدا تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو یا کم از کم خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔ جب یہ خیال ہوجائے گا کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے تو پھر عاجزی پیدا ہوگی اور نماز کی طرف توجہ بھی ہوگی۔

☆ ایک نومبائع نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اگر ہمیں بیٹا یا بیٹی عطا فرمائے تو اس کا کون سا اسلامی نام رکھنا چاہئے۔

اس پر حضورِ انور نے فرمایا: جو اسلامی نام پسند آئے رکھ لیں۔ محمد نام رکھنا ہے تو رکھ لیں۔ حضورِ انور نے فرمایا: اصل یہ دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ نیک اور صالح اولاد عطا فرمائے۔ جو خدا کے حقوق اور بندوں کے حقوق ادا کرنے والی ہو۔ بہت سارے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہاں گوئٹے مالا میں بھی اور دوسری جگہوں میں بھی تو بہت بچے بگڑ جاتے ہیں، خراب کاموں میں پڑ جاتے ہیں، نشے میں پڑ جاتے ہیں، پھر جرائم ہوتے ہیں اور جیلوں میں چلے جاتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ خدا تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ جو بھی اولاد دے نیک اور صالح اولاد ہو۔

☆ ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ وہ جامعہ کینیڈا یا جامعہ یوکے میں جانا چاہتا ہے۔ اس پر **حضورِ انور نے فرمایا** کہ اگر مربی بننا چاہتے ہیں تو پھر ایک فیصلہ کرو اور اس پر قائم رہو۔ اگر جامعہ احمدیہ جانا چاہتے ہو تو پھر جامعہ احمدیہ کینیڈا جاؤ۔ جامعہ کینیڈا کو باقاعدہ ایجوکیشنل یونٹ، ایک تعلیمی ادارہ کا سٹیٹس ملا ہوا ہے۔ اس لئے تم کینیڈا جاسکتے ہو۔ لیکن یوکے نہیں جاسکتے۔ یوکے جامعہ کے پاس ابھی ایسا سٹیٹس نہیں ہے۔ کینیڈا یا گھانا یہ دو چائسز (choices) ہیں۔ کسی ایک میں جاسکتے ہو۔

☆ ایک نومبائع نے سوال کیا کہ ایک اچھا مسلمان بننے کے لئے کون سی چیز ضروری ہے؟

اس پر حضورِ انور نے فرمایا: آپ خدا تعالیٰ سے کوئی بھی عمل چھپا نہیں سکتے۔ لوگوں سے چھپا سکتے ہو۔ جب بھی کوئی کام کریں تو یہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں دیکھ رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جو بنیادی حکم دئیے ہیں ان پر عمل کرو، خدا کی عبادت کرو، اچھے اخلاق اپناؤ، لوگوں کے حق ادا کرو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ میں اچھا احمدی بننے کے لئے کیا کروں اور کیا نہ کروں؟ تو اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے مجھے الہاماً کہا ہے تمہیں بھی بتا دیتا ہوں کہ "خدا سے ڈر۔ پھر جو چاہے کر۔" (الہام 11 مارچ 1891ء)

حضورِ انور نے فرمایا: پس جو خدا تعالیٰ سے ڈرے گا وہ غلط کام نہیں کرسکتا۔ وہ ایک اچھا مسلمان بن جاتا ہے۔

☆ گوئٹے مالا کے ایک نومبائع نے عرض کیا کہ ہمارے لئے دعا کریں، ہماری مدد کریں، ہم اندھیروں میں پڑے ہوئے ہیں، خدا ہم کو ہدایت دے۔

اس پر حضورِ انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ نے آپ کو

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں